وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ (القرآن)

صُبحِ صادِق

www.KitaboSunnat.com

تالیف
عبدالملک القاسم

ترجمہ
مولانا عبداللہ سلیم ایم اے

نظر ثانی
شیخ الحدیث حافظ محمد امین اوڈانوالہ

مکتبہ ثنائیہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ (القرآن)

صُبحِ صادق

تالیف
عبدالملک القاسم

ترجمہ
مولانا عبداللہ سلیم
ایم۔اے

نظرِ ثانی
شیخ الحدیث حافظ محمد امین اوڈانوالہ

مکتبہ ثنائیہ
بلاک 19 سرگودھا 0300-6040271

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : صبحِ صادق

تالیف : عبدالملک القاسم

ترجمہ : مولانا عبداللہ سلیم ایم اے

نظر ثانی : شیخ الحدیث حافظ محمد امین اوڈانوالہ

ناشر : محمد اقبال مکتبہ ثنائیہ

اشاعت : جون 2016ء

قیمت :

ملنے کے پتے

- نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور
- دارالسلام غزنی سٹریٹ لاہور
- مکتبہ اصحاب الحدیث مچھلی منڈی لاہور
- مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ لاہور
- فیض اللہ اکیڈمی اردو بازار لاہور
- مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ لاہور
- محمدی کتب خانہ اردو بازار لاہور
- کتب خانہ خورشیدیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
- دارالاندلس جامعہ قاسمیہ چوبرجی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- سخنات مترجم 5
- مقدمہ 7
- توبہ واجب ہے 9
- اے میرے مسلمان بھائی 12
- دل کی سختی 13
- دل کا روگ 14
- حسن بصری رحمہ اللہ 14
- اے مسلمان بھائی! 15
- گناہ چھوڑنے کے دنیوی فوائد وثمرات 16
- چند اخروی مبشرات 18
- رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات مستعار کے چند نمونے 20
- یحیٰی بن معاذ رحمہ اللہ 21
- اے میرے بھائی! 23
- حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان ہے 24
- مرض اور علاج مرض 24
- ابو الوفاء بن عقیل رحمہ اللہ 25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- طلق بن حبیب رحمہ اللہ 28
- بشر حافی رحمہ اللہ کا کہنا 28
- مومن......خود اپنا محاسب 31
- سعادت و خوش بختی کے روشن نقوش 33
- شقاوت و بد بختی کی چند علامات 33
- ذرا سوچیے آپ کہاں کھڑے ہیں؟ 34
- حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان 36
- پیکار نفس 37
- حاتم الاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں 37
- لوگوں کی ہمتیں و عزائم اور مقاصد جدا جدا ہیں 40
- ایمان کی پکار 42
- گناہوں کی جڑ 43
- علماء کا کہنا 45
- صاحب عزم کون......؟ 47
- آگ کے دہکتے انگارے 50
- گناہوں کے نقصانات 55
- گناہوں کی برچھیاں 59
- گنہگار کو نصیحت 60
- وہ جن کی زندگیاں قابل رشک ہیں 64
- دخول جہنم کے اسباب 70
- توبہ و انابت کے درخشاں نمونے 78
- جب وہ عازم سفر ہوتا ہے 99
- گناہوں کی نحوست سے کیسے بچا جا سکتا ہے 106
- الخاتمۃ 111

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمْ

سخنات مترجم

دنیا میں جتنے بھی لوگ آتے ہیں......اپنی اپنی خواہش کے مطابق ''آرزو'' کرتے ہیں، کوئی جسم وجاں کی راحت طلب کرتا رہتا ہے......کوئی نفس کی سلامتی کی دعا کرتا ہے......کوئی قبر کے سکون کو سوچتا ہے......کوئی حصول جنت میں سرگرداں رہتا ہے اور کوئی آتش دوزخ سے ڈرتا ہے......مگر خدا کی محبت میں سرشار اور روحانی مسرت سے آگاہ کوئی کوئی ہوتا ہے......جو کہتا ہے......اے رب ذوالجلال! مجھے جسم کی راحت کی طلب نہیں......مجھے دنیاوی جاہ وحشمت کی ضرورت نہیں......میں تو تیری اور تیرے محبوب ﷺ کی اطاعت کے بیکراں سمندر میں گم ہو کر اس بیداری میں آسودہ ہونا چاہتا ہوں جو حیات سے بلند تر اور موت سے عمیق تر ہے......یہی لوگ منجمد سکوت کی بے حسی سے نکل کر اضطراب کی کیفیات کے شان دار جلو میں دکھائی دیتے ہیں۔

کتاب ہذا میں انہی سیماب صفت، صاحبان عزیمت، شب زندہ داران، پیکران خشیت، غم آخرت میں غلطاں و پیچاں، اصحاب حال کا تذکرہ کیا گیا ہے ہوسکتا ہے ان کے دلگداز ذکر سے ہم عرق انفعال میں ڈوب جائیں اور ہماری آنکھوں سے نکلا ہوا یہ پانی ہمارے شجر عمل کی سوکھی ڈالیوں کے لیے آب حیات ثابت ہو اور ان پر رنگارنگ پھول اور ننھی کلیاں کھل اٹھیں......اور اس طرح ہمارے آنگن میں بہار آجائے..........روٹھی ہوئی روئیدگی پھر واپس آجائے۔اے کاش!

وگرنہ ہمارا معاملہ تو اس شعر کی طرح ہے:

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهُ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

''میں ابرار و نیک اطوار سے محبت رکھتا ہوں اگرچہ خود عمل سے کورا ہوں، کیا عجب کہ مولیٰ کریم مجھے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمادے۔''

میں سمجھتا ہوں کہ اپنی تابناک تاریخ کے ان سنہری اوراق کو نسل نو کے سامنے لانے کی سعی کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے تا کہ انہیں پتہ ہو کہ ہمارا ماضی اباحیت والحاد اور بے غیرتی و بے حیائی والا نہیں بلکہ تقویٰ وطہارت، خداشناسی اور خوف آخرت والا ہے۔

اس چیز کے اظہار کی شاید نوبت نہ آتی۔ ہوا یوں کہ گزشتہ رمضان المبارک مسجد القدس اہل حدیث، نیو سول لائن سرگودھا میں بعداز نماز تراویح اسی مضمون کی عربی کتاب "الفجر الصادق" کا ترجمہ پیش کیا گیا جسے احباب نے بہت سراہا اور بزرگوارم شیخ آفتاب صاحب نے اظہار کیا کہ اردوخوان طبقہ کے لیے اس کتاب کا ترجمہ کر دیا جائے چنانچہ توفیق خداوندی کے ساتھ یہ اہم اصلاحی کام شرمندہ تکمیل ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا

کتاب ہذا کی اشاعت محمد اقبال صاحب، مدیر "مکتبہ ثنائیہ" کی محبت اور جناب شیخ صاحب کے بھرپور تعاون کی رہین منت ہے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ نظر ثانی استادگرامی قدر شیخ الحدیث حافظ محمد امین صاحب، اوڈانوالہ نے فرمائی۔ بے پناہ علمی، تصنیفی، دعوتی، تدریسی اور انتظامی مصروفیات کے باوصف یہ شفقت ان کی شاگرد پروری کا منہ بولتا ثبوت ہے اس سے مجھے جو کچھ حوصلہ ملا وہ بیان سے باہر ہے۔ مولیٰ کریم استادگرامی قدر کے علم وفضل اور عمر میں برکت فرمائے۔ آمین ثم آمین

اس موقع پر ناسپاسی ہوگی اگر میں عزیزم رضوان گوندل۔ متعلم درجہ رابعہ کا ذکر نہ کروں جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ میں بھرپور تعاون کیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس حقیری کوشش کو خالص اپنی ذات کے لیے قبول فرمائے اور اس سے ہر خاص وعام کو فائدہ پہنچے! آمین!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محمد عبداللہ سلیم

ایم اے

مدرس جامعہ امام بخاری اہلحدیث

مقام حیات سرگودھا

2-7-2006

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد لله غافر الذنب وقابل التوب، شديد العقاب، والصلواة والسلام على من بعثه الله رحمة للعالمين......

وبعد:

ہم اصلاح وتربیت کی غرض سے اور نفوس انسانی کی تہذیب وتکمیل کے لیے توبہ وانابت کے موضوع پر ایک گلدستہ نصائح ہدیۃ قارئین کر رہے ہیں جس کا نام ہے ''صبح صادق'' صبح کا یہ درخشاں اور سہانا وقت ایک مسلمان کی زندگی اور شب وروز میں بہت اہم مقام رکھتا ہے مثلاً! تہجد، نماز فجر، تلاوت قرآن مجید، درس قرآن کریم، نماز فجر کے بعد کا درس، (جس کا ہمیشہ سے مسلم امہ کی تربیت اور تزکیہ نفس میں اہم کردار رہا ہے مگر افسوس کہ اب یہ ناپید ہے)۔ اہم عبادات اسی وقت کا تحفہ ہیں یہ وقت واقعی فجر صادق (طلوع سحر) ہے...... بھلا کیوں نہ ہو؟ کہ اللہ کریم خود اس وقت سعید کی سچائی کا تذکرہ فرما ہیں۔

...... جب انسان مکمل طور پر شیطانی راستوں اور شاہراؤں پر چل نکلتا ہے اور ابلیس لعین اپنے پورے لاؤلشکر، بے پناہ قوت اور ہمہ قسم داؤفریب اور مکر وزور کے جال کام میں لاتا ہے...... ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لیے رحمت خداوندی سے محروم کرنے کے لیے ...... تو یکا یک وہ اس غفلت سے چونک اٹھتا ہے اور توبہ کو پالیتا ہے......

بس سمجھ لیجئے! ایک مومن کی زندگی میں یہی صبح صادق کے لمحات ہیں جس وقت مبارک کی انوار وتجلیات سے معصیت ونافرمانی کی منحوس گالی گھٹائیں چھٹ جاتی ہیں۔ گناہ کا ایک ایک پردہ سرک جاتا ہے اور اس کے پیچھے سے سپیدہ صبح نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عاجز ودرماندہ دلوں کے ساتھ، پرنم آنکھوں کے ساتھ اور جھکی پیشانیوں کے ساتھ اللہ رحیم وارحم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف واپسی کا مبارک سفر شروع ہو جاتا ہے۔

اب یہ گناہ گار قدم (چند لمحات پہلے) آخرت کی دہلیز پہ ہوتے ہیں اور آیت ﴿ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ ''میرے بندوں کو بتادو کہ میں بڑا ہی بخشنہار اور مہربان ہوں'' کا مدعا دل کی گہرائیوں میں رچ بس جاتا ہے اور بخشش وعطا کی امید جانفزا دلا رہا ہوتا ہے۔ مزید برآں حدیث رسول کے پیارے اور دلنشین الفاظ کانوں میں رس گھول رہے ہوتے ہیں اور نظر وبصر کے لیے بصیرت افروز ثابت ہوتے ہیں۔

((اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيئُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

''اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والوں کو بخش دے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والوں کو معاف کردے یہاں تک سورج مغرب سے نکل آئے (اور قیامت بپا ہو)۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے کرے جو گناہ ہو چکنے کے بعد الحاح وزاری اور توبہ واستغفار کرنے والے، لغزش کے بعد نیکی کی طرف پلٹ آنے والے ہوں۔ آمین''

عبدالملک بن محمد بن عبدالرحمن القاسم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی اطاعت وعبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے (چونکہ غلطی اور خطا کا سرزد ہو جانا انسان سے فطرتاً ممکن تھا) اس لیے توبہ وانابت کا دروازہ کھلا رکھا ہے جس کی بنا پر گناہ بخشوانے کی گنجائش اور موقع ہر وقت موجود ہے، بشری ناہمواریوں اور بے اعتدالیوں کا علاج ممکن ہے اور اصلاح ودرستگی کے بعد پھر سے جادہ مستقیم پر گامزن ہوا جاسکتا ہے۔

توبہ واجب ہے:

انسان کو ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہیے کیونکہ گناہ سے معصومیت (بچ نکلنے) کا دعویٰ ایک انسان بہر حال نہیں کرسکتا اور نہ ہی کمی ونقص سے مبرا اور پاک ہوسکتا ہے البتہ مراتب میں فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کا حکم فرمایا ہے

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ ﴾ (البقرۃ : ۲۲۲)

"اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

بہت ساری آیات میں توبہ اور رجوع الی اللہ پر ابھارا گیا ہے، ارشادِ ربانی ہے

﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ﴾

(النور : ۳۱)

"اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ نجات پاؤ۔"

نبی رحمت ﷺ کا فرمان عالی شان بھی موجود ہے

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

"اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے تڑپو، میں (محمد ﷺ) ایک دن میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ معافی مانگتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید ارشاد ہے:

((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابِيْنَ))

”ہر آدمی گناہ گار ہے، مگر بہتر وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرلے۔“

(سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، الحاکم)

خیال کیجئے! ایک دوسری حدیث میں توبہ گذار شخص کے لیے کس قدر عظیم مثردہ سنایا گیا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ))

”گناہ سے توبہ کرنے والا یوں ہوجاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔“

(سنن ابن ماجہ وطبرانی)

آسمانی بادشاہت کے دروازے توبہ کرنے والوں کے لیے کھلے اور اللہ کی جانب واپسی کرنے والوں کے منتظر ہیں...... ہاں! البتہ کچھ ایسے بدقسمت اور حرمان نصیب بھی ہیں جو ان دروازوں میں داخل ہونا نہیں چاہتے اور باریابی کے تمام اسباب وعوامل سے غافل ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے نشاندہی فرمائی:

((كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! ((وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ)) ((مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْاَبٰى))

”میری امت کا ہر فرد جنت میں جائے گا مگر وہ نہیں جس نے خود انکار کر دیا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی گویا اس نے دخول جنت سے انکار کر دیا۔“ (صحیح البخاری)

یہ حدیث مبارکہ تمام مسلمانوں کے لیے جنت کی بشارت وخوشخبری ہے ماسوائے اس شخص کے جو جنت میں جانے کا خواہاں ہی نہیں، اس لیے نہیں کہ وہ اپنے اعمال صالحہ کا بدلہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنت کی صورت میں حاصل ہی نہیں کرنا چاہتا۔ بھلا کوئی مومن صادق اور پکا مسلمان ایسا کیونکر سوچ سکتا ہے؟ جنت میں جانا تو اس کا مطمح نظر اور کاوشوں کی انتہا ہے۔

بلکہ اس لیے کہ جنت کے راستہ سے وہ ناواقف و نابلد ہے، سستی و کاہلی کا شکار اور نیکیوں سے بیزار ہے۔ دنیاوی فوائد، اور اس کی عارضی و فانی آسائشوں کو جنت کی بیش بہا نعمتوں اور لازوال انعامات پر ترجیح دیئے ہوئے ہے۔ (واحات الایمان:۱؍۱۲۵)

اے گناہوں پہ گناہ کیے جانے والے اور توبہ کی فکر سے غافل و بے پرواہ، تو نے اپنے خلاف بطور گواہ کتنے ہی پاپ لکھوا دیئے، جھوٹی امید کو جھٹک دے، کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک انسان نے چمکتے دمکتے سورج کا نظارہ تو کیا لیکن غروب شمس سے پہلے ہی اس کی زندگی کا سورج غروب ہو گیا، اے کاش! سمجھنے والے دل ہوتے، مگر کہاں؟ تو خواہشات نفسانیہ میں بری طرح پھنس چکا ہے، ہم تجھے بلا رہے ہیں مگر تو پلٹنے کا نام نہیں لیتا۔ ہائے افسوس! اس قسم کے لوگوں کا انجام و مصیر کتنا بھیانک اور خطرناک ہوتا ہے۔ اے غفلت میں مدہوش انسان! تو اپنی خلاصی و نجات کے لیے کب چوکس ہو گا؟ اے دنیا پہ ریجھے ہوئے! تو کب پھر سے آخرت کا طلبگار بنے گا؟ اے دنیا میں اپنے دوست واحباب کے جھرمٹ میں شاداں و فرحاں! تو قبر کی تنہائی اور وحشت کو کب یاد کرے گا؟ اے پتھر دل اور آنکھیں موندھے انسان! اے آرزوؤں، تمناؤں اور خواہشوں میں غلطاں پیچاں...... ان وسوسوں سے نکل۔

اور حسن بصری رحمہ اللہ کی بات سن، شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں اس کی بات:

((يَاابْنَ آدَمَ تَرْكُ الْخَطِيْئَةِ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ))

"اے ابن آدم! غلطی اور گناہ کو چھوڑنا آسان ہے بنسبت توبہ واستغفار کرنے کے (یعنی شیطان انسان کو توبہ وانابت کی طرف نہیں آنے دیتا کہ کہیں کیے گناہ مٹ نہ جائیں اور انسان بارگاہ الٰہی میں سرخرو نہ ہو جائے)" (الزھد للامام احمد:۲۴۲)

إِنِّيْ بُلِيْتُ بِأَرْبَعٍ يَرْمِيْنَنِيْ
بِالنَّبْلِ قَدْ نَصَبُوْا عَلَيَّ شِرَاكَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چار چیزوں کا میں مشق ستم بنا ہوا ہوں جو مجھ پر تیر برساتی اور جال پھینکتی ہیں۔''

اِبْلِيْسُ وَالدُّنْيَا وَنَفْسِيْ وَالْهَوٰى
مِنْ اَيْنَ اَرْجُوْ بَيْنَهُنَّ فِكَاكًا

''وہ چار چیزیں ابلیس، دنیا، میرا نفس اور خواہش ہیں میں ان سے بچ نکلنے کی کہاں چارہ جوئی کروں۔''

يَا رَبِّ سَاعِدْنِيْ بِعَفْوٍ اِنَّنِيْ
أَصْبَحْتُ لَا أَرْجُوْ لَهُنَّ سِوَاكَا

''اے مولیٰ کریم! اپنی معافی کے ساتھ تو ہی میری معاونت فرما ان چیزوں سے گلو خلاصی اور چھٹکارے میں مجھے تیری ذات بندہ نواز کے علاوہ کسی سے کوئی امید نہیں۔'' (التذكرة:٤٧٥)

حمید الطویل نے اپنے کسی بھائی سے کہا مجھے نصیحت کیجئے! تو وہ گویا ہوا: اے میرے بھائی! اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے ساتھ یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے تو پھر تیری جرأت حیران کن ہے مگر تو اپنی نادانی کی بنا پر یہ سمجھے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دیکھ رہا۔

ایک آدمی نے وھیب بن الورد سے فرمائش کی کہ جناب مجھے کوئی نصیحت ہی کر دیجئے! تو فرمانے لگے:

((اِتَّقِ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ اَهْوَنُ النَّاظِرِيْنَ اِلَيْكَ))

''تو اللہ تعالیٰ کو تمام دیکھنے والوں میں سے ہلکا سمجھنے سے بچ (یعنی انسانی آنکھ سے تو بچے مگر رحمانی آنکھ سے نہیں)۔''

(جامع العلوم:١٩٥، حلية الاولياء:٨/١٤٢)

اے میرے مسلمان بھائی:

فرض کیجئے اگر آپ کو دنیاوی امور کا کوئی ذمہ دار و عہدہ دار جس کے آپ ملازم ہوں، دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوتو کیا خیال ہے؟ آپ کے لیے کام چوری، یعنی مطلوبہ محنت وتوجہ سے فرار مشکل نہیں ہو جائے گا۔ یقینا آپ کوتاہی کرتے ہوئے سو بار جھجکیں گے...... آپ ایک بندے کے گوشہ چشم اور انسانی آنکھ کی تو اتنی رعایت رکھیں...... مگر اس ذات بابرکات کی کچھ پرواہ نہ کریں جو يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورَ ''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا اور دلوں کے بھید سے واقف'' ہے۔ اس کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز اس کے سامنے ہے۔

اس سب کے باوجود جو کچھ اس دنیا میں ہو رہا ہے وہ دل کی سختی اور فساد نفوس کا کیا دھرا ہے۔

دل کی سختی

سچ تو یہ ہے کہ قساوت قلب (دل کی سختی) سے بڑھ کر انسان کے لیے کوئی دوسری سزا نہیں کیونکہ اس روگ کے بعد دل اثر قبول کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں...... جہنم کی آگ انہی سخت اور پتھریلے دلوں کو موم کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے...... سخت دل اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہوتا ہے۔

یاد رہے! جب دل سخت ہو جاتا ہے تو آنکھ کا چشمہ سوکھ جاتا ہے، خوف خدا سے ایک قطرہ تک نہیں نکلتا یعنی عجیب بے بسی، اپنی حالت زار پہ رونا بھی چاہے تو آنسو نہیں پاتا۔

ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کر دے
تنہائی کی گھڑی میں کبھی رو بھی لیا کر

اے پیارے بھائی!

دل! چار اشیاء کی بنا پر سخت ہو جاتا ہے جب وہ حد ضرورت سے بڑھ جائیں۔ کھانا، سونا، بولنا اور لوگوں سے میل میلاپ، ان چیزوں میں توازن واعتدال ہی چاہیے۔ بدن انسانی جب بیمار پڑ جائے تو خوشگوار مشروبات، خوش ذائقہ اور لذیذ وعمدہ کھانوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، بالکل یہی مثال انسان کے دل کی ہے کہ جب وہ روحانی بیماریوں اور شہوات کے بے رحم تھپیڑوں کی زد میں ہوتا ہے تو وعظ ونصیحت اور پند ونصائح سب بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کا روگ

جو آدمی اپنے دل کی طہارت وصفائی کا خواہشمند ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی خوشنودی پر شہوات نفس کو ہر گز ترجیح نہ دے، یاد رکھیے! جس دل میں شہوات ومرضیات کا جس قدر حصہ ہو گا اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہو گا، دل اس دنیا میں اللہ کی محبت جاننے کا آلہ ہیں۔ اللہ کو نرم وگداز، عقیدہ توحید میں مضبوط، شرک وبدعات سے پاک ومنزہ دل بہت عزیز ہیں۔لوگوں نے اپنے دل اللہ کی محبت کی بجائے دنیا کی محبت سے بھر لیے ہیں، اگر ان کے دل اللہ اور دار آخرت کی محبت سے لبریز ہوتے تو قرآن کریم کے معانی ومفاہیم میں ضرور غوطہ زن ہوتے۔ (الفوائد:۱۲۸)

دنیا طلبی سراسر روگ ہے اور جستجوئے آخرت شفا ہی شفا لیکن......

يَا مَنْ تَمَتَّعَ بِالدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
وَلَا تَنَامُ عَنِ اللَّذَّاتِ عَيْنَاهُ

”اے دنیا اور اس کی زیب وزینت میں بدمست انسان جو دنیا کے عارضی چسکوں سے ذرا بھی غافل نہیں ہوتا۔“

أَفْنَيْتَ عُمْرَكَ فِيْمَا لَسْتَ تُدْرِكُهُ
تَقُوْلُ لِلّٰهِ مَاذَا حِيْنَ تَلْقَاهُ

”تو نے پوری عمر ایسی چیزوں کی طلب میں گنوادی ہے جو تیرے پاس ہمیشہ نہیں رہیں گی، کل جب اللہ سے ملے گا تو کیا جواب دے گا؟“

(صفة الصلوة:۲/۵۱۶)

حسن بصری رحمہ اللہ

اکثر وبیشتر فرمایا کرتے تھے: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْآخِرَةِ فَاطْلُبُوْهَا ”اے نوجوانانِ ملت! آخرت کے طلبگار بن جاؤ۔“ ہم نے اپنی زندگی میں کتنے ایسے جویان آخرت دیکھے ہیں جنہوں نے دنیا سے بھی حصہ وافر پایا، لیکن کوئی ایسا ہماری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نظر سے نہیں گزرا جس نے کوشش تو صرف دنیا طلبی کی کی ہو اور اسے آخرت بھی ملی ہو۔

(الزهد للبيهقي:٩)

سچ تو یہ ہے کہ میرے بھائی! جنت کے گھنے درخت کے علاوہ آدمی کو کہاں چین وقرار مل سکتا ہے؟ اور دیدار الٰہی کا شوقین يَوْمِ مَزِيْد (جس دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا کچھ اور چاہیے) کے علاوہ اور کسی چیز پر کیونکر راضی ہوسکتا ہے؟ جو بندہ اسی دھن میں اپنی زندگی کے شب وروز گزارتا ہے مرنے کے بعد خاب وخاسر نہیں ہوتا۔ (الفوائد:٩)

مگر ہماری حالت تو کچھ اس طرح ہے:

تَعْصِيْ الْإِلٰهَ وَأَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهُ
هٰذَا لَعُمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعُ

''تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کمربستہ ہے ادھر محبت خداوندی کا دم بھی بھرتا ہے، عقل وشعور کے لحاظ سے تو یہ بڑی نرالی بات ہے۔''

لَوْكَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعُ

''اگر تیری محبت حقیقت پر مبنی ہوتی تو تو ضرور اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار ہوتا کیونکہ چاہنے والا اپنے محبوب کی حکم عدولی نہیں کرسکتا۔''

(الزهد للبيهقي:٣٢٩)

اے مسلمان بھائی!

دل بھی بدن کی طرح بیمار پڑ جاتا ہے اور اس کا علاج گناہوں سے توبہ اور دینی حمیت وغیرت میں ہے......دل شیشے کی طرح زنگ آلود ہوجاتا ہے تو اس کا علاج اللہ کا ذکر ہے ......دل، جسم انسانی کی طرح عریاں ہوجاتا ہے اور اس کا پہناوا التقویٰ ہے۔ (الفوائد:١٢٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ چھوڑنے کے دنیوی فوائد وثمرات

گناہ چھوڑنے سے مندرجہ ذیل خوبیاں حاصل ہوتی ہیں:

آدمی کی شخصیت پر وقار ہوجاتی ہے، عزت وناموس محفوظ ہو جاتے ہیں، مال حرام جگہوں پر خرچ ہونے سے بچ جاتا ہے (جو اللہ کی عظیم نعمت ہے اور جس کے بارے روز قیامت پوچھ گچھ ہوگی) لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دی جاتی ہے، گفتگو کو خاص مقام حاصل ہوجاتا ہے، کشائش رزق نصیب ہوتی ہے، بدنی راحت، دلی قوت اور اطمینان نفس مل جاتا ہے۔ نیز سینہ الم نشرح ہوجاتا ہے، رب کے چور ہونے کے ناطے عصیاں شعار اور گناہگار آدمی کو جو فطری دھڑکا سا لگا رہتا ہے اس سے محفوظ ہوجاتا ہے، ھموم واحزان اور رنج والم چھٹ جاتے ہیں، دل میں موجود نور ایمان کی شمع بجھنے نہیں پاتی جو گناہوں سے مٹ جایا کرتی ہے، دنیاوی مشکلات سے نکلنے کی راہ ہموار ہوتی ہے، ایک نیکی سے دوسری نیکیاں آسان ہوجاتی ہیں۔

عوام الناس میں اچھی تعریف اور ذکر جمیل کی نعمت سے سرفراز ہوجاتا ہے، لوگ اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں، نیکی کی بنا پر لوگوں کے دلون میں اس کا رعب ودبدبہ بیٹھ جاتا ہے، جب کوئی دریدہ دھن اور ناہنجار اس کے درپے آزار ہوتا ہے تو لوگوں کی طرف سے اسے حمایت وتعاون ملتا ہے (گو وہ رشتہ دار نہ ہی ہوں بلکہ اکثر اوقات مخالفین میں سے) اس کی عدم موجودگی میں جب کوئی گلہ کرتا ہے تو دفاع کرنے والے موجود پاتا ہے، مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے، اللہ اور اس کے فرشتوں کا قریبی بن جاتا ہے، جن وانس شیاطین اس سے دور بھاگتے ہیں، لوگ اس کی خدمت اور ضروریات پوری کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ پاکیزہ زندگی کی بنا پر مرنے کا خوف اس کے دل سے جاتا رہتا ہے بلکہ موت اس کے لیے پیام خوشی بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے کہ اس سے رب تعالیٰ کی ملاقات کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

دنیا اس کے سامنے بے وقعت اور حقیر شے بن جاتی ہے، اخروی فوز وفلاح ہی اس کا منتہائے نظر اور مقصود اصلی بن جاتا ہے، وہ اطاعت الٰہی کا مزہ اور ایمان کی مٹھاس پاتا ہے، اس کے لیے نہ صرف عام بلکہ عرش عظیم کو اٹھانے والے فرشتے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ نامہ اعمال لکھنے والے بھی اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ الغرض وہ فہم وفراست اور ایمان ومعرفت میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اللہ کریم کی بے پایاں رحمتیں اور محبتیں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند اخروی مبشرات

جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو فرشتے اسے مرحبا کہتے ہیں اور وہ ہمہ قسم غم واندوہ اور حزن وملال سے خلاصی کا مژدہ سناتے ہیں مزید یہ کہ وہ دنیا کی جیل اور اس کی پریشانیوں وتلخیوں سے نجات پا کر جنت کے بہار آفریں ماحول میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہوجاتا ہے۔ سبزہ زار جنت، حور وغلمان، بالا خانے اور خوش رنگ وخوش ادا پرندوں اور دیگر گونا گوں بہشتی نعمتوں سے حظ اٹھاتا اور شادکام ہوتا ہے۔

جب روز قیامت ہوگا لوگ سخت گرمی اور پسینہ میں ہوں گے مگر وہ عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا، جب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری دیں گے تو وہ ''دائیں جانب'' ہونے والے خوش نصیبوں میں ہوگا جو اللہ ہی کے دوست اور اس کی کامیاب وکامران جماعت کے بندے ہوں گے۔ (الفوائد:۱۹۸)

يَا أَيُّهَا الْغَافِلُ جِدَّ فِي الرَّحِيْلِ
وَأَنْتَ فِي لَهْوٍ وَزَادٍ قَلِيْلٍ

''اے غافل! سفر آخرت کی تیاری میں جلدی کر تو بے پرواہی میں ہے جبکہ سفر دراز اور زاد سفر بہت تھوڑا ہے۔''

لَوْ كُنْتَ تَدْرِيْ مَا تُلَاقِيْ غَدًا
لَذُبْتَ مِنْ فَيْضِ الْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ

''اگر کل درپیش معاملہ کا تجھے قبل از وقت صحیح ادراک ہوجائے تو تو گریہ زاری سے سوکھ کر کانٹا بن جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَخْلِصِ التَّوْبَةَ تُحْظٰى بِهَا

فَمَا بَقِيَ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْقَلِيْلِ

"سچی توبہ کر! بہت کچھ پالے گا، عمر کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے۔"

وَلَاتَنَمْ اِنْ كُنْتَ ذَاغِبْطَةٍ

فَاَنَّ قُدَّامَكَ نَوْمٌ طَوِيْلِ

"تجھ میں اگر کچھ کر گزرنے کا جذبہ ہے تو سویا نہ رہ کیونکہ مرنے کے بعد تو سونا ہی سونا ہے۔" (الزهر الفائح:١٩)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: لوگو! گناہ کم کرو، کل جب تم اللہ سے ملو گے تو گناہوں کی کمی سے بڑھ کر کوئی چیز عمدہ ثابت نہ ہوگی۔

مورق العجلی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"مجھے مومن کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں ملی سوائے اس شخص کے جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں ایک پھٹے کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور سمندر کی بے رحم موجوں کے رحم و کرم پر ہے، طوفان پہ طوفان اٹھ رہے ہیں اور وہ چلا چلا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ اے میرے رب مجھے کنارے لگا، اے پروردگار! مجھے ہلاکت سے بچا، شاید کہ اللہ اسے بچادیں۔ (ایک مسلمان کو بھی اسی تڑپ، فکر اور جاں سوزی کی ضرورت ہے جو ڈوبنے والے آدمی میں ہے)۔"

(حلية الاولياء:٢/٢٣٥، صفة الصفوة:٢/٢٥٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات مستعار کے چند نمونے

- اخروی معاملہ کی شدت، خوف وڈر کی زیادتی اور اللہ کے انعامات کے حصوں کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ باوجود نبی معصوم عن الخطاء اور اللہ کے حبیب ہونے کے اتنی عبادت کرتے کہ پاؤں مبارک سوجھ جائے۔
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سسکیاں لے لے کر روتے اور مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپتے۔
- سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رخساروں پہ کثرت بکا کی وجہ سے دھاریاں سی بن گئی تھیں۔
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خوف آخرت سے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت فرماتے رہتے (تاکہ کوئی لمحہ بیکار نہ گزرے، جس کے بارے میں باز پرس ہو)۔
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے گوشہ عبادت میں اتنا روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور بار بار یہ فرماتے: یَادُنْیَا غُرِّی غَیْرِیْ "اے جھوٹی دنیا میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دینا۔"
- سعید بن مسیب رحمہ اللہ مشہور تابعی گزرے ہیں انہوں نے محرمات سے بچنے اور ادائیگی فرائض کے لیے چالیس سال کا طویل عرصہ مسجد ہی میں گزار دیا۔ اس طویل عرصہ میں ان کی ایک نماز بھی تکبیر تحریمہ کے بغیر نہ تھی۔ (صید الخاطر: ۱۰۶)

اے میرے بھائی! یہ تو خدا خوفی کے چند نمونے ہیں، سمجھنے کے لیے وگرنہ ہماری تاریخ تو آہ بکا، نالہ نیم شبی، آہ سحر گاہی، اور شب زندہ داری کے سینکڑوں واقعات سے معمور ہے۔ کاش! ہمارا خفتہ ایمان جاگ اٹھے۔ ایک انسان کو اگر دل کا امتحان مقصود ہو تو تین مقام حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں: ① تلاوت قرآن سنتے وقت ② ذکر کرتے وقت ③ تنہائی میں۔ان تین مواقع پہ اگر وہ دل میں اکتاہٹ محسوس کرتا ہے تو یقین کرلے کہ اس کا دل موجود نہیں اسے اللہ سے دل کو سوال کرنا چاہیے۔(الفوائد:۱۹۵)

فَقَدْ ذَاهِمَّةٍ كُنْتَ إِنْ فَحَيَّهَلَا

حَدَاكَ حَادِيُ الشَّوْقِ وَاطْوِ الْمَرَاحِلَا

”اگر تجھ میں ہمت ہے تو آ اور سفر کے مراحل طے کر کیونکہ شوق ومحبت کے جذبات تجھے حرکت میں لانے کے لیے بے قرار ہیں۔“

اے عازم سفر......اے اللہ اور دار آخرت کے راہی! تیرے پاس علم ہدایت پہنچ چکا ہے اب تجھے کمربستہ ہو جانا چاہیے اور آخرت کی طرف سفر شروع کر دینا چاہیے۔ نیز اپنی غلطیوں، سستیوں اور کاہلیوں پر مسلسل نگاہ رکھنی چاہیے۔(عدۃ الصابرین:۳۳۸)

أَتَّخِذُ طَاعَةَ الْإِلٰهِ سَبِيلًا

تَجِدُ الْفَوْزَ بِالْجِنَانِ وَتَنْجُوْ

”اطاعت خداوندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے تو جنت کا مالک بن جائے گا اور دنیا وآخرت کی کامیابیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی۔“

وَاتْرُكِ الْإِثْمَ وَالْفَوَاحِشَ طُرًّا

يُؤْتِكَ اللّٰهُ مَا تَرُوْمُ وَتَرْجُوْ

”ہر قسم کے گناہ اور فواحش ترک کر دے، اللہ کریم تیری امید اور سوچ سے بڑھ کر عنایت فرمائے گا۔“(طبقات الحنابلة:۴/۱۷۷)

یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ

یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بہت بڑا دھوکہ اور زیاں کا معاملہ ہے کہ آدمی معافی کی امید پر گناہ پہ گناہ کیے چلا جائے اور ذرا بھی شرم نہ کرے، قرب الٰہی کا خواہشمند تو ہو مگر اطاعت کے بغیر، جنت کی فصل کا منتظر ہو جہنمی بیج بو کر اپنے فرمانبردار بندوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اللہ نے جو کچھ تیار کر رکھا ہے اس کا حقدار بنے مگر بے اعتدالیاں کر کے، حسن جزاء کا دعویدار ہو مگر عمل ندارد، بقول شخصے:

تَرْجُوْ اَلنَّجَاۃَ وَلَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا
اِنَّ السَّفِیْنَةَ لَا تَجْرِیْ عَلَی الْیَبَسِ

"تو نجات کا خواہاں ہے مگر راہ نجات اختیار نہیں کرتا، یاد رکھ! بحری جہاز خشکی پر نہیں چلا کرتے۔" (تذكية النفوس:١١٤)

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا فرمان ہے: جو جنت کو پسند کرتا ہے وہ شہوات کے پیچھے نہیں پڑتا، جسے آگ سے ڈر لگتا ہے وہ گناہوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔ ہم حد درجہ غفلت شعار ہیں...... توبہ کے دروازہ سے پہلو تہی کرتے ہیں...... ہمارا حال تو بالکل ویسا ہے جیسے حسن بصریؒ نے ایک شخص کے جواب میں کہا جب ایک آدمی نے حسن سے پوچھا اے ابو سعید! صبح کیسے کی؟ فرمایا خیر وعافیت سے، پھر پوچھتا ہے جناب کیا حال ہے؟ تو حسن مسکرا دیئے اور فرمانے لگے: تو میرا حال دریافت کرتا ہے؟ تو ہی بتا وہ لوگ کس حال میں ہوں گے اور ان پر کیا بیت رہی ہوگی جو ایک کشتی پر سوار ہو کے سمندر کے وسط میں پہنچے تو کشتی ٹوٹ گئی، تختے بکھر گئے، ہر کوئی ایک ایک تختے سے چمٹ گیا۔ کہو! کس حال میں ہوں گے یہ لوگ؟ وہ شخص کہنے لگا: انتہائی بھیانک صورتحال اور گھمبیر مرحلہ درپیش ہے، تو حسنؒ نے فرمایا: حَالِیْ اَشَدُّ مِنْ حَالَتِهِمْ "میرا حال تو ان سے بھی زیادہ سنگین اور میرا معاملہ ان سے کہیں پُرخطر ہے۔"

(الاحياء: ٤/١٩٧)

عَیْنَیَّ هَلَّا تَبْکِیَانِ عَلٰی ذَنْبِیْ
تَنَاثَرَ عُمْرِیْ مِنْ یَدِیْ وَلَا اَدْرِیْ

"اے آنکھو! میری گناہ آلود زندگی پہ روتی کیوں نہیں؟ میری عمر تسبیح کے دانوں کی طرح مسلسل گر رہی ہے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْتَ فِي غَفْلَةٍ وَقَلْبُكَ سَاهٍ
ذَهَبَ الْعُمْرُ وَالذُّنُوبُ كَمَا هِيَ

''تو غفلت میں ہے اور دل لا ابالی ہے، یہ عمر گزر رہا ہے اور گناہ ویسے کے ویسے ہیں۔'' (مكاشفة القلوب:٣٤)

اے میرے بھائی!

کس قدر احمق ہے وہ جو اُخروی پائیدار زندگی پر اس ناپائیدار زندگی کو ترجیح دیتا ہے، ایسا شخص برے انجام سے نہیں بچ سکتا۔ ہم نے کتنے بادشاہوں، رئیسوں اور مال وثروت والے افراد کے بارے سنا جنہوں نے دنیاوی لذتوں اور چسکوں سے خوب حصہ حاصل کیا، حلال وحرام کی مول پرواہ نہ کی لیکن مرتے وقت اس سے کہیں زیادہ ندامت وشرمندگی اور ذلت خواری برداشت کرنا پڑی اور حسرتوں کی کڑواہٹ سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر چہ دنیاوی حرام لذائذ کے مقابلہ میں یہی غم وحسرت ہی کیا کم ہے جو وہ دنیا میں برداشت کر رہا ہے مگر آخرت کا ہمیشہ رہنے والا عذاب ابھی باقی ہے...... اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔

مانا کہ دنیا کی جستجو فطرت میں داخل ہے اور اس کی ضروریات سے انکار ممکن نہیں مگر شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کے لذائذ سے متمتع ہوا جائے اور آسائشوں سے فائدہ اٹھایا جائے کہ اخروی حصہ کو ٹھیس نہ پہنچے ورنہ (فَلَا خَيْرَ فِيْ لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا النَّارُ) اس لذت میں کوئی خوبی نہیں جس کے بعد آگ میں جانا پڑے۔

آپ ہی بتلائیں! کیا وہ شخص عقل مند شمار کیا جائے گا جسے یہ کہا جائے ایک سال تک کے لیے مملکت کا انتظام وانصرام سنبھالتے ہوئے تخت آراء ہو جایئے پھر آپ کو دار ورسن کے سپرد کر دیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اس شرط کو قبول کر لے ...... نہیں ہرگز نہیں ...... دنیاوی لذتوں سے محظوظ ہو کر اخروی ابدی نعیم سے ہاتھ دھو بیٹھنا اس سے کہیں سخت تر معاملہ ہے۔ بلکہ عقل مند تو وہ ہے جو سال بھر بلکہ کئی سالوں تک تکلیف برداشت کرے تا کہ آخرت میں آرام پائے۔ (صيد الخاطر:٢٣٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسنؒ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم جس شخص نے آگ کی حقیقت کو سچ جانا تو اس پر زمین باوجود تمام تر فراخیوں کے تنگ ہوگئی مگر منافق جب تک آگ میں گھس نہ جائے مانے گا نہیں کیونکہ ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔''

تَصِلُ الذُّنُوْبَ إِلَى الذُّنُوْبِ وَتَرْتَجِيْ
دَرْجَ الْجِنَانِ لَدَى النَّعِيْمِ الْخَالِدِ

''تو گناہوں پہ گناہ کیے چلے جانے کے باوجود نعمتوں بھری جنت میں داخلہ کا امیدوار ہے۔''

وَلَقَدْ عَلِمْنَا أُخْرِجَ الْأَبَوَيْنِ مِنْ
مَلَكُوْتِهَا الْأَعْلَى بِذَنْبٍ وَاحِدٍ

''حالانکہ ہمیں یہ بخوبی پتہ ہے کہ ہمارے ماں باپ (آدم وحواؑ) کو جنت کی ابدی بادشاہتوں سے نکالنے کا سبب صرف اور صرف ایک گناہ تھا۔''

(الجواب الکافی:١٤٢)

دنیا میں ہماری زندگی کا سفر رواں دواں ہے...... بظاہر اس سفر کی نہ تو کوئی انتہا معلوم ہوتی ہے اور نہ کہیں ٹھہراؤ ہی ہے مگر اللہ کی تقدیر اور اس کا حکم (موت) ضرور ایک دن کام کر جائے گا...... ہماری شامت اعمال ہے کہ توبہ کو لیٹ کر رہے ہیں......اور عمل کو مؤخر۔

حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

کتنے لوگ ہیں جو بخشش کے حوالے سے بہلاوے کا شکار ہیں تا آنکہ دنیا سے توبہ کے بغیر ہی چل دیے، ہر ایک یہی عذر لنگ پیش کرتا تھا اجی اللہ غفور الرحیم ہے، مجھے معاف کر دے گا، مجھے بڑی امید ہے۔ مگر سب کچھ جھوٹ (لَوْ أَحْسَنَ الظَّنَّ لَأَحْسَنَ الْعَمَلَ) ''اگر اسے بخشش کی خوش گمانی ہوتی تو عمل صالح کرتا۔'' (الجواب الکافی:٣)

مرض اور علاج مرض:

امام ربیع بن خثیمؒ نے ایک دفعہ اپنے شاگردوں سے کہا کیا تم جانتے ہو؟ بیماری، علاج اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شفاء کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو پھر خود بتلایا، بیماری، گناہ ہیں، علاج، استغفار و توبہ ہے اور شفاء یہ ہے کہ توبہ کے بعد گناہ نہ کیے جائیں۔ (صفة الصفوة)

ہماری حالت زار ٹھیک ویسی ہی ہے جیسا امام احمد بن حربؒ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک دھوپ پر چھاؤں کو ترجیح دیتا ہے مگر تعجب ہے آگ پر جنت کو ترجیح نہیں دیتا۔

(الاحياء :٤/٥٦٨)

آہ: ہم موسموں کے مزاج سے تو بڑے واقف ہیں، معمولی سی تبدیلی محسوس کیے بغیر نہیں رہتے، معمولی ٹمپریچر چڑھ جائے تو کئی جگہ تذکرہ کرتے ہیں (باوجود گرمی سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر کے سایہ دار درخت، گھروں کی چھتیں، پنکھے اور ایئر کنڈیشنز وغیرہ) اگر نہیں واقف تو جہنم کی آگ سے نہیں واقف، فکر نہیں کرتے تو اس آگ کی جس کا ٹمپریچر ہزاروں گنہ زیادہ ہے اور جس کی گہرائی کی کوئی حد ہی نہیں ...... توبہ کا دروازہ بالکل ظاہر و عیاں ہے مگر ہم کہاں کھوئے ہوئے ہیں؟

ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے تھے: جو توبہ کا طلبگار رہے وہ لوگوں پر ظلم کرنا چھوڑ دے اور نہ ہی لوگوں سے زیادہ میل میلاپ ہی رکھے، اگر یہ دو کام نہیں کرتا تو اپنے ارادہ میں سخت ناکام ہو گا۔ (السير:٧/٣٨٩)

ابوالوفاء بن عقیل رحمہ اللہ

ابوالوفاء بن عقیلؒ ایک خطبہ میں چونکا رہے تھے: اے مسلمان! احتیاط کر اور دھوکے میں نہ آ...... تین درہم چوری کرنے پر ہاتھ کٹ جاتا ہے، ایک قطرہ شراب پینے سے حد لگتی ہے، بلی کی وجہ سے ایک عورت آگ میں چلی گئی، ایک چادر جو تقسیم غنیمت سے پہلے اٹھائی گئی تھی آگ کی بن گئی حالانکہ اٹھانے والا شہید ہوا تھا...... جب معاملہ اس حد تک سنگین ہے تو اس شخص کا کیا بنے گا جو حقوق غصب کرتا، عزتیں پامال کرتا، مال لوٹتا اور حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے۔

(الجواب الكافي:٦٩)

اے برادر محترم! ہمیں توبہ کرنے میں پہل کرنی چاہیے...... توبہ کا دروازہ کھلا ہے، نہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی دربان ہٹانے والا ہے اور نہ ہی اس کے کواڑ بند کیے جاتے ہیں...... بلکہ توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور اس کی غلطیوں سے صرف نظر فرماتے ہیں۔

ابوبکر بن عبداللہ مزنیؒ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! بھلا تجھ جیسا خوش نصیب کون ہے ؟ گوشہ تنہائی، پانی اور تجھ میں کوئی فاصلہ اور رکاوٹ نہیں جب چاہے۔ اللہ تعالیٰ سے جی بھر کر باتیں کرسکتا ہے۔ ترجمان کی ضرورت ہی نہیں۔ (صفة الصفوة:۳/۲٤۹)

اے برادرِ عزیز! اعمال کا بدلہ دو قسم سے خالی نہیں، اچھا یا برا۔ بسا اوقات برائی کا نتیجہ جلدی نہیں نکلتا تو انسان کو یہ قطعاً نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یاد رکھیے! گناہ کا بدلہ جلد یا بدیر ضرور مل کر رہتا ہے۔ (صيد الخاطر:۵۹۳)

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيْرَهَا
وَكَبِيْرَهَا فَهُوَ التُّقٰى

"چھوٹے بڑے سب گناہوں کو یکسر چھوڑ دے، یہی تقویٰ ہے۔"

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْضِ
الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى

"دنیاوی معاملات میں یوں بچ بچ کے چل جیسے کانٹوں سے بھری زمین پر چلنے والا چلتا ہے۔"

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً
إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحِصٰى

"چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ جان یہ ذہن میں رکھ کہ بڑے بڑے پہاڑ چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے مل کر بنتے ہیں۔"

(جامع العلوم والحكم :۱۹۲)

امام ابو حازم سلمۃ بن دینارؒ فرماتے ہیں: خواہش نفسانی کو اپنے جانی دشمن سے بھی زیادہ کچل دے کہ پھر سر نہ اٹھانے پائے کیونکہ اس کا خطرہ دشمن کے خطرے سے کہیں بڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ (حلیۃ الاولیاء : ۳/۲۳)

توبہ گزار بھائی! شرک، جھوٹ اور ریاکاری ایسے درخت ہیں جن کی جڑیں دل میں ہوتی ہیں دنیا میں ان کا پھل خوف و ہراس، تنگی نفس اور دل کی تاریکی کے سوا کچھ نہیں اور آخرت میں تھوہر، زقوم اور دائمی عذاب ہے۔ (الفوائد: ۲۱۵)

اے بھائی! مضبوط قدموں کے ساتھ توبہ کا سفر شروع کر...... اپنے معزز نفس کو گناہوں کی کثافت اور گندگی سے بچالے، نفس انسانی تو شیر خوار بچے کی طرح ہے اگر خوئے بد کو چھڑاؤ گے تو چھوڑ دے گا ورنہ وہی عادت پختہ ہو جائے گی یعنی گناہ چھوڑنے سے چھوٹتے ہیں۔

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

”نفس انسانی کی مثال شیر خوار بچے کی ہے اگر سستی برتو گے تو وہ بڑی عمر تک ماں کا دودھ پیتا رہے گا، چھوڑے گا نہیں اور اگر محنت کر کے وقت مقررہ پر چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔“

یقیناً اللہ تعالیٰ کے لیے چاہتوں اور ارمانوں کا خون کر دینا...... عذاب الٰہی سے نجات کا باعث ہے اور رحمت خداوندی کے ساتھ اُخروی فوز و فلاح اور سعادت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

اللہ کی رحمت کے خزانے، نیکی کے خزینے، ذات حق سے مانوسیت اور چاہت نیز انبساط و سرور اور کیف و نشاط کے سفینے بھی اس دل کا نصیب نہیں ہو سکتے جس میں رب العالمین کے علاوہ کوئی اور بھی بسا ہو یہ معنوی اور روحانی گنج ہائے گرانمایہ صرف اسی دل میں سما سکتے ہیں جو خداشناس ہو کر فقر و فاقہ کو دنیا کا سب سے قیمتی اثاثہ سمجھے اور اس بے سروسامانی پر ہزاروں تخت ہائے سلطانی قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کو پائے بغیر حاصل ہونے والی دولت و ثروت کو مفلسی اور محرومیت خیال کرے محبت الٰہی سے محروم ہو کر حاصل شدہ عزت و آبرو کو ننگ و عار سمجھے اور اس ذلت و بیچارگی کو اپنے ماتھے کا جھومر اور زندگی کی قیمتی متاع سمجھے جو اللہ تعالیٰ کے لیے اسے برداشت کرنا پڑی ہو۔ (الفوائد: ۲۵۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طلق بن حبیب رحمہ اللہ

طلق بن حبیبؒ کہتے ہیں حقوق اللہ کی مکمل ادائیگی شاید ہم سے ممکن نہ ہو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا ہم شکریہ ہی ادا کر سکتے ہیں تو پھر اکم از کم ہم یہ تو کریں کہ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے معافی کے خواستگار ہوتے رہیں۔(السیر:٤/٦٠٢)

بشر حافی رحمہ اللہ کا کہنا:

بشر حافیؒ کا کہنا ہے: کہ اگر لوگ اللہ کریم کی عظمت وجلالت کا صحیح اندازہ کر لیں تو نافرمانی کی جرأت ہی نہ کریں۔(الاحیاء :٤/٤٥١)

فَوَاعَجَباً كَيْفَ يُعْصَى الْإِلٰهَ
أَمْ كَيْفَ يَجْحَدُهُ جَاحِدُ

”تعجب ہے کہ ایک آدمی خدواند قدوس کی نافرمانی کی جسارت کیسے کر لیتا ہے؟(اور اللہ کے وجود کا) انکار کرنے والا کس بنیاد پر انکار کرتا ہے؟“

وَلِلّٰهِ فِي كُلِّ تَحْرِيكَةٍ
وَتَسْكِينَةٍ أَبَدًا شَاهِدُ

”سچ تو یہ ہے کہ اس جہان رنگ بو میں ہر متحرک اور ساکن چیز وجود باری تعالیٰ پر گواہ ہے۔“

وَفِي كُلِّ شَيْئٍ لَهُ آيَةٌ
تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدُ

”اس عالم ناپائیدار کی ہر چیز ایک نشانی کی حیثیت رکھتی اور زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہے۔“

(مفتاح دارالسعادة:١/٢٢٥)

وھب بن الورد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اے انسان اللہ سے اس قدر ڈر جس قدر اس کو تجھ پر قوت واختیار حاصل ہے اور اتنی شرم کر جتنا اللہ تیرے قریب ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے میرے گناہ گار اور عصیاں شعار بھائی! اور ہم سب ہی گناہ گار ہیں......

ہلال بن سعیدؒ نے ہمیں یوں سمجھانے کی کوشش کی ہے: یہ نہ دیکھا کرو کہ گناہ چھوٹا ہے کر گزریں بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی اور حکم عدولی کے مرتکب ہو رہے ہو۔

(الجواب الکافی:۹۵)

اللہ تعالیٰ یکتا، اکیلا ہی پوری کائنات کا نظام چلانے والا ہر چیز کا خالق ہے......

يَامَنْ يَرٰى مَدَّ الْبَعُوْضِ جَنَاحَهَا
فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ الْأَلْيَلِ

”اے وہ ذات جو سخت کالی اور تاریک رات میں مچھر کے پروں کا سکڑنا اور پھیلنا دیکھتی ہے۔“

وَيَرٰى مَنَاطَ عُرُوْقِهَا فِيْ نَحْرِهَا
وَالْمُخَّ فِيْ تِلْكَ الْعِظَامِ النُّحِلِ

”اور مچھر کے جسم میں پھیلی رگوں کے جال سے واقف اور اس کی لاغر اور انتہائی باریک ہڈیوں میں گودے تک کو دیکھنے پر قادر ذات۔“

(اس شعر میں اللہ کریم کی قدرت، باریک بینی اور صفت علم کا تذکرہ ہے)۔

(شذرات الذهب:٤/١٢١)

ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہے وہ اللہ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا......آسمانوں اور زمینوں کی پہنائیوں اور وسعتوں میں کوئی چیز اس سے مخفی نہیں......ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ہے اور ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

مطرف رحمہ اللہ کا کہنا ہے جو دنیا میں ہی یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کے لیے جنت میں اللہ کے پاس کیا کچھ ہوگا تو وہ دیکھ لے اس کے پاس اللہ کے لیے کیا کچھ ہے (یعنی اپنے اعمال پہ غور کر لے)۔

حسن بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کو برائی سے روکنے کے لیے قرآن اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موت کافی نہیں تو اگر اس کے سامنے دو پہاڑ بھی ٹکرا جائیں تو وہ پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرے گا۔(طبقات الحنابلة:١/١٣٥)

اے عزیز بھائی! سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس بات پر ذرا دھیان دے، فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے شخص! ہوا چلنے کی وجہ سے پردہ کی آہٹ سے تو گھبرا جاتا ہے مگر اس بات سے کبھی تیرے دل میں اضطراب پیدا نہیں، ہوا کہ اللہ تجھے دیکھ رہے ہیں۔

(جامع العلوم والحکم :٤٣)

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ
خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

''جب کسی دن تو خلوت میں ہو تو یہ مت خیال کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ کہہ کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔''

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللهَ يَغْفَلُ سَاعَةً
وَلَا أَنَّ مَا تُخْفِيْهِ عَنْهُ يَغِيْبُ

''کبھی یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ کریم تجھ سے کسی لمحہ غافل ہیں اور نہ یہ سمجھنا کہ جو تو پوشیدہ کیے ہوئے ہے فی الحقیقت وہ اللہ سے مخفی ہی ہے۔''

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْيَوْمَ أَسْرَعُ ذَاهِبُ
وَأَنَّ غَدًا لِلنَّاظِرِيْنَ قَرِيْبُ

''کیا تو دیکھ نہیں رہا؟ کہ دنیا کا وقت کس تیزی سے کٹ رہا ہے اور آخرت دیکھتی آنکھوں کس سرعت کے ساتھ قریب آرہی ہے۔''(الاحیاء :٤/٤٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن......خود اپنا محاسب

امام حسن بصریؒ کہتے ہیں: یقیناً مومن خود اپنا محاسب ہے اللہ کے ڈر سے وہ اپنا محاسبہ خود کرتا رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا میں اپنا محاسبہ کرتے رہتے ہیں روز قیامت ان کا حساب ہلکا ہوگا اور ان لوگوں کا حساب کڑا اور سخت ہوگا جنہوں نے کبھی محاسبہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی اور دنیا کو مال یغما سمجھا۔

......مومن کو اگر کوئی چیز پسند آجاتی ہے جو حرام ہوتی ہے تو اپنے دل کو سمجھاتے ہوئے فوراً اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور اگر بھولے سے اس کام کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو پریشان ہوجاتا ہے، احساس ندامت دامن گیر ہوجاتا اور ضمیر جاگ اٹھتا ہے۔

انفعالی حالت (شرمندگی) طاری ہو جاتی ہے اور عزم صمیم کرتا ہے کہ وَاللّٰهِ لَاأَعُوْدُ لِهٰذَاأَبَدًااِنْ شَاءَ اللّٰه "خدائے واحد کی قسم ایسا کبھی پھر نہیں کروں گا۔"

سچ تو یہ ہے کہ مومن قرآن کے باندھے ہوئے ہیں، شریعت کے روکے ہوئے ہیں، مومن دنیا میں قیدی ہے اور اس کی پوری زندگی اپنے آپ کو آزاد کرنے (جہنم سے) کی کوشش اور تگ ودو سے عبارت ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس کا وجود اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، کان، آنکھ ،زبان اور ہاتھ پاؤں کے متعلق باز پرس ہوگی لہٰذا وہ مرتے دم تک پاسبانوں کی طرح چوکس رہتا ہے اور لحہ بھر غفلت نہیں کرتا۔ (صفة الصفوة: ٣/٢٣٤)

اگر ہم اسی نکتہ (آخرت کی جوابدہی) پر اچھی طرح غور وخوض کرلیں اور تصوراتی طور پر رب تعالیٰ کے حضور حساب کے کٹہرے میں اپنے آپ کو کھڑا کر کے دیکھیں تو ضرور اعمال صالحہ کرنے لگ جائیں اور اللہ کی جانب پلٹ آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَنَحْنُ فِيْ زَمَنِ التَّوْبَة وَفِيْ طَرِيْقِ الْأَوْبَة

خوش قسمتی سے ہم ابھی توبہ قبول ہونے کی مدت اور مہلت میں ہیں ......اور ایسے راستے میں ہیں جہاں سے واپس ہو جانا ممکن ہے......ایک کھلے، فراخ اور کشادہ گھر میں ہیں جہاں ہم اپنے عزم وارادہ کو کام میں لا سکتے ہیں، سب کچھ ہمارے اختیار میں ہے تو کیوں نہ...... أَفَلَا نَعُوْدُ مِنْ قَرِيْبٍ......کیوں نہ ہم جلد ہی اپنے مہربان مولی وآقا کی طرف پلٹ جائیں؟

وہب بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں جب انسان کسی پہلو پر سوچنا شروع کر دیتا ہے تو پھر اس بارے میں ضرور معلومات حاصل کرتا ہے اور جب معلومات جمع کر لیتا ہے تو پھر عمل کیے بغیر نہیں رہتا...... یہ تو ہے دنیا کا معاملہ مگر افسوس! آخرت کے بارہ میں ہم اولا تو سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے اور اگر کہیں خیال بھٹک جائے تو پھر معاملہ خیال سے عمل تک نہیں پہنچتا اور یوں آخرت کا معاملہ شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔ (الاحیاء: ٤/٤٥١)

اے جناب!

آپ عمل کرنے والے بنیں، ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا نہ رہیں۔ انتہائی تعجب خیز بات ہے کہ آپ فریب خوردہ ہو کر بھی بڑے مسرور ہیں، کھیل تماشہ میں مقصد حیات کو بھولے ہوئے ہیں، اپنی صحت پر بڑے نازاں ہیں مگر فائدہ نہیں اٹھاتے اور اس بات سے غافل ہیں کہ بیماری اور تکلیف کی بھی آپ پر نظر ہے اور خزاں بھی چمن ہی کے کسی گوشہ میں موجود ہے۔

اے مخاطب! تو لوگوں کے جنازے اٹھاتا ہے مگر اپنا جنازہ اٹھائے جانے سے غافل ہے۔ (صيد الخاطر: ٢٦)

شمیط بن عجلان محبت و پیار اور اخلاص میں ڈوب کر یوں پکارتے ہیں......اے درازی صحت سے بگڑ بیٹھنے والے! کیا تو نے بغیر بیمار ہوئے کوئی مرنے والا نہیں دیکھا؟ اے لمبی مہلت پا کر فائدہ نہ اٹھانے والے! کیا تو نے دیکھا نہیں کتنے لوگ بغیر مہلت کے دھر لیے گئے؟ کیا تم صحت پہ نازاں ہو؟ صحت کا کیا اعتبار......کیا تم عافیت پا کر اکڑفوں کر رہے ہو؟......مگر موت سے کسی کو رستگاری ہے......کیا تم ملک الموت سے پنجہ آزمائی کر لوگے؟ مگر کس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اس بات کا یارا ہے۔

یاد رکھیے! موت جب آئے گی تو مال و دولت کی بہتات اور نوکروں چاکروں اور اعوان وانصار کی کثرت اس کو روک نہیں سکتی...... کیا تجھے کچھ پتہ بھی ہے؟ کہ موت کی گھڑی سخت تکلیف دہ ہے، یہ وقت سستوں اور کاہلیوں پر ندامت کا وقت ہے...... اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو موت کی گھڑی کی تیاری رکھتا ہے اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو مرنے کے بعد کام آنے والے کام کرتا ہے...... مولیٰ اس بندہ خدا پر ترس کرے جو نزول موت سے پہلے پہلے اپنے لیے کچھ سامان کر لیتا ہے۔ (صفة الصفوة: ٣/٣٤٧)

سعادت وخوش بختی کے روشن نقوش

اے میرے بھائی!

اُخروی سعادت وفلاح کی علامات یہ ہیں کہ بندہ جوں جوں عمل میں بڑھتا ہے توں توں اس میں تواضع وفروتنی، عاجزی وانکساری آتی چلی جاتی ہے، جیسے جیسے بندہ عمل میں بہتر ہوتا چلا جاتا ہے ویسے ویسے اس میں خوف خدا آتا چلا جاتا ہے۔ جیسے جیسے عمر میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اس کی دنیاوی حرص ولالچ کم ہوتی چلی جاتی ہے جوں جوں اللہ تعالیٰ اسے مال سے نوازتے چلے جاتے ہیں وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے اور مال لٹانے میں بے دریغ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جس قدر مقام ومرتبہ اور عزت وشرف سے نوازتے چلے جاتے ہیں وہ اتنا ہی لوگوں سے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان کی ضروریات پوری کرنے میں خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے متواضع اور منکسر المزاج بن جاتا ہے۔

شقاوت وبدبختی کی چند علامات

بندہ عمل میں کیا بڑھتا ہے تکبر وغرور اس کی فطرت بن جاتی ہے اس کا عمل بندگان الٰہی کے لیے ایک آفت ومصیبت بن جاتا ہے وہ ایسا مغرور وبدنفس ہو جاتا ہے گویا اس نے اللہ پر،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے تمام ملائکہ پر اور اس کے تمام بندوں پر ایک احسان عظیم کر دیا ہے اور اس کے معاوضہ میں اسے کبریائی اور خود پرستی کی دائمی سند مل گئی ہے۔

لوگوں کو حقیر اور بے وقعت جاننے لگتا ہے اور خوش گمانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس کی عمر کیا بڑھتی ہے۔ حرص و آز کا ایک طوفان اس کے سینے میں مچلنے لگتا ہے، اسے مال کیا مل جاتا ہے...... رب الارباب کے راہ میں خلوص و صداقت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا ایک کھوٹا پیسہ وہ اپنے پاس نہیں پاتا۔

معاشرے میں اسے عزت کیا مل جاتی ہے اس کے گھمنڈ کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہتا۔

﴿فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾

(الزمر : ٢٢)

”صد افسوس ان دلوں پر جو ذکر الٰہی کی طرف سے بالکل سخت ہو گئے ہیں اور یہی لوگ ہیں کے بڑے ہی پرلے سرے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔“

یہ صورتحال اللہ کی طرف سے آزمائش ہے وہ اس کو مختلف افراد پر طاری کر کے ان کا امتحان لیتا ہے کچھ خوش نصیب ثابت ہوتے ہیں اور کچھ بدبخت و بدنصیب۔ (الفوائد: ٢٠١)

ذرا سوچیے آپ کہاں کھڑے ہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ کی نصیحت گوش گزار کیجئے...... فرماتے ہیں: اے انسان! جب تو کار خیر کا ارادہ کرے تو پھر دیر نہ کر، اگر چند لمحات کے بعد کرنا ممکن ہو تو کر گزر، ہوسکتا ہے کوئی ایسی صورتحال درپیش ہو جائے کہ نیکی کا وہ پروگرام تشنہ تکمیل رہ جائے۔ (اور یوں آپ ثواب سے محروم رہ جائیں) اور اگر آپ دنیاوی کسی معاملہ کا پروگرام ترتیب دیں تو جہاں تک بس چلے اسے ٹالیں ہوسکتا ہے اس کے نہ کرنے کی کوئی صورت نکل آئے اور کبھی آپ کو ایسے کام کی دعوت ملے جو شرعی اعتبار سے صحیح نہیں تو جواب دینے میں پس و پیش نہ کر بلکہ واشگاف الفاظ میں انکار کر دے کیونکہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ﴾ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے شرم نہیں کرتا اپنا لباس پاک وصاف رکھ اور ان کو گناہوں کی گندگی سے بھی بچا، ہمیشہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ اور اشرف کام کیا کر، کمینے، گھٹیا اور ردی کام آپ کے شایان شان نہیں اللہ تعالیٰ بھی کریمانہ اخلاق وکردار کو ہی پسند کرتا ہے۔

کثرت سے تلاوت قرآن کیا کریں اور آپ کی بھرپور کوشش ہونی چاہیے کہ دن رات کی کسی ساعت میں آپ کی زبان اللہ کے ذکر سے خاموش نہ ہو۔ اپنے پختہ، ٹھیٹھ اسلامی اور سلفی نظریات وعقائد پر کسی نظریہ کو ہرگز ترجیح نہ دیں...... پھر کوئی آپ کو راہ حق سے نہیں بھٹکا سکتا۔ ان شاء اللہ۔ (ترتیب المدارك:۱/۱۸۷)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دفعہ خطبہ میں برسر منبر فرمایا:

لوگو! بیشک ہر سفر کے لیے خرچ ضروری ہے، پس سفر آخرت کے لیے بھی زادِ سفر لے لو اور وہ تقویٰ ہے اللہ کی جنت میں اس طرح رغبت وچاہت کرو گویا تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے ہو اور جہنم سے اس قدر پناہ مانگو گویا اس مہیب اور بھیانک منظر کا بچشم خود نظارہ کر چکے ہو۔ درازی مہلت، دل کی سختی کا موجب نہ بنے کہ (نیک اعمال سے رک جاؤ) اور دیکھنا! دشمن (شیطان) کے سامنے زیر نہ ہو جانا۔ زمانے کی لمبان سے خودسر ہو جانے والا، اسے کیا خبر کہ صبح کر چکنے کے بعد شام اس کی زندگی میں نہ ہو یا شام کے بعد صبح کا سورج اسے دیکھنا نصیب نہ ہو...... اور اسی دوران قذاق اجل اپنا کام کر دکھائے اور کتنی ہی دفعہ ایسا ہوا...... اور بار بار لوگوں نے ایسی صورتحال کا مشاہدہ کیا...... خوش خوش تو اسے ہونا چاہیے جسے عذاب الٰہی سے نجات کا وثیقہ ہاتھ لگ گیا ہو، شاداں وفرحاں تو وہ ہو جسے قیامت کی ہولنا کیوں سے بچ نکلنے کا یقین ہو گیا ہو، مگر وہ آدمی خوشی کے ڈونگرے اور شادیانے کیسے بجا سکتا ہے؟ جس کا ایک زخم بھرنے نہیں پاتا ادھر دوسرا رسنا شروع کر دیتا ہے...... دامن کا ایک کنارہ ابھی رفو نہیں ہو پاتا تو دوسرا تار تار ہو جاتا ہے۔ (الاحیاء :۴/۴۸۳)

ہاں تو وہ کیسے خوشی منانے کا اہل ہے؟

نَمُوْتُ وَنُبْلَى غَيْرَ أَنَّ ذُنُوْبَنَا

إِذَا نَحْنُ مِتْنَا لَا تَمُوْتُ وَلَا تُبْلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہم مر کر پیوند خاک ہو جائیں گے مگر ہمارے گناہ مرنے اور ختم ہونے والے نہیں (بلکہ محفوظ ہو جائیں گے)۔"

أَلَا رُبَّ عَيْنَيْنِ لَا تَنْفَعَانِهِ
فَمَا تَنْفَعُ الْعَيْنَانِ مَنْ قَلْبُهُ أَعْمٰى

"کتنی ہی آنکھیں فائدہ مند ثابت نہیں ہوتیں، ہاں! جس آدمی کا دل اندھا ہو اس کی آنکھیں فائدہ نہیں دیتیں۔"

اے توبہ گزار بھائی!

اپنے نفس سے خبردار رہ، اس کی بنا پر ہی بندہ آفتوں میں گرفتار ہوتا ہے، اس سے کبھی صلح نہ کر، اللہ کی قسم! کامیاب وہی ہوا جس نے نفس کو لتاڑا، عزت اسی نے پائی جس نے اس کی ایک نہ مانی، قبضہ اور کنٹرول اسی کو حاصل ہوا جس نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا، آرام اسی کو ملا جس نے اس کو خوب تھکایا، اس کی شورشوں اور ہنگاموں سے وہی محفوظ رہا جس نے اس کو مبتلائے خوف کیے رکھا، خوشیاں وہ پا سکا جس نے اس کو غم واندوہ میں ڈالا ہے۔ (الفوائد: ۹۰)

ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ایک دن ایک صاحب نے کہا اور وہ میرا دور شباب تھا، دنیا میں ہی اپنی گردن کو آخرت کی غلامی سے آزاد کرنے کی چارہ جوئی کر کیونکہ آخرت میں غلام ہوا شخص کبھی آزادی نہیں پائے گا۔ اِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰي...... (صفة الصفوة: ٣/١٦٤)

اے توبہ میں رغبت کرنے والے بھائی!

بس! تو توبہ گزاروں کے قافلہ کا ساتھ نہ چھوڑ...... ان شاء اللہ ایک نہ ایک دن ضرور تیرا پڑاؤ جنات عدن میں ہوگا..... تو میلانات نفس کی بالکل پروانہ کر اور شیطان کے بہلاوے میں نہ آ، صراط مستقیم سے کسی قیمت انحراف نہ کر، بچ نکلے گا، پار چڑھ جائے گا۔

حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان

حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! کل قیامت کے روز تجھے اپنے اعمال تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے ہی پڑیں گے، اچھے اور برے کا تول ہوگا، تو پھر ہر گناہ سے بچ کوئی گناہ چھوٹا سمجھ کر نہ کر گزر...... اگر کر گیا تو کل نامہ اعمال میں اس گناہ کی موجودگی تیرے لیے پریشانی کا باعث بنے گی۔(البداية والنهاية:۹/۳۰۷)

پیکار نفس

اے میرے بھائی! ایک طویل محنت وکوشش اور ضرب وپیکار کا نام ہے...... یہ ایک نہایت پرخطر راستہ ہے...... کڑوا، کسیلا، کھردرا اور محنت طلب مرحلہ ہے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آدمی دل شکستہ ہو جائے، ہمت ہار بیٹھے اور اس اہم فریضہ سے غافل ہو کر سستی، کاہلی اور تھڑدلی کا شکار نہ ہو جائے۔ امام یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے جن لوگوں کی حالت بیان کی ہے ان جیسا نہ ہونا چاہیے۔ فرماتے ہیں: بیچارہ ہے ابن آدم، بڑے بڑے پتھر اور موٹی موٹی چٹانیں تو اکھاڑ پھینکتا ہے مگر گناہ چھوڑنا اس کے لیے مشکل ہے۔(السیر :۱۳/۱۵)

يَا مُدْمِنَ الذَّنْبِ أَمَا تَسْتَحِي
وَاللهِ فِي الْخَلْوَةِ ثَانِيكَا

"اے گناہوں کے رسیا اور خوگر! کبھی شرم بھی کرے گا؟ تنہائی میں جب تو پاپ کر رہا ہوتا ہے تو اللہ کریم تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے۔"

غَرَّكَ مِنْ رَبِّكَ إِمْهَالُهُ
وَسَتْرُهُ طُولَ مَسَاوِيكَا

"ایک عرصہ تک اللہ کریم نے تیرے بدبودار کردار کو چھپائے رکھا اور تیری شوخ جسارتوں اور بے باکیوں سے صرف نظر کیے رکھا...... تو اس بات نے تجھے سدھرنے کے بجائے بگاڑ دیا۔"

حاتم الاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

جو شخص چار پرخطر مقامات کی فکر سے غافل ہے وہ سخت دھوکے کا شکار ہے اور دنیا کی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز اسے ہلاکت وبدبختی اور تباہ حالی سے نہیں بچا سکتی۔

اول:...... یوم میثاق کا ہولناک مرحلہ جب جنتیوں اور جہنمیوں کا فیصلہ کرتے ہوئے مولیٰ کریم نے فرمادیا یہ لوگ جنتی ہیں اور مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور یہ جہنمی ہیں اور مجھے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ اب انسان کو کیا خبر کہ اس کا شمار کس گروہ میں ہو چکا ہے؟

دوم:...... جب انسان تین اندھیروں (ماں کے پیٹ) میں پرورش پا رہا ہوتا ہے اور اللہ کے حکم سے فرشتہ شقاوت وبدبختی یا سعادت ونیک بختی کا فیصلہ لکھ دیتا ہے اب انسان کو کیا پتہ کہ وہ زمرہ سعداء میں ہے یا اس کا شمار تیرہ بختوں میں ہو چکا ہے۔

سوم:...... قبر وحشر کی ہولناکیوں کو یاد رکھنا، کیونکہ کوئی علم نہیں اُسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خوشخبری دی جائے گی یا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

چہارم:...... جس دن لوگوں کو دو راستوں میں سے ایک پر ضرور چلایا جائے گا۔ انسان کیا جانے اس کو کس راستے پر چلنا پڑے گا؟ (جامع العلوم والحکم: ۷۱)

اے پیارے بھائی!!

لَا تَحْسَبَنَّ سُرُوْرًا دَائِمًا أَبَدًا
مَنْ سَرَّهُ زَمَنٌ سَاءَ تْهُ أَزْمَانُ

''اے مخاطب! یہ نہ سمجھ کہ یہ خوشیاں اور مسرتیں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی اگر زمانے کا ایک لمحہ خوشیوں کا پیغام لاتا ہے تو کئی لمحات پریشانیوں اور کلفتوں کا باعث بن جاتے ہیں۔''

لَا تَغْتَرَّ بِشَبَابٍ آنِفٍ خَضِلٍ
فَكَمْ تَقَدَّمَ قَبْلَ الشَّيْبِ شُبَّانُ

''اپنی کڑیل اور چڑھتی جوانی کا مان نہ کر کتنے جوان بڑھاپے سے قبل ہی اگلے جہاں کے راہی بنے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَيَا أَيُّهَا الشَّيْبُ لَوْ نَاصَحْتَ نَفْسَكَ
لَمْ يَكُنْ لِمِثْلِكَ فِي اللَّذَّاتِ إِمْعَانُ

''اور اے بوڑھے شخص اگر تو واقعی اپنا خیر خواہ ہے تو عمر کے اس حصے میں پہنچا شخص لذتوں میں اتنا تو گہرا نہیں ہوتا (یعنی اس پر دنیا کی بجائے آخرت کی فکر غالب ہوتی ہے)۔''

حسن بن یسار رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

اے ابن آدم! تیری حیثیت تو صرف اتنی ہی ہے کہ کچھ دن پہلے تو حقیر پانی کا قطرہ (نطفہ) تھا اور کچھ ہی ایام بعد (جیفہ) بے حس وحرکت لاشہ ہوگا اور ان دو انتہاؤں کے درمیان انسان شکستگی اور بوسیدگی کی منہ بولتی تصویر ہے۔تندرست وتوانا حقیقت میں وہ ہے جس کو گناہوں نے کمزور لاغر نہ کردیا ہو اور پاکباز وہ ہے جو غلطیوں اور پاپوں سے آلودہ نہ ہوا۔ آخرت کو زیادہ یاد رکھنے والا وہی ہوسکتا ہے جس نے دنیا کو یکسر فراموش کردیا ہو اور آخرت کو بھول جانے والا دنیاوی مشاغل میں سب سے زیادہ مصروف شخص ہوتا ہے۔

عبادت گزار وہ ہے جو گناہوں سے باز رہے، اہل بصیرت وہ ہے جو حرام وحلال میں تمیز کرسکے اور مشتبہ امور کے قریب بھی نہ پھٹکے، عقل مند اور صاحب شعور وہ ہے جو روز قیامت کو یاد رکھے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی (حساب) کے مرحلہ کو کبھی نہ بھولے۔

(الزهد للبيهقي:٩٤)

اے برادر......!

دل کے روگ جاننے والے صلحائے امت کا فرمانا ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور دل زمین کی مانند ہے اور ایمان بمنزلہ بیج ہے اور جملہ اطاعتیں وامور خیر کی مثال زمین کی درستگی، ہل چلانا، روشیں بنانا، کانٹ چھانٹ کرنا اور پانی لگانے کی ہے......اور وہ دل جو دنیا کی محبت میں بری طرح گرفتار ہے بنجر اور سیم زدہ زمین کی طرح ہے جس میں لگا پودا نشوونما نہیں پاتا بلکہ سوکھ جاتا ہے اور بویا ہوا بیج پروان نہیں چڑھتا بلکہ ضائع ہوجاتا ہے اور قیامت کا دن فصل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کٹائی کا دن ہے۔

ظاہر ہے فصل وہی کاٹے گا، جھاڑ وہی اٹھائے گا، غلہ سے گھر اسی کا بھرے گا جس نے فصل کاشت کی ہوگی، اور یاد رکھیے! آخرت کی فصل اسی وقت اُگتی ہے جب ایمان کا بیج لگایا جائے......(منهاج القاصدين:٢)

لوگوں کی ہمتیں وعزائم اور مقاصد جدا جدا ہیں

محمد بن السماک رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ شخص جو صاحب فہم وذکاء ہے اس کی کوششیں صرف ہوتی ہیں عذاب الٰہی سے نجات میں اور گناہوں سے دور بھاگنے میں جبکہ ایک بداندیش اپنی پوری توانائیوں کا محور ومرکز، کھیل کود، موج مستی اور ردی جذبات کو پالنے پوسنے میں صرف کردیتا ہے۔ (حلية الاولياء: ٨/٢٠٤)

سخت تعجب خیز اور حیران کن بات تو یہ ہے کہ ایک انسان اپنی سلامتی وتندرستی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے بجائے الٹا انہیں ضائع کربیٹھتا ہے۔ ان ایام کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی جنت بنانے کے بجائے جہنم کا مستحق قرار پاتا ہے۔

اور اپنی اصلاح فوراً کرنے کی بجائے اسے غیر معینہ مدت کے لیے لیٹ کردیتا ہے اور پھر اس تاخیر کا کوئی کنارہ اور اس خود فریبی کی کوئی حد نہیں آتی۔ بعدازیں ہوتا یوں ہے کہ صحت وتندرستی کے عالم میں بسر کی ہوئی ہر صبح وشام اس کی عظمت اور لا اُبالی پن میں مزید اضافہ کا باعث بنتی ہے اور اس کی امید طول پکڑ جاتی ہے۔ اصلاح کرنے والے کل'' آتی ہی نہیں۔

اگر حقیقت بین نگاہوں سے دیکھا جائے اور دل زندہ سے سوچا جائے تو اس سے بڑھ کر نصیحت کی اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ کہ ایک انسان بچشم خود دوست واحباب کے اجڑے اور ویران گھر دیکھے، اپنے، ہمجولیوں کے جنازوں کو کندھا دے، سگے بھائی اور قریبی رشتہ دار لحد میں اتارے، اپنے پیاروں کے مرقد ملاحظہ کرے، پھر اس بات کا یقین بھی رکھتا ہو کہ میں بھی چند دن کا مہمان ہوں اور یہ خیالی آسمان ٹوٹ کے خاک میں مل جائے گا مگر عبرت حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا نام نہیں لیتا، ذرا نہیں ٹھٹکتا، بلکہ دوسرے اس کی اس سرد مہری سے عبرت پکڑتے ہیں، اس کی غفلت کے افسانے بیان کرتے ہیں اور توبہ توبہ کہتے ہیں۔

اللہ کی قسم! یہ بیوقوفوں کی حالت اور انہی کا شیوہ ہے۔ اللہ کی پناہ!

جبکہ ایک ذی شعور آدمی کا طرز عمل اس سے کہیں مختلف ہوتا ہے وہ صحت وتندرستی کے ان قیمتی لمحات کو نعمت عظمیٰ خیال کرتا ہے اور ہر گزرتے لمحہ کے ساتھ اس کا قلق اور اضطراب بڑھتا چلا جاتا ہے کہ زندگی کم ہورہی ہے اور میں کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ وہ مقدور بھر کوشش ومحنت کرکے آخرت کا سامان کرلیتا ہے بالخصوص وہ بندہ جس کے قلب ونظر میں یہ احساس رچ بس گیا ہو کہ آخرت کے مراتب عمل صالح کے رہین منت ہیں جتنا عمل زیادہ اتنا درجہ بلند، جتنی محنت زیادہ اتنا اجر فراواں۔ اور ایک دفعہ موقعہ ہاتھ سے نکل جانے کے بعد ازالہ ناممکن ہے۔ فرض کیجئے آپ کے دل میں یہ چیز سما چکی ہے کہ گناہ گار کو توبہ کے بعد معاف تو کرہی دیا جائے گا مگر آپ ہی کہیے! وہ اعمال کرنے والوں کے مراتب اور مدارج کو پہنچ پائے گا؟ حاشا وکلا...... خوشا نصیب ہے وہ آدمی جس کے دل میں حصول جنت کی دھن سما جائے، ایسی جنت جس میں مرنا نہیں، بیماری، نینداور غم نہیں، جس کی لذتیں دائمی اور خوشیاں غیر مختتم دنیا میں جتنی محنت اتنا صلہ، ایسی بہشت کے طلبگار کو بھلا آرام کہاں؟ اس کے لیے سوجانے کی گنجائش نہیں وہ ایک ایک لمحہ کو قیمتی بنانے کی فکر میں رہتا ہے۔ جو شخص اس حقیقت کا ادراک کرلیتا ہے کہ گناہ کی لذت عارضی اور وقتی ہے جبکہ اس کی کسک، کھٹک، قلق اور اضطراب باقی رہ جانے والی شے ہے۔ تو اس احساس کا پیدا ہوجانا گناہ آلود زندگی چھوڑنے کے لیے کافی ہے۔

(صيد الخاطر: ٤٢٧)

مِلَاكُ الْاَمْرِ تَقْوَى اللّٰهِ فَاجْعَلْ
تُقَاهُ عُدَّةً لِصَلَاحِ أَمْرِكَ

”دین کی بنیاد اور اصل تقویٰ ہے لہٰذا تقویٰ کو اپنے معاملات کی اصلاح کا ذریعہ بنا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَبَادِرْ نَحْوَ طَاعَتِهٖ بِعَزْمٍ
فَمَا تَدْرِيْ مَتٰى يُمْضِيْ بِعُمْرِكَ

’’اللہ کی اطاعت کی طرف پختہ عزم وہمت کے ساتھ لپک، تجھے کیا معلوم؟ کب تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو جائے۔‘‘(جنة الرضا:١/١٤١)

حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! جب تو لوگوں کو نیکی کے کاموں میں لگا دیکھے تو ان کا ساتھ دے اور نیکی کے کام میں رغبت وشوق ظاہر کر، اور جب تو لوگوں کو گناہ اور ہلاکت کے کاموں میں لگا دیکھے تو بچ، انہوں نے اپنے لیے تباہی پسند کر لی ہے، ہم نے بہت لوگ دیکھے جنہوں نے دنیا کو عقبیٰ پر ترجیح دی وہ بری طرح ذلیل ہوئے اور ہلاکت ان کا مقدر ہوئی۔(حلية الاولياء:٢/١٥٧)

ایمان کی پکار

اے توبہ گزار بھائی! ایمان کا منادی پکار رہا ہے۔

﴿يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (الاحقاف: ٣١)

’’اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔‘‘

ایمان کے منادی کی یہ آواز سنی جا سکتی ہے اگر گوش (کان) نصیحت نیوش ہوں اور اس کو محسوس کیا جا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہمارے دل فساد سے خالی ہوں۔

لیکن ہمارے دلوں پر حرص وہوا کے اتنے جھکڑ چل چکے ہیں جن سے ایمان کی قندیلیں اور مشعلیں بجھ گئی ہیں اور لوگوں کی آراء جم گئی ہیں، اپنے خیالات راسخ ہو چکے ہیں اور اس چیز نے دل کے دروازے بند کر دیے ہیں جو کھلنے کا نام نہیں لیتے اس حد تک زنگ چڑھ چکا ہے کہ معارف قرآنیہ کے دل تک پہنچنے کے لیے کوئی روزن نہیں اور جہالت کی آکاس بیل دل پر قبضہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جما چکی ہے اور عمل صالحہ کا اب کوئی فائدہ نہیں۔ (مدارج السالکین: ۱/۷)

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرقد کو خط میں تحریر کیا: میں آپ کو خدا خوفی (تقویٰ) کی نصیحت کرتا ہوں نیز اپنے علم کے مطابق عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے لیے بھرپور تیاری کرتے رہنے کی جن سے بچ نکلنے کا کسی بشر کو یارا نہیں اور جب ان وعدوں کا وقت معین آ جائے گا تو اس وقت شرمندگی اور پشیمانی کام نہ آئے گی، اپنی آنکھوں سے غفلت ولاشعوری کی پٹی اتار اور جاہلوں کی نیند سے بیدار ہو، چوکس رہ اور کمر بستہ ہو جا کیونکہ دنیا دوڑ کا میدان ہے جس کی انتہا جنت یا جہنم ہے ایک نہ ایک روز مجھے اور آپ کو اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر امور دنیا، دلی خیالات، نظر و بصر اور سماعت کے متعلق جواب دہ ہونا پڑے گا۔

(البدایہ والنہایہ: ۹/۳۰۲)

أَلْيَوْمَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَشْتَهِي
وَغَدًا تَمُوتُ وَتَرْتَفِعُ الْأَقْلَامُ

"اے انسان! آج تو تو من مرضیاں کرتا ہے (اور وقت سے فائدہ نہیں اٹھاتا)
مگر کل جب مر جائے گا تو تمام فرصتیں چھن جائیں گی۔"

گناہوں کی جڑ

اے توبہ کے طلبگار بھائی! جملہ معاصی کی تین اقسام ہیں:

۱: دل کا تعلق اللہ کریم سے کٹ کر غیر اللہ سے جڑ جائے۔

۲: غصے سے مغلوب ہو جائے۔

۳: شہوت پرستی کا رسیا بن جائے۔

بالفاظ دیگر ان کو: شرک، ظلم اور فواحش سے تعبیر کیا جاتا ہے غیر اللہ کے ساتھ تعلق کی انتہا شرک ہے اور غصے میں بے قابو ہو جانے کا لازمی نتیجہ قتل اور غارت گری ہے شہوت پرستی کے ڈانڈے زنا سے ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مندرجہ ذیل تین گناہوں کو یکجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ﴾ (الفرقان: ٦٨)

''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔'' (الفوائد:١٠٦)

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے گناہ اور فسق و فجور کے دلدادہ! گناہ کی نحوست سے بے خوف نہ ہو اور نہ ہی گناہ کے انجام سے بے پرواہ ہو، چھوٹا گناہ بڑے گناہ کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے اور انجام تباہی اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔

اخي الحبيب ......اين نحن من هؤلا......؟

امام بندارؒ امام یحییٰ بن القطان کے بارے میں کہتے ہیں بیس سال تک میرا ان کے ہاں آنا جانا لگا رہا میرا یقین ہے انہوں نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔

(تذكرة الحفاظ:١/٢٩٩)

عون بن عبداللہ رحمہ اللہ ہمیں درازی امید سے ڈراتے ہوئے کہتے ہیں جو شخص مرنے کو حق سچ سمجھتا ہے وہ روز آئندہ کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہیں کرتا۔ کتنے ہی انسان ہیں جنہوں نے اپنے دن کا آغاز تو کیا مگر پورا نہ کر سکے کل کی امید رکھی مگر بر نہ آئی اے لوگو! اگر تم زندگی اور اس کی بے ثباتی، موت اور اس کی بے پروائی پر غور کرو تو امیدیں کرنا چھوڑ دو اور کبھی دھوکہ نہ کھاؤ۔

(حلية الاولياء:٤/٢٤٣)

اے میرے گناہگار بھائی! اور ہم سب ہی گناہ آلود ہیں...... آ! اس جنت کی طرف لپکیں اور اس بہشت کو پا لینے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جس میں ایسی اچھوتی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور نہ ہی کبھی کسی بشر کے حاشیہ خیال ہی میں آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (المنافقون : ۱۰)

''اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔''

هَبْكَ عُمِّرْتَ مِثْلَ مَا عَاشَ نُوحٌ
ثُمَّ لَاقَيْتَ كُلَّ ذٰلِكَ يَسَارًا

''اے مخاطب! فرض کے تجھے نوح علیہ السلام جتنی عمر مل جائے اور پھر نامہ اعمال بائیں ہات میں تھما دیا جائے (تو اس عمر نوح کا کیا فائدہ جو بغیر عمل صالح کے ہو۔''

هَلْ مِنَ الْمَوْتِ لَا أَبَا لَكَ بُدٌّ
أَيُّ حَيٍّ إِلٰى سِوَى الْمَوْتِ صَارَا

''کیا موت کے علاوہ کوئی اور چارہ کار ہے نیز کوئی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ کسی ذی روح نے مرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ اپنا لیا ہو۔''

(السیر:۱۰/۲۳۳)

یقیناً دنیاوی زندگانی غموں سے عبارت ہے اور ہر انسان پر پریشانیوں اور دکھوں کے سائے گھنیرے ہیں، موت انسان کو ڈھونڈتی پھر رہی ہے اور اس نے اس کے بہت ہی نزدیک بسیرا جما لیا ہے اور ہر گزرے لمحہ اور دن کے ساتھ وہ قریب سے قریب تر ہوتی چلی جاتی ہے ادھر کمزوری اور نقاہت دبے پاؤں جسم میں اپنا کام دکھا رہی ہے جب معاملہ اس قدر بے بسی کی بھینٹ چڑھ چکا ہے تو پھر نقارہ بجنے سے پہلے ہی کوچ کی فکر کرنی چاہیے۔(الاحیاء :۴/۴۸۳)

علماء کا کہنا

علماء کا کہنا ہے اے غافل! موت کو یاد کر اس کی یاد آوری سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخت دل موم ہو جاتے ہیں، دنیاوی کروفر بندے کی نگاہ میں بے وقعت ہو جاتا ہے، وسائل دنیا پر اترانا اور گھمنڈ کرنا چھوڑ دیتا ہے، دین اور اطاعت خداوندی کے لیے پریشانیاں برداشت کرنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ (التذکرہ:۱۳)

قُلْ لِلْمُفْرِطِ يَسْتَعِدُّ
مَا مِنْ وُرُوْدِ الْمَوْتِ بُدُّ

''زیاں کار سے کہیے کہ تیار رہے کیونکہ موت سے کسی کو رستگاری نہیں۔''

(التبصرہ:۱/۷۰)

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب غور کیا کہ نافرمانوں سے گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں تو میں نے اس راز کو پالیا دراصل وہ گناہ تو نہیں کرنا چاہتے ہوتے۔ ہاں البتہ گناہگاروں کی موافقت کرتے کرتے ان سے گناہ ہو جاتا ہے۔

میں نے سوچا کہ جانتے بوجھتے ان سے معصیت کا اقدام کیوں ہو جاتا ہے تو پتہ چلا کہ وہ خالق کے کرم واحسان اور اس کی بے پایاں رحمت کو غلط پہناوا پہناتے ہیں۔ کاش! وہ مالک ارض وسماء کی ہیبت اور عظمت کو سامنے رکھتے تو ایسی جسارت کبھی نہ کرتے۔ (صید الخاطر:۲۸۵)

يَا أَيُّهَا الْمُذْنِبُ الْمُحْصِي جَرَائِمَهُ
لَا تَنْسَ ذَنْبَكَ فَاذْكُرْ مِنْهُ مَا سَلَفَا

''اے عصیاں شعار! اپنے گناہوں اور جرائم کو فخریہ شمار کرنے والے اپنا ایک ایک گناہ یاد رکھ، گزشتہ گناہوں پر بھی نظر ڈال۔''

وَتُبْ إِلَى اللهِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَانْزَجِرْ عَنْهُ
يَا عَاصِيًا وَاعْتَرِفْ إِنْ كُنْتَ مُعْتَرِفًا

''مرنے سے پہلے پہلے توبہ کا سامان کر لے اور گناہوں سے باز آجا، اے عاصی و نافرمان اگر اعتراف کرتا ہے تو گناہوں کا اعتراف کر (اور ان کی فکر کر)۔''

(مکاشفۃ القلوب:۹۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی نے داؤد طائی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے وصیت کیجئے! تو فرمانے لگے اللہ سے ڈر، والدین سے حسن سلوک کر، اے مرد ناداں......!دنیا سے روزہ رکھ اور موت ہی کے وقت افطار کرنا لوگوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھ۔(السیر :٧/٤٢٤)

زیاد بن جریر رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے: تیاری کرلو!ایک دن کسی شخص نے پوچھ لیا کہ جناب آپ کی کیا مراد ہے؟ (تیاری کرلو) سے تو فرمایا: تَجَهَّزْتُمْ لِلِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالىٰ اللہ کی ملاقات کے لیے تیاری کرلو۔(حلیۃ الاولیاء : ٤/١٩٧)

أَلَا أَيُّهَا الْمَغْرُوْرُ مَالَكَ تَلْعَبُ
تُؤمِلُ آمَالًا وَمَوْتُكَ أَقْرَبُ

"اے نادان! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ کھیل تماشہ میں مگن ہے امیدوں کے سراب سے نہیں نکلتا اور موت قریب آچکی ہے۔"

اویس قرنی رحمہ اللہ نے اپنے کسی بھائی سے کہا: اے دوست! جب سونے لگو تو موت کو یاد کرلیا کرو اور اس کا تصور اپنے سامنے لے آیا کرو اور جب بیدار ہو جاؤ تو یہ مت خیال کرو کہ فلاں گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس ذات کی ہے۔

صاحب عزم کون......؟

اے پیارے بھائی!

بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ انسان کو خداوند قدوس کی ملاقات کی تیاری پر ابھارے اور وہ پرخطر راستہ پر چل کھڑا ہو (یعنی دنیا گریزی کا راستہ) موسم گرما کی چلچلاتی دوپہروں کو روزے سے ہو، موسم سرما کی یخ بستہ راتوں کو قیام اللیل کرے، زندگی مختصر اور محدود ہے جبکہ قیامت دوڑی چلی آتی ہے......اے پیارے! اپنے دائیں بائیں ذرا دیکھ تو سہی جوانان رعنا کہاں گئے؟ انہیں کون سی چیز اُچک لے گئی؟ یکا یک انہیں کیا ہوا کہ وہ چل بسے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَیْنَمَا الْفَتٰی مَرِحَ الْخُطَا فَرِحَ بِمَا
یَسْعٰی لَهٗ اِذْ قِیْلَ: قَدْ مَرِضَ الْفَتٰی

''اسی دوران کے جوان سرور و مستی سے چوکڑیاں بھر رہا ہوتا ہے اور اپنے پروگراموں و معمولات پر خوش و خرم ہوتا ہے اچانک ایک خبر اٹھتی ہے کہ فلاں صاحب بیمار پڑ گئے۔''

اِذْ قِیْلَ: بَاتَ لَیْلَةً مَاْنَامَهَا
اِذْ قِیْلَ: أَصْبَحَ مُثْخِنًا مَا یُرْتَجٰی

''اتنے میں دوسری خبر موصول ہوتی ہے کہ رات کروٹیں بدلتے گزر گئی بوجہ بیماری لمحہ بھر آنکھ نہ لگی، پھر شور ہوتا ہے کہ صبح دم جوان کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے صحت یابی کی کوئی امید نہیں۔''

اِذْ قِیْلَ: اصْبَحَ شَاخِصًا وَ مُوَجِّهًا
وَ مُعَلِّلاً اِذْ قِیْلَ: أَصْبَحَ قَدْ قَضٰی

''تھوڑا ہی وقت گزرنے پاتا ہے تو یہ بات گردش کرنے لگتی ہے کہ مریض کی آنکھیں تاڑے لگ گئی ہیں، سانس پھول گیا ہے، چہرے پر موت کی ہوائیاں اڑنے لگی ہیں پھر ایک اعلان ہوتا ہے کہ فلاں صاحب فوت ہو گئے اتنے بجے جنازہ ہے۔''(التذکرہ:۲۲)

حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: اے آدم زاد......؟ چھری تیز کی جارہی ہے اور مینڈھے کو کھلایا پلایا جارہا ہے ......اور تنور کو دھکایا جارہا ہے (کہ اسے بھون کر کھا ڈالا جائے) مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کی ہر چیز اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے جس طرح کہ مذکورہ مثال تو تو اپنے انجام سے کس طرح بچ سکتا ہے......بہرحال تجھے اپنی خیر منانی چاہیے۔

(السیر :٤/٥٨٦)

ہر عقلمند اور صاحب شعور وادراک کو چاہیے کہ وہ گناہوں کے نقصانات سے بچے نیز اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخوبی جان لینا چاہیے کہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قرابت اور رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں ہے (جس کی بنا پر کچھ نرمی اور چھوٹ کی توقع کی جا سکے) اللہ تعالیٰ تو انصاف کو قائم کرنے والے حاکم عادل ہیں اور اس کا عدل بے لاگ ہے۔ اگرچہ اس ذات کبریا کا حلم گناہوں سے کہیں زیادہ ہے مگر وہ تو جب چاہے گا معاف کرے گا، معاف کرنے پر آئے تو بڑے سے بڑا پاپ معاف کر دے اور اگر پکڑنے پر آئے تو معمولی لغزش پر پکڑ لے۔ اصل معاملہ عدل کا ہے ......پس بچنا چاہیے اور ڈرنا ہی چاہیے۔(صید الخاطر:۱۸۵)

حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ رحم کرے اس مرد حق آگاہ پر جو لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر دھوکے میں نہیں آتا......اے ابن آدم! تو اکیلا مرے گا، قبر میں تنہا ہوگا، اٹھتے وقت بھی کوئی تیرا ساتھ نہ دے گا اور جب اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر حساب چکائے گا تو یکہ و تنہا ہی ہوگا۔(بس تنہائی کو عمل صالح سے دور کر)۔(حلیۃ الاولیاء:۲/۱۵۵)

عبداللہ بن سمیط رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد گرامی کو سنا وہ فرما رہے تھے اے درازی صحت سے بگڑ بیٹھنے والے! کیا تو نے بغیر بیمار ہوئے کوئی مرنے والا نہیں دیکھا؟ اے لمبی مہلت پا کر فائدہ نہ اٹھانے والے! کیا تو نے دیکھا نہیں کتنے لوگ بغیر مہلت دیئے دھر لیے گئے۔(الاحیاء:۴/۴۸۳)

وَمَا هِيَ اِلَّا لَيْلَةٌ بَعْدَ لَيْلَةٍ
وَيَوْمٌ اِلٰى يَوْمٍ وَشَهْرٌ اِلٰى شَهْرٍ

"اس زندگی کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ رات کے بعد رات آتی اور دن کے بعد دن نمودار ہوتا ہے، مہینہ ختم ہو جائے تو دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔"

مَطَايَا يُقَرِّبْنَ الْجَدِيْدَ اِلَى الْبَلٰى
وَيُدْنِيْنَ الْاَشْلَاءَ الصَّحِيْحَ اِلَى الْقَبْرِ

"زمانے کی سواریاں ہر نئی چیز کو بوسیدہ کر دیتی ہیں اور تندرست و توانا کو قبر کے کنارے پہنچا دیتی ہیں۔"(عقود اللؤلؤ والمرجان:۲۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے کیسے صبح کی؟ تو گویا ہوئے: بخدا میں نے موت سے انتہائی غفلت کے عالم میں صبح کی ہے جبکہ گناہوں کی کالی گھٹائیں مجھے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں......ایک سبک رفتار گھڑسوار کی مانند ہر روز میری عمر کا سفر جاری ہے اور میری عمر سرعت سے ختم ہو رہی ہے......امیدوں کے خیالی تاج محل میں رہتا ہوں نا معلوم کب دھر لیا جاؤں، آہ! ابھی اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ زار و قطار رونے لگے۔

(حلية الاولياء:٨/١٩٤)

اے پیارے بھائی:

تَرْجُوْ الْبَقَاءَ بِدَارٍ لَا ثُبَاتَ لَهَا
فَهَلْ سَمِعْتَ لِظِلٍ غَيْرَ مُنْتَقِلٍ

''تو ایسی عمارت کے بقاء و دوام کا متمنی ہے جس کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں، اے غافل! کبھی ایسا سایہ سنا جو ایک ہی جگہ رہتا ہو اور بڑھتا گھٹتا نہ ہو۔''

(طبقات الشافعيه : ٢/٢٣٩)

آگ کے دہکتے انگارے

عقل مند شخص کو گناہوں کے انجام سے باخبر رہنا چاہیے، گناہوں کی آگ راکھ کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے بسا اوقات گناہوں کی سزا لیٹ ہو جاتی ہے پھر یکبارگی وبال پڑتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے جو آگ بھڑک چکی ہے اسے بجھانے میں جلدی کرنا چاہیے اور یاد رکھیے! گناہوں کی آگ ٹھنڈا کرنے کے لیے جتنا مفید اور کارگر پانی آنکھ کے چشمہ کا ہے اور کوئی نہیں۔

(صيد الخاطر:٢٦٧)

ابراہیم التیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں تصوراتی طور پر اپنے آپ کو جہنم میں لے کر گیا کہ میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوں، مجھے ہتھکڑیاں لگی ہیں، آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں، میں زقوم (ایک سخت نوکیلی اور بدذائقہ بوٹی) کھا رہا ہوں، پینے کا پانی بدبودار، کڑوا اور چہرہ جھلسا دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے تو میں نے اپنے ضمیر سے سوال کیا تجھے کون سی حالت پسند ہے؟ تو ضمیر نے جواب دیا: دنیا میں پلٹ جا، عمل صالح کر ایسے اعمال جن کی وجہ سے اس عذاب سے جان چھوٹے، اس مصیبت سے خلاصی ہو۔

پھر میں خیال ہی خیال میں اپنے آپ کو جنت میں محسوس کرنے لگا کہ میں حوران بہشت کے ساتھ خوش طبعی میں مشغول ہوں، میں حریر وریشم اور استبرق وکم خواب کے زرین، بیش قیمت کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں، فواکہ جنت سے شادکام ہورہا ہوں سہانا موسم، روح پرور ماحول، ہر شے خوبصورت اور پرکشش، نہ غم نہ خوف، گویا روح کو قرار سا آ گیا ہے، تو میں نے اپنے آپ سے سوال کیا: تجھے کون سی حالت پسند ہے؟ تو اندر سے جواب ملا دنیا میں پلٹ جا اور جی بھر کر محنت وکاوش کرتا کہ بدلے میں اضافہ ہو اور نعمتیں زیادہ ہوں، تو میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے اپنے آپ سے کہا: اے نفس! تیری خوش بختی ہے کہ ابھی تو دنیا ہی میں ہے، اور تیری یہ آرزو پوری ہوسکتی ہے۔ (حلية الاولياء: ٤/٢١١)

مَثِّلْ لِنَفْسِكَ أَيُّهَا الْمَغْرُوْرُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاءُ تَمُوْرُ

"اے فریب خوردہ شخص! اپنی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ تو لا کہ قیامت کا روز ہوگا اور آسمان سخت اضطراب میں ہوگا۔"

إِذَا كُوِّرَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَ أُدْنِيَتْ
حَتّٰى عَلٰى رَأْسِ الْعِبَادِ تَسِيْرُ

"آفتاب جہاں تاب کو لپیٹ دیا جائے گا اور (ایک دوسرے موقع پر) لوگوں سے اس قدر قریب کر دیا جائے گا گویا ان کے سروں کے بالکل اوپر ہے۔"

وَإِذَا النُّجُوْمُ تَسَاقَطَتْ وَتَنَاثَرَتْ
وَتَبَدَّلَتْ بَعْدَ الضِّيَاءِ كُدُوْرُ

"آسمان کے تارے جھڑ کر بکھر جائیں گے اور روشن وضیا پاش ہونے کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے نور ہو جائیں گے۔“

وَإِذَا الْبِحَارُ تَفَجَّرَتْ مِنْ حَوْلِهَا
وَرَأَيْتَهَا مِثْلَ الْجَحِيمِ تَفُوْرُ

”قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے سمندر بھڑک اٹھیں گے اور دیکھنے والا انہیں آگ کے الاؤ کی طرح جوش مارتا ہوا دیکھے گا (گویا وہ پانی نہیں آگ کا شعلہ جوالہ ہے)۔“

وَإِذْ الْجِبَالُ تَقَلَّعَتْ بِأُصُوْلِهَا
فَرَأَيْتَهَا مِثْلَ السَّحَابِ تَسِيْرُ

”جب فلک بوس پہاڑ، جڑوں سے اکھڑ جائیں گے اور بادل کے گالوں کی طرح چلے پھریں گے۔“

وَإِذَا الْوُحُوْشُ لَدَى الْقِيَامَةِ أُحْشِرَتْ
وَتَقُوْلُ لِلْأَمْلَاكِ أَيْنَ تَسِيْرُ

”جب جنگلی جانور قیامت کے نزدیک مل جل کر رہنا شروع کر دیں گے اور اپنے گلہ کے سردار سے پوچھیں گے ہم کہاں جائیں؟ (یعنی قیامت کی ہولناکی سے جانور تک وحشت زدہ ہوں گے انسان کا کیا کہنا)۔“ (التذکرۃ:٢٤٤)

وَنَحْنُ فِي غَفْلَةٍ ......ہم حد درجہ غافل ہیں۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی بات سنیے فرماتے ہیں: حیرت ہے اس بندے پر جو یہ جانتے ہوئے کہ موت اس کا انجام ہے اور قبر اس کی آخری پناہ گاہ پھر بھی اپنا طرز عمل نہیں بدلتا......اسے دنیا میں کیسے سکون آتا زندگی میں اس کے لیے کیا کشش باقی رہ جاتی ہے؟ وہ انگاروں پہ کیوں نہیں لوٹتا؟ وہ بے کل کیوں نہیں ہو جاتا؟ (صفة الصفوة:٣/٢٧٧)

امام حسن بصری رحمہ اللہ جب قریب الموت تھے تو ان کے چند شاگرد ملاقات کے لیے آئے، کہنے لگے اے ابوسعید! ہمیں کوئی راہنما اصول اور زریں بات بتا دیجئے؟ جس سے ہم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھرپور فائدہ اٹھائیں تو فرمانے لگے: میں تمہیں تین امور کی نصیحت کرتا ہوں پھر میرے پاس سے اٹھ جانا اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دینا۔

۱: جب تمہیں کسی معاملہ سے روک دیا جائے تو سب سے زیادہ رک جانے والے بنو۔

۲: جب تمہیں کسی کارخیر کا حکم ملے تو بجا آوری میں سبقت دکھاؤ اور پیکر عمل بن جاؤ۔

۳: اور خوب ذہن نشین کرلو کہ تمہارے قدموں کی دو ہی سمتیں ہیں۔

ایک سمت تو وہ جس کی طرف قدم اٹھ گئے تو نتیجہ اچھا نکلے گا۔ دوسری سمت وہ کہ جس جانب قدم اٹھ گئے تو خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور حسرتوں کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا...... لمحے خطا کریں گے صدیاں سزا پائیں گیں۔ تو اے میرے شاگردو! صبح شام کرتے ہوئے اپنے قدموں کا محاسبہ کرلیا کرو، ان کا صحیح رُخ متعین کردیا کرو۔ (حلية الاولياء: ٢/١٥٤)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اما بعد...... اے لوگو! اگر تم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو احمق و بیوقوف ہو (کہ عمل نہیں کرتے اور آخرت کی تیاری سے بے پرواہ ہو) اور اگر آخرت کے انکاری ہو تو ہلاکت وتباہی تمہارا مقدر ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا۔

(حلية الاولياء: ٢/١٥٤)

وہ آدمی جسے اس کا دل گناہ اور حرام لذت کی طرف مجبور کرے اور اسے انجام واخیر اور عقاب وسزا سے اندھا کردے وہ کبھی اپنے اندر ضمیر کی آواز تو ضرور سنتا ہوگا، عقل وشعور کبھی تو اسے واسطہ ڈالتے ہوں گے: وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ ...... افسوس تجھ پر ایسا نہ کر، اپنے اوپر ظلم نہ ڈھا...... بلندی کی طرف تیرا جاری سفر رک جائے گا اور تو لڑھکتا ہی چلا جائے گا پھر اس پستی کی کوئی حد اور نشیب کا کوئی کنارہ نہ ہوگا۔ تجھے کہا جائے گا دور ہو جا، یہ سب تیرے اختیار اور پسند کا کیا دھرا ہے۔ (صيد الخاطر: ٢٥٦)

امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے آپ اکثر وبیشتر ایک لاٹھی ہاتھ میں رکھتے ہیں حالانکہ آپ ضعیف وناتواں تو نہیں ہیں؟ تو فرمانے لگے چھڑی ہر وقت اس لیے ہاتھ میں رکھتا ہوں تاکہ مجھے اپنا مسافر ہونا نہ بھولے۔ (السير: ١٠/٩٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطاء السلمی رحمہ اللہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے پروردگار! دنیا میں، میں بے خانماں ہوں میرے حال پر رحم فرما، قبر میں اکیلا ہوں گا، تو میرا مونس وغمگسار بن جانا اور کل روز قیامت تیرے دربار میں کھڑا ہوں گا، وہاں میرا حامی وناصر ہو جانا۔

(حلیة الاولیاء:٦/٢٢٤)

اے توبہ کرنے والے بھائی!

إِذَا كَثُرَتْ مِنْكَ الذُّنُوْبُ فَدَاوِهَا
بِرَفْعِ يَدٍ فِي اللَّيْلِ وَاللَّيْلُ مُظْلِمُ

''جب تیرے پاپ زیادہ ہو جائیں تو ان کا علاج اس طرح کر کہ ایک رات اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلا دے اور وہ رات بھی سخت اندھیاری ہو۔''

وَلَا تَقْنَطَنْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا
قُنُوْطُكَ مِنْهَا فِي خَطَايَاكَ أَعْظَمُ

''رحمت خداوندی سے کبھی مایوس نہ ہو کہ مایوسی تمام خطاؤں سے بڑی خطا ہے۔''

فَرَحْمَتُهُ لِلْمُحْسِنِيْنَ كَرَامَةٌ
وَرَحْمَتُهُ لِلْمُسْرِفِيْنَ تَكَرُّمُ

''اس کی رحمت نیکو کاروں کے لیے فیاضی ہے جبکہ سیاہ کاروں کے لیے آلودگی سے بچاؤ اور پاکبازی کا زینہ ہے۔'' (التبصرة:١/٢٠٠)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے نقصانات

جانِ من: خوب یاد رکھ!

حقیقی لذت اور سرور اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب اشیاء امور میں رکھی ہے۔ حرام اشیاء وامور میں بھلا لذت کہاں......؟ محرمات و معاصی کا مرتکب تو اللہ کریم کا چور ہے، عین اس وقت جب وہ گناہ میں مشغول ہوتا ہے اس کے دل میں ایک کھٹکا سا لگا رہتا ہے، فطرت سلیمہ اسے بے کل کیے ہوتی ہے، ضمیر کچوکے لگاتا ہے جبکہ حلال میں دل مطمئن ہوتا ہے اور روح فرحت وانبساط محسوس کرتی ہے...... پھر کچھ یہیں پہ بس نہیں یہ تو روداد ہے عین وقت گناہ کی...... تکمیل گناہ کے بعد اس کے لیے آزار ہی آزار ہیں، اسے آخرت میں تو اپنے کیے کی سزا بھگتنا ہی ہے دنیا میں بھی اس کی نحوست اور بدانجامی سے نہیں بچ سکتا...... أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ

جب کبھی گناہ کا داعیہ اور جذبہ زور پکڑ جائے تو یہ بات ذہن نشین کر کہ گناہ کی لذت تو تھوڑی دیر بعد ختم ہو جائے گی مگر گناہ کی شناعت وقباحت اور ننگ وعار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے باقی رہ جاتی ہے۔ پھر دونوں میں باہمی موازنہ کر اور سوچ دونوں میں کس قدر عظیم فرق ہے؟

(الفوائد:۲٤۸)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانا ہے: انسان کی زندگی میں نیکی کے بوقلموں اور خوشگوار اثرات ہوتے ہیں مثلاً نیکی سے چہرے کو تازگی، دل میں نور، رزق میں فراخی، بدن میں قوت اور لوگوں میں محبت واپنائیت ملتی ہے، اسی طرح گناہ کے بھی مضر اور مسموم اثرات ہوتے ہیں مثلاً چہرے سے نور جاتا رہتا ہے، قبر میں وحشت وتنہائی اس کا مقدر بن جاتی ہے جسم باوجود ڈیل ڈول کے بودا پڑا جاتا ہے، رزق سے برکت اٹھ جاتی ہے، خلق خدا اس سے نفرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگتی ہے۔ (الجواب الکافی:۹۹)

سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے گناہوں کے اثرات کو کچھ یوں بیان کیا ہے: فرماتے ہیں انسان کو بچنا چاہیے کہیں اس پر مومنوں کے دل لعنت ہی نہ کرتے ہوں اور وہ بے خبر ہو، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کس طور سے ہے؟ آدمی تنہائی میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، اس کی حدیں توڑتا ہے، احکامات سے سرتابی کرتا ہے، تو اللہ اس کی نفرت مومنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، نیک لوگوں کے ہاں وہ مبغوض ٹھہرتا ہے جبکہ وہ بے خبر ہوتا ہے۔ (الجواب الکافی:۹۶)

اے میرے پیارے بھائی......!

اپنے آپ کو اطاعت میں تھکا دے اور دین میں کھپا دے جس میں خوبی ہی خوبی اور فائدہ ہی فائدہ ہے، جس سے ابدی اور سرمدی لذت وراحت اور چین نصیب ہوتا ہے، پھر اگر کبھی نفس شرعی پابندیوں اور تکلیفوں سے بوجھ اور ثقل محسوس کرنے لگے تو اسے سمجھا کہ یہ تھکاوٹیں عارضی ہیں اور غیر مستقل (وقتی) ہیں، جبکہ نیکی کا مزہ، سرورولذت، مٹھاس اور ذائقہ باقی رہ جانے والی شے ہے، پھر دونوں معاملوں میں موازنہ کر، راجح کو مرجوح پر ترجیح دے اگر نیکی کرنے سے تجھے تکلیف ہوتی ہے تو تھوڑا سا اس طرف بھی دھیان دے کہ بعدازیں دائمی فرحت وسرور اور لذت وشادکامی تیرا حق ٹھہرے گا امید ہے اس زاویہ سے غور وفکر کرنا نیکی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کردے گا اور تمام مشکلات وتکالیف کو برداشت کرنا ازحد آسان ہی نہیں ہو جائے گا بلکہ پھر سختیاں جھیلنے میں الٹا مزہ آئے گا۔ اور اگر تجھے حرام لذت چھوڑتے ہوئے محرومی کا احساس ہو، درد لگے تو ذرا اس درد کو تصور میں لا جو گناہ اپنے بعد چھوڑ جائے گا پھر ان ہر دو دردوں کے درمیان موازنہ کر۔ (الفوائد:۲٤۸)

اے معزز بھائی! گناہ کے نتائج پر سنجیدگی کے ساتھ اچھی طرح غور کر۔ نیز یہ کہ دل میں وہ کیا فساد مچاتے ہیں اور نیکی کے محمود ومستحسن اثر کو دیکھ، پھر مزید نیکیاں کرنے کی کوشش کر۔

ابوالحسن المزین رحمہ اللہ کہتے ہیں: گناہ ہو چکنے کے بعد پھر گناہ کا سرزد ہو جانا گویا گناہ کی سزا ہوتا ہے اور نیکی کے بعد دوبارہ نیکی کی توفیق مل جانا نیکی کے قبول ہونے کی دلیل ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (صفة الصفوة:٢/٢٢٦)

ذنوب ومعاصی جسم انسانی کو بالکل اسی طرح نقصان پہنچاتے ہیں جس طرح زہر مضر اور مہلک ہے ہاں البتہ گناہوں کے اعتبار سے ان کے نقصانات مختلف ہیں۔ دنیا اور آخرت میں جتنے شرور فتن اور مصائب وآلام ہیں ان تمام کا سبب گناہ ہی تو ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمیں ذنوب ومعاصی سے ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں: اے گناہ گار شخص! گناہ کر کے تو بے خوف مت ہو جا، گناہ کا وبال اور نحوست تجھ پر ضرور پڑے گی، اور یاد رکھ گناہ پہ گناہ کرنا یہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی قسم سے ہے۔ (جامع العلوم والحكم: ٤٣٠)

اے میرے پیارے بھائی...... ! کہاں ہم اور کہاں ہمارے نیک طینت اسلاف؟ ہشام بن حسان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور کیچڑ سے بچنے کی کوشش کرتا تھا اسی کوشش میں ایک راہ گیر سے ٹکرا گیا اور میرا پاؤں گارے میں جا پڑا، اب میں نے احتیاط ترک کر دی کہ پاؤں تو خراب ہو ہی گئے ہیں اب بچنے سے کیا حاصل؟؟ تو جب ہم اپنی منزل مقصود پہ پہنچے تو علاء بن زیاد رحمہ اللہ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے اے ہشام: اپنا معاملہ دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو مزید ارشاد ہوا کہ یہی حال ایک مسلمان بندے کا ہے وہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے پھر جب ایک گناہ اس سے ہو جاتا ہے تو احتیاط بالکل ترک کر دیتا ہے اور اپنے آپ کو گناہوں کی دلدل کے سپرد کر دیتا ہے۔ (حلية الاولياء: ٢/٢٤٤)

اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو کوئی بندہ اپنے آقا کی نافرمانی کا ارادہ نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنے اندر یہ جرأت پاتا ہے کہ دیدہ دلیری سے اس کی حدوں کو پامال کرے، درحقیقت ہوتا یوں ہے کہ طبیعت کا اکساوا غالب آجاتا ہے، انسان خواہش نفس کے ہاتھوں مجبور و بے بس ہو جاتا ہے۔ ادھر نفسانیت اپنا کام دکھاتی ہے اُدھر شیطان گناہ کو آراستہ و پیراستہ بنا دیتا ہے پھر کچھ مزید عوامل بھی شامل ہو جاتے ہیں مثلاً مغفرت کی امید اور عفو و درگزر کا بھروسہ..... تو گناہ وسرزد ہو جاتا ہے یہاں تک تو قصہ تھا معصیت کیش انسان کا اب ذرا رب العالمین کی نوازشوں اور عطاء نوال کا روح پرور اور شگفتہ و شاداب تذکرہ بھی سنتے جایئے، گناہ گار شخص اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کے آگے تو بے بس ہے، رب العالمین کی عظمت وجلال کے آگے سر افگندہ ہے وہ زندگی گزارنے کے لیے ہر لمحہ پروردگار عالم کی توفیق کا محتاج ہے۔ وہ بیچارہ ہے حکم الٰہی کے سامنے اس میں سرتابی کی جرأت کہاں؟ تو اللہ کریم سے اپنی گرم گستری کے سایہ میں جگہ عنایت فرمادیتے ہیں۔ عفو بندہ نوازوالی جملہ صفات (اَلْعَفُوُّ......اَلْغَفُوْرُ......اَلتَّوَابُ...... الْحَلِیْمُ......اَلسَّتَّارُ وغیرہ) کا ظہور ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتے ہیں کہ بندہ اس ذات بے ہمتا کا کمال دیکھے اپنی عاجزی اور بے چارگی کا مقر ہو اور اس کی عزت وجبروت کے مظاہر کا مشاہدہ کرے اس ذات برحق کی بے پایاں رحمتوں، وسیع مغفرتوں، غایت درجہ حسن سلوک، پردہ پوشی، بردباری اور عفو ودرگزر کا مستحق وحقدار قرار پائے اور اس بات کا ایقان اس کے قلب وجگر میں رچ بس جائے کہ اللہ کی رحمت ہی سب کچھ ہے اس کے بغیر ہلاکت وتباہی میرا مقدر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ (الفوائد:۸۸)

سلیمان التیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بندہ رات کو گناہ کرتا ہے جب صبح کرتا ہے تو ذلت اس کے ہمرکاب ہوتی ہے اور اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔

اے توبہ کے خواہش مند بھائی!

وَاِنَّ اِمْرَاً لَمْ یَصِفْ لِلّٰہِ قَلْبَہٗ
لَفِیْ وَحْشَۃٍ مِنْ کُلِّ نَظْرَۃِ نَاظِرِ

"وہ بندہ جو اللہ کے لیے اپنے دل کو صاف شفاف نہیں کرتا تو نتیجتاً وہ ہر دیکھنے والی آنکھ میں مبغوض ہو جاتا ہے۔"

وَاِنَّ اِمْرَاً لَمْ یَرْتَحِلْ بِبِضَاعَۃٍ
اِلٰی دَارِہِ الْاُخْرٰی فَلَیْسَ بِتَاجِرِ

"وہ شخص جو آخرت کی طرف سفر تو کرتا ہے مگر سفر خرچ کے بغیر وہ تاجر نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ امْرَأً اِبْتَاعَ دُنْيَا بِدِيْنِهٖ
لَمُنْقَلِبٌ مِنْهَا بِصَفْقَةِ خَاسِرِ

''وہ شخص جو دنیا تو پالیتا ہے مگر دین کے عوض اس کی تجارت سخت گھاٹے اور خسارے والی ہے۔''

گناہوں سے توبہ ایسے ہے جیسے بیمار کو دوا پلا دی جائے بسا اوقات بیماری صحت وتندرستی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ (الفوائد:۸۸)

اے میرے بھائیو! خوب جان لو کہ گناہوں کے مہلک اثرات ہوتے ہیں، گناہوں کی کڑواہٹ مٹھاس سے کئی گناہ زیادہ ہے وہ اللہ جو ہمارے گھات میں ہے اس سے کوئی بچ کر نہیں نکل سکتا۔

گناہوں کی برچھیاں

گناہ چرکے ہیں، آگاہ رہیے کوئی چرکہ (زخم) ہلاکت کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ (الفوائد:٥٤)

کئی چرکے گہرے ہوتے ہیں اور قتل کا سبب بنتے ہیں، کئی ٹھوکریں ہلاک کر دیتی ہیں، اور کئی سستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا ازالہ ممکن نہیں ہوتا۔

حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ آیت پڑھا کرتے:

﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ۝٤٦﴾

''جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں۔''

تو فرمایا کرتے تھے اے ابن آدم! کیا صبح شام کے تھوڑے سے وقت میں تو گناہوں سے باز نہیں رہ سکتا۔ (الحسن بصری:۱٤۹)

إِذَا أَنْتَ طَاوَعْتَ الْهَوٰى قَادَكَ الْهَوٰى
إِلٰى بَعْضِ مَا فِيْهِ عَلَيْكَ مَقَالُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تو خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے تو ہوائے نفس تیری ناک میں نکیل ڈال لیتی ہے اور کئی دیگر حرام امور سرزد کرواتی ہے۔'' (شذرات الذهب: ١/١٦٥)

گنہگار کو نصیحت

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا مجھ سے فلاں گناہ ہو گیا ہے...... هل له من توبة؟ کیا اس کی توبہ ممکن ہے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چہرہ دوسری طرف کر لیا کچھ دیر بعد جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں اس شخص کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈا چلا آتا ہے۔ آنسوں ہیں کہ تھمنے کا نام نہیں لیتے اس شخص کی توبہ کا یہ رقت آمیز منظر دیکھ کر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ او بھائی! جنت کے آٹھ دروازے ہیں تمام ہی بند کیے اور کھولے جاتے ہیں سوائے توبہ کے دروازہ کے اس دروازہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اسے قیامت تک بند نہیں کرے گا...... بس عمل کر اور نا امید مت ہو۔

(الاحياء: ٤/١٦)

اے گرامی قدر بھائی!

ہم سب ہی معصیت کیش اور خطاؤں کے پتلے ہیں کون ہے جسے پارسائی کا دعویٰ ہو؟ مگر ہم میں سے بہتر وہ ہے جسے اصلاح کی فکر جلد ہی دامن گیر ہو جائے۔ غلطیاں اسے بے کل کر دیں وہ اپنے آپ کو بار گراں کے نیچے دبا ہوا محسوس کرے اور اس احساس کے ساتھ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا جائے وہ بہت جلد توبہ کی طرف لپکے پھر معاشرے کے نیک طینت اور خوش خصال لوگ اس کی حوصلہ افزائی کریں، اس سے نفرت کی بجائے محبت کریں۔ ایسے پراگندہ طبع لوگ ہی دنیا و آخرت میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور أَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔

ابو قلابہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے ذکر کرتے ہیں کہ وہ کہیں سے گزر رہے تھے کچھ لوگ ایک گناہ گار شخص کا برا بھلا کہہ رہے تھے اور سب و شتم کر رہے تھے تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمانے لگے، اے بھلے مانسو! بتاؤ تو اگر اسے کسی کنویں میں گرا ہوا پاتے تو کیا نہ نکالتے......؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں ضرور نکالتے صحابی رسول پھر گویا ہوئے اپنے بھائی کو گالیاں مت دو بلکہ اللہ کی حمد بیان کرو کہ اس نے آپ لوگوں کو اس گناہ سے محفوظ رکھا ہے، لوگ کہنے لگے کیا ہم اس سے نفرت نہ کریں؟ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے کرتوتوں سے نفرت کرو اس سے نہیں یہ آدمی اگر سابقہ زندگی سے دست کش ہو جائے تو تمہارا بھائی ہے۔ (یعنی مریض سے نہیں اس کی مرض سے نفرت کی جاتی ہے) (صفة الصفوة: ١/٦٤٠، حلية: ١/٢٢٥)

ایک آدمی نے اپنے دوست احباب اور اعزہ واقارب میں رشک آفریں زندگی گزار رہا تھا دین واخلاق کے اعتبار سے بھی وہ بلند پایہ تھا قسمت کی بدنصیبی کہ اس سے کوئی گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے اس کے ساتھ نفرت کرنے لگے اور اس سے جملہ راہ رسم منقطع کر دیئے اس معاملہ کی خبر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو پہنچی تو فرمایا اس کا پیچھا نہ چھوڑو۔ اس سے قطع تعلق نہ کرو اور اس پر رحم اور ترس کھاؤ۔ (یعنی تمہاری عدم توجہ سے مزید ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے)۔

(صفة الصفوة: ٣/٨٩)

محبت و پیار کے اصول وضوابط اور نصیحت وخیر خواہی کے تقاضوں میں سے ہے یہ بات کہ گناہگار کو چھوڑ نہ دیا جائے جو کچھ بھی ہے پھر بھی یار اپنا ہے، ہمیں اس کی دہلیز پر پھول سجانے ہیں اس کے راستے سے کانٹے ہٹانے ہیں، اسے غلط روش اور کج ڈگر سے باز رکھنے کے لیے جتن کرنے ہیں اب ہی تو ہماری دوستی اور خلت کا امتحان ہے۔ تذکیر وموعظت کا ہر حربہ بروئے کار لانا ہے اس کی درستگی اور جادہ مستقیم کی طرف واپسی کے لیے نئے نئے اسلوب اختیار کرنے ہیں ادھر غفلت ہوئی ادھر میدان جنگ کا نقشہ بدلا۔ لہٰذا داعی اور لوگوں کی اصلاح کے غم میں گھلنے والے کے لیے سو جانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہاں شیطان پہ فتح پانی ہے ہمارے کیمپ کا کوئی آدمی نہ لے اڑے، ہمیں زندگیوں کے ابدی بقا کی جنگ لڑنا ہے۔

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰٓ ءَاثَـٰرِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا۟ بِهَـٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَسَفًا ۝٦﴾ (الكهف: ٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔"

رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ دو آدمیوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں دیکھو: آپ کو دو معاملوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہے اگر چاہتے ہو کہ اللہ کریم تم سے خوش ہوں تو ابھی سے کوشش کرنا ہے اور اگر چاہتے ہو کہ اللہ کریم تم سے نالاں نہ ہوں تو بھی ابھی سے کمر بستہ ہونا ہے۔

(صفة الصفوة:٤/٢١٤)

اللہ کی قسم وہ لوگ کس قدر خوش نصیب ہیں جو اوقات کی قدر کرتے ہیں، تلافی مافات میں لگے رہتے ہیں، اُن کی آنکھیں محرمات میں پڑنے کی بجائے آنسو بہانے میں مشغول رہتی ہیں، ان کی زبان بولنے سے نا آشنا رہتی ہے کہ کہیں بولنا ہلاکت کا باعث نہ ہو ان کی ہتھیلیاں اللہ کے خوف سے شہوات تک پہنچنے سے قاصر ہیں ان کے قدموں کو گویا بیڑیاں سی پڑی ہیں وہ مشکوک مقامات پر نہیں جاتے، ان کی راتیں آہوں سسکیوں اور نالہ وشیون میں گزر جاتی ہیں، وہ بلک بلک کر روتے ہیں، وہ اپنے نرم وگرم لحافوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دن ان کے لیے امتحان گاہ ثابت ہوتا ہے، لذتوں سے بائیکاٹ کر کے وہ اس آزمائش کی گھڑی میں سرخرو ہو جاتے ہیں۔ کتنے ہی گناہ ہیں جن سے وہ مرتے دم تک واقف ہی نہیں ہوئے۔ آہ! کوئی درد ہے جو ان کو بے کل کیے ہوئے ہے، کوئی ٹیس ہے جو انہیں بیٹھنے نہیں دیتی۔

خبردار! کوئی اطاعتوں میں خلوص کے بغیر نجات کا خواب نہ دیکھے اور نہ ہی تباہیوں اور ہلاکتوں کے دوش پر بیٹھ کر نجات کی امید رکھے۔

شَمِّرْ عَسٰى أَنْ يَّنْفَعَ التَّشْمِيْرُ
وَانْظُرْ بِفِكْرِكَ مَا إِلَيْهِ تَصِيْرُ

"اٹھ، کمر بستہ ہو، چستی اور مستعدی کامیابی کی کلید ہے اور اچھی طرح سوچ و بچار کر لے کہ تیری زندگی کا رخ کس سمت ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طَوَّلْتَ آمَالًا تَكْنُفُهَا الْهَوٰى
وَنَسِيْتَ أَنَّ الْعُمْرَ مِنْكَ قَصِيْرُ

''تیری آرزوئیں دراز ہیں پھر وہ خواہش نفس میں لپٹی ہوئی بھی ہیں (یعنی باطل امنگیں و فاسد خیالات) اور یہ بات تیرے ذہن سے محو ہوگئی ہے کہ عمر بہت چھوٹی ہے۔''

قَدْ أَفْصَحَتْ دُنْيَاكَ عَنْ غَدَرَاتِهَا
وَأَتٰى مَشِيْبُكَ وَالْمَشِيْبُ نَذِيْرُ

''بے وفائیوں اور عہد شکنیوں سے تیری زندگی اٹی پڑی ہے، بڑھاپا تیرے سر میں چمک آیا ہے اور یاد رکھ بڑھاپا ڈرنے اور باز رکھنے کے لیے کافی چیز ہے۔''

دَارٌ لَهَوْتَ بِهَا زَهْوًا مُتَمَتِّعًا
تَرْجُوْ الْمَقَامَ بِهَا وَأَنْتَ تَسِيْرُ

''تو اس جہاں کے لہو ولعب میں مشغول ہے اور اس کی جھوٹی زینت میں مزے لے رہا ہے تو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا حالانکہ تو تو مسافر ہے۔''

(التبصرہ:۱/۱۲۰)

اے پیارے دوست!

آج اپنے آپ کا بھاؤ چکالے، زندگی ہی میں اپنے ہاتھوں اپنی آزادی کا خراج ادا کردے، کیونکہ بازار سجا ہے (عمل کا موقع ہے) قیمت موجود ہے (فرصت اور قوت موجود ہے) اور قیمت بھی ہلکی ہے (شریعت کے مطابق زندگی گزارنا) اسی بازار اور اسباب بازار پہ ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں قیمت کی کمی بیشی کا سوال ہی ختم ہو جائے گا (اپنے عوض آسمان وزمین کا خلا بھی اگر سونے سے بھر کردے گا تو قبول نہ کیا جائے گا)۔

یہی وہ دن ہے جس کو قرآن میں ''یوم التغابن'' گھاٹے والا دن کہا گیا ہے اور یہی وہ دن ہے جس دن ظالم اپنی سستیوں اور کاہلیوں کی بنا پر فرط غم میں اپنے ہاتھ چبا کھائے گا۔ يَوْمَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ ......

اے برادر!

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِنَ التُّقَى
وَأَبْصَرْتَ يَوْمَ الْحَشْرِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

''اے مخاطب! اگر آپ تقویٰ اور خداخوفی کا زادراہ (سفر خرچ) لیکر نہیں چلیں گے اور حشر والے دن دیگر افراد کو اس زاد سے مزین پائیں گے۔''

نَدِمْتَ عَلَى أَنْ لَا تَكُونَ كَمِثْلِهِ
وَأَنَّكَ لَمْ تَرْصُدْ كَمَا كَانَ أَرْصَدَا

''تو آپ کو سخت شرمندگی اور حد درجہ ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا کہ کیوں نہ میں نے ان جیسا طرز عمل اختیار کیا اور جس کی تاک اور جستجو میں وہ لگے رہے میں کیوں نہ لگا۔'' (الفوائد: ٦٤)

وہ جن کی زندگیاں قابل رشک ہیں

زمانہ سیال ہے گردش لیل ونہار اور روز وشب کی آمد وشد کا سلسلہ نہ تھمنے والا ہے عمریں ہر لحہ سمٹتیں جاتی ہیں، زندگی اور موت کے فاصلے انتہائی برق رفتاری کے ساتھ کم ہوتے چلے جاتے ہیں......دن بادلوں کی سی تیزی سے گزر رہے ہیں اور راتیں چٹکیوں میں ختم ہو رہی ہیں ۔ایک دن اگر ہم سے چھن جائے تو اسے واپس لانے کی ہم میں جرأت نہیں نہ ہی اس دن سے متعلقہ سستی کا تدارک ہی ممکن ہے۔ جب ایک دن ڈھل جائے سر پرنئی کالی رات کھڑی ہوتی ہے۔

یزید الرقاشی رحمہ اللہ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے: ''ویحك یا یزید!!'' افسوس تجھ پہ اے یزید، مرنے کے بعد تیری جگہ کون نمازیں پڑھے گا؟ دنیا سے چلے جانے کے بعد کون تیری جگہ روزے رکھے گا؟ آنکھیں موندلینے کے بعد کون ہے جو تیرے بارے اللہ کو راضی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرے گا؟ (مراد یہ ہے کہ سب کچھ ہر انسان کو خود اپنی زندگی میں کر کے جانا ہے)۔

پھر کہتے: اے لوگو! عمر کا جو حصہ بچا ہوا ہے اس میں روتے اور چیختے کیوں نہیں؟ اپنی جرأتوں اور بے باکیوں پر دھاڑیں کیوں نہیں مارتے؟ موت ہمارا تعاقب کر رہی ہے، قبر ہمارا آخری مسکن ہے، مٹی ہمارا بچھونا ہوگا، کیڑے اور حشرات الارض ہمارے انیس اور ساتھی ہوں گے۔ معاملہ اتنا گھمبیر ہے اس کے باوجود انسان چونکتا نہیں، کیا اسے فرشتوں کے چلانے کا انتظار ہے، کیا وہ اس اڈیک میں ہے کہ صور اسرافیل پھونک دیا جائے تو وہ اصلاح کرے گا۔ ہائے اس شخص کی غفلت کتنی شدید اور بربادی کتنی المناک ہے؟ (التذکرہ للقرطبی: ۱۰)

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ اپنے گرد وپیش بیٹھنے والوں سے مخاطب ہو کر یوں فرماتے ہیں: اے عمر رسیدہ اور سالخوردہ افراد! جب کھیتی پک کر تیار ہو جائے تو پھر کس چیز کا انتظار ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: درانتی پڑنے کا، پھر جوانوں کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے: اے جوانو! کھیتی پکنے سے پہلے کبھی آفت اور بیماری کی نذر بھی ہو جاتی ہے۔

اے پیارے بھائی...... جلدی کر، جلدی کر:

وَمَا مَضَى الشَّبَابُ بِمُسْتَرَدٍ
وَلَا يَوْمٌ يَمُرُّ بِمُسْتَعَادِ

”نہ گزرا ہوا شباب (جوانی) واپس آسکتا ہے اور نہ ہی گزرے ہوئے دن کے واپس آنے کی کوئی سبیل (راہ) ہو سکتی ہے۔“

اے برادر!

دَعْ عَنْكَ مَا تَدْفَاتَ فِي زَمَنِ الصِّبَا
وَاذْكُرْ ذُنُوبَكَ وَابْكِهَا يَا مُذْنِبُ

”عنفوان شباب (ابتدائے جوانی) کی بے اعتدالیوں اور بانکپن کو ترک کر اور گناہ شمار کر پھر ان پر دو چار آنسو بہا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَاخْشَ مُنَاقَشَةَ الْحِسَابِ فَإِنَّهُ
لَا بُدَّ مُحْصٍ مَا جَنَيْتَ وَيُكْتَبُ

''یوم حساب کی کرید (اور پوچھ پرتیت) سے بچ جو کچھ تو کر رہا ہے ضروری ہے اس کی بابت پوچھا جائے اور اس کو تحریر کر دیا جائے۔''

لَمْ يَنْسَهُ الْمَلَكَانِ حِيْنَ نَسِيْتَهُ
بَلْ أَثْبَتَاهُ وَأَنْتَ لَاهٍ تَلْعَبُ

''تو اپنے پاپوں کو بھول جائے گا مگر دو فرشتے (کراماً کاتبین) بھولنے والے نہیں بلکہ وہ تیری ایک ایک بات کو حیطہ تحریر میں لائیں گے اور تو غافل کھیل تماشے میں مست ہوگا۔'' (ديوان الامام الشافعی:٤٧)

اے بھائی! عقل کو فضیلت اور مرتبہ اسی لیے حاصل ہے کہ اس کے ذریعے انجام واخیر پر غور کیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کی فضیلت کے کیا معنی؟ واجبی سی عقل والا شخص حالات کو صرف ظاہر کے اعتبار سے دیکھتا ہے اور ان کی گہرائی وگیرائی تک نہیں پہنچتا...... مثلاً چور کے پیش نظر مال چرانا ہوتا ہے اور وہ ہاتھ کٹنے کو بھول جاتا ہے، نکمے اور نکھٹو آدمی کو فضول بیٹھ رہنے میں مزہ آتا ہے مگر وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس کی اسے کتنی بھاری قیمت چکانا پڑے گی، بیش بہا علم، مفید اور کارآمد ہنر، حلال وطیب روزی سے وہ محروم رہ گیا۔

جب وہ بڑا ہو جائے گا علم کی ضرورت پڑے گی تو جاہل ہوگا، ضرورت مند ہوگا تو کسی سے سوال کرے گا اور وقار کھو بیٹھے گا تو اس وقت شرمندگی، خجالت، ذلت ورسوائی اسے برداشت کرنا پڑے گی وہ نکما رہنے کی بہت بھاری قیمت ہوگی...... پھر آخرت کا جو نقصان ہوگا اس کا تو ذکر ہی کیا کہ اس نقصان کا کوئی بدل نہیں۔

اس تمثیل کو سامنے رکھیے اور عواقب پر غور کیجئے کوئی ایسا چسکا اور چاٹ اپنے آپ کو نہ لگنے دیجئے جس سے خیر کثیر چھن جائے۔

آگاہ رہیے کہ مشقتیں برداشت کرنے والا، سختیاں جھیلنے والا، سخت کوش اور جفاکش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان ہی عظیم فائدہ حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔(صید الخاطر:٦١٣)

عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے کہا: جو شخص تین چیزوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتا تو پھر کائنات کی کسی چیز میں اس کے لیے نصیحت نہیں ہے: اسلام، قرآن اور بڑھاپا۔(صفۃ الصفوۃ:٢/٢٢٩)

أَلَمْ تَكُ مُنْتَهَاةٍ عَنِ الزَّهْوِ أَنَّنِي
بَدَالِي شَيْبُ الرَّأْسِ وَالضُّعْفِ وَالْأَلَمِ

"اے نفس! تو گمراہی اور سرکشی سے کب باز آئے گا اب تو بڑھاپا ظاہر ہوگیا ہے اور جسم نقاہت اور دردوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔"

أَلَمَّ بِيَ الْخَطْبُ الَّذِيْ لَوْ بَكَيْتُهُ
حَيَاتِيْ حَتّٰى يَنْفَدُ الدَّمْعُ لَمْ أَلُمْ

"مجھ پر اتنے بڑے بڑے حادثے گزرے ہیں کہ اگر ان پر پوری زندگی آنسو بہاؤں یہاں تک کہ آنسو خشک ہوجائیں تو بھی کم ہے۔"(السیر:٩/٢٢)

ابوعبداللہ القرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف چلتے رہو، لنگڑاتے اور گرتے پڑتے اپنا سفر جاری رکھو کیونکہ صحت و درستگی کا انتظار فضول ہے۔

(وفیات الاعیان: ٤/٣٠٦)

بعض نیک لوگوں کا کہنا ہے کہ جوان زیادہ مرتے ہیں اور اس بات کی دلیل بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کا کم پایا جاتا ہے (جوانی کی موت سے بچ نکلنے والے تھوڑے ہوتے ہیں اس لیے بوڑھے قلیل ہوتے ہیں)۔

اے بھائی! اپنا بچاؤ لازم پکڑ، ایسا نہ ہو وہ چیز اچانک آدھمکے جس کے لیے آپ تیار ہی نہ ہوں...... تو آپ قبر کے گڑھے میں بغیر زاد اور سفر خرچ کے پہنچ جائیں...... کیونکہ

سَبِيْلُكَ فِيْ الدُّنْيَا سَبِيْلُ مُسَافِرٍ
وَلَابُدَّ مِنْ زَادٍ لِكُلِّ مُسَافِرٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''دنیا میں اے انسان! تیری حیثیت ایک مسافر اور راہ نورد کی سی ہے تو پھر ہر مسافر کے پاس سفر خرچ ہونا تو ضروری بات ہے (تو کیوں فکر نہیں کرتا......؟)''

وَلَابُدَّ لِلْاِنْسَانِ مِنْ حَمْلِ عُدَّةٍ
وَلَا سِيَمَا اِنْ خَافَ سَطْوَةَ قَاهِرٍ

''ہر انسان کو اپنے بچاؤ کے لیے کچھ نہ کچھ اسلحہ رکھنا چاہیے بالخصوص اس شخص کو جسے زبردست دشمن ٹکرانا اور پنجہ آزما ہونا ہے (نیکی مومن کا ہتھیار ہے)۔''

(التبصرة: ۱/۳۵)

اے بھائی: ٹھہریئے! لمحہ بھر کے لیے سوچنے کی زحمت گوارا کیجئے۔ مجھے اور آپ کو محمد بن الفضل رحمہ اللہ کی طرح ہونا چاہیے ایک دفعہ فرمانے لگے چالیس سال گزر گئے میں اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ایک قدم بھی نہیں چلا۔ (جامع العلوم والحكم: ۹۳۰)

خارجۃ بن مصعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ کے ساتھ چوبیس سال رہا۔ ''فَمَا أَعْلَمُ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَتَبَتْ عَلَيْهِ خَطِيئَةً'' میں نہیں کہہ سکتا کہ فرشتوں نے ان کی کوئی ایک غلطی بھی لکھی ہو۔ (حلية الاولياء: ۳/۲۷)

اے عزیز از جان بھائی!...... چہ نسبت خاک را بعالم پاک

زندگی کی ساعتیں تیزی سے ختم ہو رہی ہیں، دن برق رفتاری سے گزر رہے ہیں، عمریں گھٹتی سمٹتی اور سکڑتی جا رہی ہیں مگر ایک ہم ہیں کہ غفلت میں پڑے ہیں، توبہ میں تاخیر کیے جا رہے ہیں...... امیدوں کے سراب کو تک رہے ہیں۔

ابوسلیمان الدارانی رحمہ اللہ نے تو یہاں تک کہہ دیا: اے بھائی! جس کا آج گزشتہ کل ہی کی طرح ہے تو وہ نقصان اور خسارے میں ہے (یعنی عمل کی بہتری نہیں آئی، گناہوں میں کمی اور توبہ کی طرف پیش رفت نہیں ہوگی)

بھلا وہ کس طرح نقصان میں نہ ہوگا؟ جبکہ وہ موت کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور اپنے انجام کو دھیرے دھیرے پہنچ رہا ہے اس کے باوجود وہ مسلسل غلطیوں اور خطاؤں میں مگن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، توبہ کی فکر سے عاری ہے لایعنی اور فضول مشاغل میں گھرا ہوا ہے۔

جب عطاء السلمی رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ جناب اپنے اوپر کچھ نرمی کرو اپنی صحت کا خیال رکھو تو فرمانے لگے تم مجھ سے مطالبہ کرتے ہو کہ میں اپنے معمولات عبادت میں کمی لاؤں جبکہ معاملہ سخت کانٹے دار ہے، موت کا ہاتھ میری گردن تک پہنچا ہوا ہے، قبر میرا آخری ٹھکانہ ہے، جہنم میرے سامنے ہے............اور مجھے معلوم نہیں میرا اللہ میرے حق میں کیا فیصلہ دے گا۔

(الزھد للبیھقی:٢٢٨)

اَلْمَرْءُ تَأْكُلُهُ اللَّيَالِي
كَأَكْلِ الْأَرْضِ سَاقِطَةِ الْحَدِيْدِ

"انسان کو راتوں کا گزرنا یوں ختم کر دیتا ہے جیسے لوہے کے ٹکڑے کو زنگ۔"

(وفیات الاعیان:٦/١٠٣)

سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مومن کے لیے ایک ایک دن غنیمت اور نعمت غیر مترقبہ ہے وہ بڑھ چڑھ کر فرائض ادا کرتا ہے، نوافل میں بہتری لاتا ہے اور ذکر واذکار میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔(السیر:٤/٣٢٦)

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دو قسم کے آدمیوں کے سوا دنیا میں کسی کے لیے بہتری اور خیر نہیں ہے رَجُلٌ تَائِبٌ ایک وہ شخص جسے توبہ کی توفیق مل جائے ، وَرَجُلٌ يَعْمَلُ فِي الدَّرَجَاتِ دوسرا وہ شخص جو درجات کی بلندی کے لیے طلب وجستجو اور محنت وکاوش میں لگا رہے۔(حلیۃ الاولیاء:٤/٨٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دخول جہنم کے اسباب

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جہنم میں جانے کے اسباب وعوامل پہ غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ "گناہ" ہیں تب میں نے گناہوں پہ غور وخوض کرنا شروع کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ "لذتوں" کے حصول میں گناہ سرزد ہوتے ہیں پھر میں نے "لذتوں" کے بارے میں سوچ بچار کیا تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ "دھوکا اور فریب" ہے اس کی کچھ حقیقت نہیں۔

لذتوں کے حصول میں اتنی پریشانیاں اور تکلیفیں ہیں، ان چسکوں کے پیچھے اتنی دردکی ٹیسیں اور زخم ہیں جن کی بنا پر لذت، لذت نہیں رہتی۔

ایک عقلمند آدمی سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ان عارضی وفانی لذتوں کے پیچھے اپنی جان کھپائے اور ان خوشنما گندگیوں اور پرفریب لعنتوں ومحرومیوں میں پڑ کر جہنم پر راضی ہو جائے......؟

یہ بے وقعت اور بے حیثیت چیزیں ہیں ان کی بنا پر آخرت کو کیونکر قربان کیا جا سکتا ہے؟

(صيد الخاطر:٥٥٣)

وَلَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ
مِنَ اللّٰهِ فِي دَارِ الْمَقَامِ نَصِيْبُ

"اس شخص کے لیے دنیا میں کوئی خیر نہیں جسے اس کے نتیجے میں جنت سے ہاتھ دھونا پڑیں۔"

فَإِنْ تَعْجَبِ الدُّنْيَا رِجَالًا فَإِنَّهُ
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَالزَّوَالُ قَرِيْبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر چہ دنیا پہ کتنے لوگ ہیں جو ریجھے ہوئے ہیں مگر یہ "متاع قلیل" ہے اور جلد زوال کی بھینٹ چڑھ جانے والی ہے۔"

ریاح القیس کہتے ہیں: مجھے اپنے چالیس سے کچھ زائد گناہ یاد ہیں اور میں نے ہر گناہ کے لیے ایک ایک لاکھ مرتبہ توبہ کی ہے۔(صفة الصفوة :۳/۳۶۸)

تعجب ہے ہمارے گناہ بکثرت ہوتے ہیں مگر ہم ان کو شمار نہیں کرتے، جبکہ دوسروں کے گناہ تھوڑے ہوتے ہیں مگر ہم ان کا اشتہار لگائے بغیر نہیں رہتے۔ گویا معاملہ یوں ہے کہ ہمیں دوسروں کی آنکھ کا تیر نظر آجاتا ہے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

ابو اسحاق القرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مکہ مکرمہ سے مجھے بھائی جان نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا...... اے بھائی! اگر آپ نے عمر رفتہ دنیا پر صدقہ کر دی ہے حالانکہ وہ زیادہ ہے تو اپنی باقی ماندہ زندگی آخرت کے نام کر دیجئے جبکہ وہ بہت تھوڑی ہے۔(الزهد للبيهقي:١٧٥)

نیکی اور عمل صالح کے لیے ہمتیں بندھانے، جذبات ابھارنے، نفوس کو رغبت دلانے کے لیے امام السری نے یوں فرمایا: اے جوانان ملت! خوب کوشش کر لو پہلے اس کے کہ میری عمر کو پہنچ جاؤ اور میری طرح ضعف ونقاہت تم کو آگھیرے، پھر تم نیکی سے محروم رہ جاؤ جس طرح میں رہ گیا...... امام بزرگوارم اس بڑھاپے کے عالم میں بھی اس قدر عبادت وریاضت کرتے کہ جوان مقابلہ کی ہمت نہ پاتے۔

علاء بن زیاد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ہم میں سے ہر کوئی یوں سمجھے گویا اسے موت آگئی اور اس نے اپنے اللہ سے مہلت طلب کی جو اسے دے دی گئی...... سو اب اسے چاہیے کہ وہ رب تعالیٰ کو منانے کے کام کرے اور اسے راضی کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دے اور ہم واقعی اے بھائی! اللہ کی دی ہوئی مہلت میں ہیں۔ اس نے ہمیں لمبی عمریں دی ہیں، ہمارے لیے توبہ کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے...... اس اللہ کی طرف پلٹنے اور واپس ہو جانے کا وقت ابھی باقی ہے...... پیچھے کیا رہ جاتا ہے......؟ یہی ناں کہ ہم اپنے نفس کا محاسبہ کریں، اطاعت میں سرگرم ہو جائیں، نئے جذبے لے کر میدان عمل میں اتریں اور توبہ میں جلدی کریں، اللہ کو منا لیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی جنتوں کے مکین بن جائیں۔

تَصِلُ الذُّنُوبَ إِلَى الذُّنُوبِ وَتَرْتَجِيْ

دَرَجَ الْجِنَانِ وَطِيْبَ عَيْشِ الْعَابِدِ

"اے مخاطب! تیری عملی حالت تو یہ ہے کہ تو گناہ پہ گناہ کیے چلا جاتا ہے پھر بھی خوش فہمی میں مبتلا درجات جنت کا امیدوار ہے اور ایک عبادت گزار کے انعام و اکرام کا حقدار بننا چاہتا ہے۔"

وَنَسِيْتَ أَنَّ اللّٰهَ أَخْرَجَ آدَمًا

مِنْهَا إِلَى الدُّنْيَا بِذَنْبٍ وَاحِدِ

"اور یہ بات تجھے یکسر بھول گئی ہے کہ آدم علیہ السلام جنت سے محض ایک گناہ کی پاداش میں نکالے گئے تھے۔" (البدایہ والنہایہ: ۹/۲۹۱)

میں نے اپنے نفس کی ایک عجیب عادت نوٹ کی ہے:

اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات وضروریات طلب کرنے میں تو پیش پیش رہتا ہے مگر اپنی غلطیوں اور لغزشوں کو معاف کرانے کی اسے کوئی فکر نہیں ہوتی...... ہماری تگ و تاز کا محور و مرکز اور کوششوں کی معراج دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے اور بس، جبکہ زندگی چند سال ہے یعنی......

سامان سو برس کا............ اور پل کی خبر نہیں

آخرت سے ہماری پہلو تہی اور غفلت لاعلاج حد تک بڑھی جاتی ہے وَهِيَ الْحَيَاةُ الْأَبَدِيَّةُ حالانکہ وہی حقیقی اور پائیدار زندگی ہے۔

ایک شخص نے ابو حازم رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت کیجئے تو فرمانے لگے: ہر وہ کام اور امر خیر جو مرنے کے بعد اور آخرت کے معاملہ میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے اس کو کر گزر، اور ہر وہ کام اور امر شر جو بعد از موت مصیبت بن سکتا ہے اس سے بچ۔

(الاحیاء: ۴/۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بصری رحمہ اللہ مومن کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: مومن ہر صبح ڈر اور خوف کے عالم میں کرتا ہے.....اور یہ مومن ہی کی شان ہے، کیونکہ اسے ہر دم دو گناہوں کی فکر ہے.....ایک وہ گناہ جو ہو چکا ہے کیا خبر اللہ تعالیٰ اس کے بارے کیا حکم صادر فرمائیں! اور ایک پیش آمدہ متوقع گناہ کیا معلوم فرشتے کی قلم کیسے چل نکلے۔

ایک موقع پر حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

ابن آدم! جب دنیا سے کوچ کرتا ہے تو تین حسرتیں لیے ہوتا ہے کہ وہ:

ا: اپنے ذخیرہ کردہ مال واسباب سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھا سکا۔

۲: اپنے ارمانوں اور آرزوؤں کو نہ پا سکا۔

۳: مرنے کے بعد پیش آمدہ حالات کے لیے صحیح معنوں میں تیاری نہ کر سکا۔

(حلیۃ الاولیاء:٦/٢٧١)

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے غور کیا کہ ہر بندہ برسر پیکار اور حالت جنگ میں ہے، شیاطین ان پر خواہش نفس اور نفسانیت کے تیر برسا رہے ہیں اور لذتوں کی تلواروں سے انہیں گھائل کر رہے ہیں۔

تو جو گناہ آلود اور عصیاں شعار ہوتے ہیں وہ ابتدائے جنگ ہی میں میدان چھوڑ دیتے اور شکست خوردہ ہو جاتے ہیں ان کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں.....مگر متقی اور پرہیز گار لوگ اپنے بقا کی جنگ لڑتے رہتے ہیں، جان گسل کوشش کرتے ہیں اس لمبی، طویل اور چومکھی جنگ میں انہیں ڈھیر سارے زخم آتے ہیں وہ زخم کھاتے اور ان کا علاج کرتے رہتے ہیں مگر زندگی کی بازی نہیں ہارتے، رمقِ حیات بہر حال ان میں موجود رہتی ہے لیکن: یاد رہے! یہ نشانات زخم بھی چہرے پہ بدنما داغ ہیں۔ اے شیاطین کے خلاف صف آراء شخص اور ابلیس کے مقابل خم ٹھونک کے کھڑے ہونے والے! ذرا سنبھل کے چل۔ (صید الخاطر:٢٥٧)

مَضٰی اَمْسُكَ الْاَدْنٰی شَهِيْدًا مُعَدَّلاً

وَيَوْمُكَ هٰذَا بِالْفِعَالِ شَهِيْدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تیری زندگی کا "کل" گزر گیا ہے اور وہ تیری روسیاہیوں پر شاہد عدل تھا اور تیرا "امروز" بھی تیرے کرتوتوں پر گواہ ہے۔"

فَإِنْ تَكُ بِالْأَمْسِ اِقْتَرَفْتَ إِسَاءَةً
فَثَنِّ بِإِحْسَانٍ وَأَنْتَ حَمِيْدُ

"فرض کیا، تیرا کل غلطیوں اور خطاؤں سے معمور گزر گیا ہے تو ان کا مداوا آج نیکیوں کے ساتھ کر تب تو قابل تعریف ٹھہرے گا۔"

وَلَا تُرْجِ فِعْلَ الْخَيْرِ مِنْكَ إِلٰى غَدٍ
لَعَلَّ غَدًا يَأْتِيْ وَأَنْتَ فَقِيْدُ

"نیکی کے کام کو کبھی کل کی امید پر لیٹ نہ کر، ممکن ہے کل تو آئے مگر آپ موجود نہ ہوں۔" (مكاشفة القلوب:١٣٢)

اے پیارے بھائی! اپنے نفس کا اندازہ لگا، یعنی اپنے نفس کے مزاج کو پہچان اور غور کر اسے دنیا میں رہ کر کس چیز کی فکر ہے...... اس کی آرزوئیں اور ترجیحات کیا ہیں......؟ کیا وہ صرف دنیا طلب ہی ہے یا اسے جنت کی بھی فکر ہے جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے؟ دیکھ......! وہ تجھے کس چیز کے لیے اُکساتا ہے اور کس معاملہ کے لیے ہمت دلاتا ہے؟ آخرت یا دنیا، کیونکہ جنید بن محمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اللہ کریم کے ناراض ہو جانے کی علامت ونشانی یہ ہے کہ وہ بندے کو عبث اور ناپائیدار کاموں میں مشغول کر دے (دنیا میں ضرورت سے زائد غور وخوض اور انہماک محمود نہیں)۔ (صفة الصفوة:٤١٨/٢)

اے جناب! مزہ تو تب ہے کہ آپ کو دنیا اپنی کامل سج دھج کے باوجود اور پوری حشر سامانیوں کے باوصف اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے اور آپ کے دل میں جگہ نہ بنا سکے بلکہ آپ ایسے بن جائیں کہ دنیا کا کوئی نقصان ہو تو آپ کے لبوں پر حرف شکایت نہ آئے۔ صرف اور صرف آخرت ہی آپ کی آنکھوں کا نور، دل کا سرور اور مانگ کا سیندور ہو۔ کیونکہ ہم......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَسِيْرُ إِلَى الْآجَالِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ
وَأَيَّامُنَا تُطْوٰى وَهُنَّ مَرَاحِلُ

''ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی آغوش میں جا رہے ہیں ہماری زندگی لپٹ رہی ہے بس تھوڑا سا سفر طے کرنا رہ گیا ہے۔''

وَلَمْ أَرَ مِثْلَ الْمَوْتِ حَقًّا كَأَنَّهُ
إِذَا مَا تَخَطَّتْهُ الْأَمَانِيُّ بَاطِلُ

''موت کا آنا جتنا اٹل ہے اور کسی چیز کا نہیں، اس کے آنے سے تمام خواہشات دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔''

وَمَا أَقْبَحَ التَّفْرِيْطَ فِي زَمَنِ الصِّبَا
فَكَيْفَ وَالشَّيْبُ لِلرَّأْسِ شَاغِلُ

''بچپنے اور ابتدائے شباب میں غفلت بھی کچھ کم قابل مذمت نہیں تو پھر جب بڑھاپا سر میں ڈیرے ڈال لے اور تنبو تان لے اس وقت کی غفلت......''

فَارْحَلْ مِنَ الدُّنْيَا بِزَادٍ مِنَ التُّقٰى
فَعُمْرُكَ أَيَّامٌ وَهُنَّ قَلَائِلُ

''دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے تقویٰ کا زادِ ضرور لے کر جا، عمر چند ہی روز ہے۔''

انسان انتہائی خوش قسمت اور سعادت مند ہو سکتا ہے اگر وہ اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو اور نواہی سے مجتنب رہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے کام کرے اور اس کی خاطر اپنی چاہتوں کا خون کر دے۔ یہی انسان انتہائی بدتر ہے، پرلے درجے کا حرماں نصیب اور تاریک بخت ہے کہ مولیٰ کریم اس سے روٹھ جائے، اس کی رحمتیں منہ موڑ جائیں اور اس کے دل میں مالک کی نزدیکی، اطاعت اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے لیے ہلکی سی ارتعاش اور معمولی سی جنبش بھی پیدا نہ ہو۔ بھلا وہ اللہ کا قریبی کب بن پائے گا اس کی قربت کے حصول والی راہوں پر کب چلے گا، کب اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواہشات ومرضیات پر مالک ارض وسماء کی مرضی ومنشا کو ترجیح دینے والا بنے گا۔آہ!اس کا دل، عقل، شعور، ایمان سب کچھ تو شیطان کے پنجہ خونیں کی فولادی گرفت میں ہے کب بازیاب ہو گا......؟ کب وہ ابلیس کی ڈکٹیشن کو رشد وہدایت کے ابدی اور سرمدی پیغام پر برتری اور فوقیت دینا چھوڑے گا؟ کب اس سے کنارہ کشی کرے گا؟

اس کا نفس، خواہش، دل، عقل، ایمان کب اس کے تسلط سے واگزار ہو گا، کب...... کب......کب......؟(الفوائد:۲۲۵)

مسرور بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں آدمی کو وقتاً فوقتاً کچھ تنہائی بھی اختیار کرنی چاہیے جس میں اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان کی بخشش کے لیے دامن آنسوؤں سے تر کرے۔

(صفة الصفوة:٣/٢٦)

امام ابن ابی ذئب رحمہ اللہ عبادت میں بہت محنت کرتے تھے، اتنی زیادہ کہ اگر ان سے کہہ دیا جائے کہ کل قیامت قائم ہونے والی ہے تو ان کے لیے عبادت میں اضافہ کی کوئی گنجائش نہ ہوتی (یعنی پہلے ہی عبادت اس قدر زیادہ ہوتی)۔(تذکرة الحفاظ:١/١٩١)

أَيَأْسُوْلِي لَمَّا رَأَوْا مِنْ ذُنُوْبِي
أَتَرَاهُمْ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

''کیا لوگ میری مغفرت اور بخشش سے بوجہ گناہوں کی کثرت مایوس ہو گئے ہیں
کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ مالک غفور الرحیم ہے۔''

أَتَرَكُوْنِي وَإِنْ تَعَاظَمَ ذَنْبِي
إِنَّمَا يَغْفِرُ الْعَظِيْمَ الْعَظِيْمُ

''کیا لوگ مجھ سے اس لیے قطع تعلق کر گئے ہیں کہ میرے گناہ بڑے ہیں، بیشک عظیم ذات بڑے بڑے گناہ معاف کرتی ہے۔''(جنة الرضا:١/١٣٥)

ایک امام فرماتے ہیں:

میں نے لوگوں کی حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عجیب سی نفسیاتی کشمکش کا شکار ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں بہتری اور صحت مندی کے بھی کوئی امکان نظر نہیں آتے۔ الی اللہ المشتکی بات یہ ہے ......کہ ایک شخص مواعظ ونصائح سنتا ہے تو اس پر کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے آخرت کے قریب ہوتا ہے خواہ قلیل وقت کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ تقریر کرنے والے اور ناصح کی بات کو سچا جانتا ہے، بسا اوقات اپنی سستیوں اور کاہلیوں پر رو پڑتا ہے، چونک اٹھتا ہے، ان کے ازالہ کی کوشش وتگ ودو کا عزم کرتا ہے پھر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے توں توں تساہل آتا جاتا ہے حتی کہ پہلی سی حالت ہو جاتی ہے مگر یہاں تو صورتحال انتہائی پریشان کن ہے کسی پر وعظ اثر ہی نہیں کرتا، کوئی ٹس سے مس ہی نہیں ہوتا، اگر پوچھا جائے: کیا آپ اللہ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے؟ تو فوراً جواب ملے گا: کیوں نہیں اللہ کے وعدوں میں شک کرنے والا تو کافر ہے، پھر اس سے کہا جائے آپ اعمال صالحہ کیا کریں اور اپنی لادین زندگی چھوڑ دیں تو وہ بڑے شد ومد سے نیت کرے گا، وعدے دے گا، مگر عمل کی نوبت کو نہ آنا ہے اور نہ ہی آتی ہے۔ بایدوشاید۔

اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اگلے ہی لمحے حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے۔ وعظ کا اثر سرے سے قبول ہی نہیں کرتا......یہ ہے وہ لاعلاج مرحلہ......یہ ہے وہ دگرگوں حالت یعنی......"کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا"

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ......والی کیفیت۔(صیدالخاطر:٤٦١)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: تقویٰ اور خداخوفی کی معراج یہ ہے کہ بندہ رائی کے دانہ برابر قصور اور غلطی کرنے سے بھی احتراز برتے۔(جامع العلوم :١٩٢)

اے توبہ کے متلاشی بھائی!

بچ......بچ......گناہوں سے بچ، معاصی سے دامن کشاں رہ......کیونکہ ان کا انجام انتہائی تیرہ وتاریک ہے، کتنے گناہ ہیں جو انسان کی گراوٹ کا سبب بنتے ہیں، پھر انسان سنبھل نہیں سکتا اور مسلسل لڑھکتا ہوا "اسفل سافلین" تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے سامنے تماشہ عبرت اور حسرت وافسوس کا دلدوز منظر پیش کرتا ہے۔

پس اللہ ہی توفیق دے خالص اور پکی توبہ کی، کیا عجب کہ وہی سابقہ زندگی کا نعم البدل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو اور کفارہ بن جائے۔

اے بھائی! گناہوں سے جتنا دور بھاگ سکتا ہے بھاگ، بالخصوص خلوت میں انجام پانے والے گناہوں سے، کیونکہ عام طور پر انسان اپنا ظاہر صاف رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر باطن سے اغماض برتتا ہے۔ انسان کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان باطن کو پاک وصاف رکھنا چاہیے۔ مولیٰ کریم ظاہری احوال کی درستگی میں بھی مدد فرمائیں گے۔

اے بھائی! اللہ تعالیٰ عیوب پر پردہ ڈالنے والا ہے مگر اس کی پردہ پوشی سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے۔ بعض اوقات پردہ سرک بھی جاتا ہے۔ رب الناس حلیم ہے لیکن بعض اوقات اس کا عذاب اچانک آلیتا ہے...... انسان کو بہر حال ہر وقت آہ وبکا، گریہ زاری، عاجزی وانکساری، اور تضرع وابتھال کرتے رہنا چاہیے۔ (صیدالخاطر: ٢٦٤)

توبہ وانابت کے درخشاں نمونے

توبہ کرنے والوں کے قافلے محوسفر ہیں...... اللہ کی طرف پلٹنے والے جوق در جوق آرہے ہیں...... توبہ کا دروازہ کھلا ہے...... قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ مژدہ جانفزا سنا رہی ہے:

﴿وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾﴾

(النور: ٣١)

"اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔"

توبہ گزاروں کے آنسوں حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کے دل لرز رہے ہوتے ہیں اور اس دن کے تصور سے کانپ رہے ہوتے ہیں۔ تتقلب فيه القلوب والابصار جس دن دل بوجہ خوف ہنسلیوں تک آجائیں گے اور آنکھیں تاڑے لگ جائیں گی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: توبہ کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار کرو، کیونکہ وہ نرم وگداز دلوں والے ہوتے ہیں۔ (الاحیاء: ٤/١٦)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے نامی گرامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکو تھے، کسی کی کیا برأت کہ ان کے علاقہ سے خیریت کے ساتھ گزر جائے۔ مزید یہ کہ وہ ایک لڑکی کی محبت وعشق میں بھی مبتلا تھے۔ ایک رات وہ اپنی داشتہ کو ملنے کی غرض سے ایک دیوار پھلانگنا چاہتے تھے کہ اس دوران ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز ان کے پردہ سماعت سے ٹکرائی:

﴿ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ ﴾

(الحدید: ١٦)

''کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں۔''

اس آیت کریمہ کا سننا ہی تھا کہ دل کی کایا پلٹ گئی، پہلی زندگی سے تائب ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے کیوں نہیں اے پروردگار! وہ وقت سعید میری زندگی میں آن پہنچا ہے اپنا ارادہ ملتوی کیا اور باقی رات گزارنے کے لیے ایک ویرانے میں جا بیٹھے تو وہاں بیٹھے انہوں نے سنا کہ ایک چوکیدار چلا چلا کر کہہ رہا ہے، لوگو! بچ جاؤ اپنے سامان کی حفاظت کرو فضیل ادھر کو گیا ہے۔

مگر اسے کیا معلوم کہ ایمان دل میں گھر کر گیا ہے، دل کی دنیا بدل چکی ہے، ذہنی دھارے اپنا رخ موڑ چکے ہیں..... توبہ وانابت کا غنچہ کھل چکا ہے اور اس کی عطر بیزی سے مشام جاں معطر ہو چکی ہے...... فضیل شاہراہ توبہ پہ رواں دواں رہا یہاں تک کہ ایک وقت آیا اس کی عبادت وریاضت اور زہد ودنیا گریزی کے تذکرے چہار دانگ عالم میں مشہور ہو گئے بلکہ وہ زاہدوں، عابدوں اور شب زندہ داروں کا سردار شمار ہونے لگا۔ نیکی وتقویٰ اس کی پہچان بن گئی۔ لوگ اس سے رہنمائی حاصل کرتے اور اس کی گفتگو اور طرز زندگی سے فیض یاب ہوتے۔ (البدایہ والنہایہ:١٠/٢٢٦)

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا
وَكَبِيرَهَا ذَاكَ التُّقَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چھوٹے بڑے سب گناہوں کو یکسر چھوڑ دے، یہی تقویٰ ہے۔''

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْ

ضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى

''دنیاوی معاملات میں یوں بچ بچ کے چل جیسے کانٹوں سے بھری زمین پر چلنے والا چلتا ہے۔''

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً

إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى

''چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ جان، یہ ذہن میں رکھ کر بڑے بڑے پہاڑ چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے مل کر بنتے ہیں۔''

(بستان العارفین:۱۰۵)

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کے زہد واتقاء کی طرف آنے کا کیا سبب بنا؟ فرمانے لگے اس کے علاوہ کوئی اور بات کریں، میں نے کہا بتادیں ممکن ہے اس میں ہمارے لیے فائدہ ہو، تو کہنے لگے:

میرا باپ بادشاہ اور خوشحال شخص تھا اور شکار ہمارا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک دن میں گھوڑے پر سوار ہوا، قریب سے ایک خرگوش یا لومڑ بھاگ اٹھا، میں نے گھوڑا اس کے تعاقب میں ڈال دیا تو مجھے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی:

لَيْسَ لِذَا خُلِقْتَ وَلَا بِذَا أُمِرْتَ

''اے ابراہیم! تیری پیدائش کا مقصد یہ تو نہ ہے''

میں ٹھہر گیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا، مگر کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے کہا، ابلیس کا برا ہو، خواہ مخواہ پریشان کرتا ہے، پھر میں نے گھوڑے کو ایڑ لگادی، تو میں نے پہلے سے نسبت بلند آواز میں سنا کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے:

يَا إِبْرَاهِيْمُ لَيْسَ لِذَا خُلِقْتَ وَلَا بِذَا أُمِرْتَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"اے ابراہیم! تیری زندگی کا مقصد یہ تو نہیں"

میں پھر ٹھہر گیا، دائیں بائیں گردن گھمائی مگر کوئی شے نظر نہ آئی، میں نے کہا: ابلیس پر لعنت ہو، ابھی میں یہ جملہ مکمل نہ کر پایا تھا کہ آواز میرے گھوڑے کی گردن سے بالکل زین کے پاس سے آئی، میں نے کہا: میں باز آیا، میں باز آیا، ڈراوا آ پہنچا، اللہ کی قسم! وہ دن گیا اور یہ آیا پھر میں توفیق الٰہی سے گناہوں کے قریب نہیں پھٹکا۔ میں اپنے گھر پلٹ آیا، میں نے اپنے گھوڑے کو کھول دیا، پھر والد گرامی کے چرواہوں کے پاس گیا اور ان میں سے ایک سے میں نے اون کا بنا ہوا جبہ لیا، اپنے کپڑے اس کے حوالے کیے اور عراق کا رُخ کیا۔

فِي الذَّاهِبِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ
مِنَ الْقُرُوْنِ لَنَا بَصَائِرُ

"ہم سے پہلے گزر جانے والی بہت سی قوموں اور نسلوں میں ہمارے لیے عبرت ہے۔"

لَمَّا رَأَيْتُ مَوَارِدًا
لِلْمَوْتِ لَيْسَ لَهَا مَصَادِرُ

"میں نے موت کے گھاٹوں کو دیکھا کہ وہاں سے لوٹنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔"

وَرَأَيْتُ قَوْمِي نَحْوَهَا
يَسْعَى الْأَصَاغِرُ وَالْأَكَابِرُ

"میں نے دیکھا کہ میری قوم کے چھوٹے، بڑے سب موت کی جانب دوڑے چلے جا رہے ہیں۔"

لَا يَرْجِعُ الْمَاضِي إِلَيَّ
وَلَا مِنَ الْبَاقِيْنَ غَابِرُ

"گزر جانے والوں میں کوئی پلٹ کر نہ آیا اور باقی رہ جانے والوں کو بھی بقا کی کوئی امید نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيُقَنْتُ أَنِّي لَامَحَالَةَ
حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَائِرُ

''جب یہ حقیقت میں نے بچشم خود ملاحظہ کی تو مجھے یقین آ گیا جہاں ساری قوم گئی ہے میرا بھی وہی مصیر وانجام ہے (موت سے کسی کو فرار نہیں)۔''

(تاریخ بغداد: ۲/۲۸۱)

سلام بن أبی مطیع کا کہنا ہے: کہ انسان کو دنیاوی نعمتوں کے بجائے دینی نعمتوں پر زیادہ خوشی کا اظہار کرنا چاہیے (کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نماز، صدقہ حج اور دیگر امور خیر کی توفیق بخشی ہے شکریہ کی بات دینی زندگی کا میسر آ جانا ہے)۔ (حلیة الاولیاء: ٦/١٨٨)

سیدہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے:

''اللہ کریم کی ملاقات کے وقت سب سے زیادہ کام آنے والی چیز گناہوں کی قلت ہے جو شخص اس پختہ خو کو برقرار رکھنا چاہتا ہے وہ گناہوں سے باز آ جائے۔''

(صفه الصفوة: ٢/٣٢)

اے پیارے بھائی......! آپ (دین والا) راستہ نہ چھوڑیں، اپنا سفر جاری رکھیں...... منزل مقصود آپ کا مقدر ہے۔ ان شاء اللہ!

وَاتَّقِ اللّٰهَ فَتَقْوَى اللّٰهِ مَا
جَاوَرَتْ قَلْبُ إِمْرِئٍ إِلَّا وَصَلَ

''اے بھائی! خدا خوفی کو اپنا شعار اور اوڑھنا بچھونا بنا لے، کیونکہ تقویٰ جس دل میں بسیرا کر لیتا ہے اس کو خدا شناس بنا دیتا ہے۔''

لَيْسَ مَنْ يَقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا
إِنَّمَا مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ الْبَطَلُ

''وہ آدمی جوانمرد اور صاحب عزم واستقلال نہیں جو لوگوں کو لوٹ لے درحقیقت صاحب استقامت اور تعریف کے لائق تو وہ ہے جو اللہ کے خوف سے سب کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دے۔"

حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہم ہنس رہے ہیں اور اعمال پر نازاں ہیں، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کسی عمل کو دیکھ کر کہہ دے کہ میں تمہارا کچھ بھی قبول نہیں کرتا۔

(صفة الصفوة:۳/۲۳۳)

دنیا دھوکہ اور فریب ہے اس کے سوا کچھ نہیں......انسان دنیا کی خوبصورتی اور جمال کو دیکھتا ہے......تو فریب نظر کا شکار ہوکر آخرت بھول جاتا ہے......پھر موت بغیر مہلت دیئے اچانک آدھمکتی ہے اور معاملہ غفلت کی نذر ہوتا ہے توبہ وانابت کا موقع بھی نہیں ملتا......

فَلَا تَغُرَّنَّكَ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا
وَانْظُرْ إِلَىٰ فِعْلِهَا فِي الْأَهْلِ وَالْوَطَنِ

"اے جناب! دنیا کی زیب وزینت اور سج دھج آپ کو دھوکہ نہ دے، ذرا اس پر بھی غور کر لیجئے کہ گھر بار میں آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔"

وَانْظُرْ إِلَىٰ مَنْ حَوَى الدُّنْيَا بِأَجْمَعِهَا
هَلْ رَاحَ مِنْهَا بِغَيْرِ الزَّادِ وَالْكَفَنِ

"اس شخص کی حالت پر ذرا غور کر جو پوری دنیا کو سمیٹ لینا چاہتا ہے، کیا جاتے وقت وہ کفن کے علاوہ کچھ لے کر گیا......؟" (موارد الظمان:۳/۴۹۲)

حسن بصری رحمہ اللہ کی بات کو توجہ سے سنیے: فرماتے ہیں

مومن وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کا فرمایا حق ہے، ٹل نہیں سکتا۔ مومن وہ ہے جو سب سے اچھا اور بہتر عمل پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کے باوجود سب سے زیادہ ڈرتا ہے اگر پہاڑ کے بقدر صدقہ وخیرات کردے تو بھی اتراتا نہیں بلکہ عاجزی اور انکساری کے ہی بول بولتا ہے۔

مومن وہ ہوتا ہے جس قدر نیکی واطاعت میں بڑھتا ہے توں توں جناب باری تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافق کہتا ہے: بہت سے لوگ میری طرح ہیں وہ بخشے گئے تو میں بھی بخشا جاؤں گا۔ مجھے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بنا بریں وہ گناہوں میں لگا رہتا ہے باز نہیں آتا اور نجات کے بارہ میں آرزوؤں کا شکار رہتا ہے۔ (السیر:٤/٥٨٦)

ربیع بن خثیم رحمہ اللہ اکثر و بیشتر اپنے شاگردوں اور خوشہ چینوں سے کہا کرتے: جانتے ہو بیماری، علاج اور شفاء کیا ہے؟ وہ جواب دیتے: معلوم نہیں، تو فرماتے: بیماری، گناہ ہیں علاج، استغفار ہے اور شفاء توبہ کے بعد اس پر برقرار رہنا ہے۔ (حلية الاولياء:٢/١٠٨)

عزیز از جان...... بھائی جان!

جہاد نفس ایک مشکل ترین اور صبر آزما مرحلہ ہے اس میں حد درجہ ضبط، جماؤ (ثابت قدمی) خوف خدا اور امید و آرزو کی ضرورت ہے۔ چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھا جائے نیز بڑے گناہوں سے بچا جائے۔

عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ میں نے نازنین کو دیکھا تو مجھے خوش لگی میں اس پر فریفتہ ہو گیا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میری بینائی جاتی رہی۔ میں رب الناس کے حضور دعا گو ہوں کہ یہی چیز اس گناہ کا کفارہ ہو جائے۔ (صفة الصفوة:٣/١٠٦)

أَيْنَ نَحْنُ مِنْ هٰؤُلَاءِ......؟

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارہ

کس قدر بد باطن اور بدنفس ہے وہ آدمی جو غیر محرمات کو تاکتا، جھانکتا ہے؟ شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے، اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے معاملات میں بری طرح ملوث ہے، نظر کو روکتا ہے نہ ہی نفس کو لگام ڈالتا ہے، رب تعالیٰ کا اسے کچھ خوف نہیں۔

تَفْنِيْ اللَّذَاذَةُ مِمَّنْ نَالَ صَفْوَتَهَا
مِنَ الْحَرَامِ وَيَبْقَى الْإِثْمُ وَالْعَارُ

”حرام سے حاصل شدہ زندگی کی بہاریں اور لذتیں جلد بے مزہ ہو جائیں گی جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چیز تا دیر باقی رہے گی وہ گناہ کی کسک اور ننگ وعار ہے۔"

تَبْقَى عَوَاقِبُ سُوْءٍ مِنْ مَغَبَّتِهَا
لَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا النَّارُ

"گناہ کے برے اور بھیانک اثرات باقی رہ جائیں گے۔ اس سرور ومستی اور لذت وطرب میں کیا بھلا جس کے بعد آگ مقدر ٹھہرے۔"

ابو حازم سلمہ بن دینار رحمہ اللہ ایک موقع پر برادرانہ اور مخلصانہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے بھائی! کل (روز قیامت) اپنے متعلق جس قسم کے معاملہ کو پسند کرتے ہو کہ روا رکھا جائے آج (دنیا میں) اسی کے مطابق عمل پیش کیجئے اور کل (روز قیامت) جس قسم کے معاملہ سے بچنا چاہتے ہیں کہ آپ سے کیا جائے آج (دنیا میں) اسی کے مطابق عمل سے بچتے رہو۔
(حلية الاولياء:٣/٢٣٨)

اے مسلمان بھائی!

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْماً فَلَا تَقُلْ
خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

"جب کسی دن تو خلوت میں ہو تو یہ مت خیال کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ کہہ کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔"

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفُلُ مَا مَضٰى
وَلَا أَنَّ مَا تُخْفِي عَلَيْهِ يَغِيْبُ

"کبھی یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ کریم تجھ سے کسی لمحہ غافل ہیں اور نہ یہ سمجھنا کہ جو تو پوشیدہ کیے ہوئے ہے فی الحقیقت وہ اللہ سے مخفی ہی ہے۔"

لَهَوْنَا عَنِ الْأَيَّامِ حَتّٰى تَتَابَعَتْ
ذُنُوْبٌ عَلٰى آثَارِهِنَّ ذُنُوْبُ

"میں نے اپنی عمر کا ایک طویل عرصہ سخت غفلت میں گزار دیا ہے اور اس دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں پر گناہ کیے چلا گیا ہوں۔"

امام مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے ایک روز دیہات میں ایک جوان رعنا کو دیکھا، سخت جاڑے کا موسم مگر اس پر دو چیتھڑے سے ہیں، چہرے مہرے سے وہ نیک طینت، بھولا بھالا، شب زندہ دار اور مستجاب الدعوات معلوم ہوتا ہے، میں نے اس کو غور سے دیکھا تو پہچان گیا اس سے پہلے میں اسے بصرہ میں مل چکا تھا، وہ کھاتے پیتے اور خوشحال خاندان کا چشم چراغ تھا، بڑا البیلا ناز وادا والا، خوش پوشاک اور خوش شکل۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جب اس کو اس سادہ طرز زندگی اور گلیم فقر میں دیکھا تو بے ساختہ رو دیا، مجھے روتا دیکھ کر اسے بھی ضبط کا یارا نہ رہا اور اس نے بڑھ کر مجھے سلام کیا اور مجھ سے کہنے لگا اے مالک بن دینار! اس غلام کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو؟ اس کی اس بات سے میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، پھر میں نے کہا: بیچارہ انسان بھاگ نکلنے کی کہاں طاقت رکھتا ہے؟ زمین اس کی، بندے اس کے، انسان جائے تو آخر کہاں......؟ اس پر اس نے کہا: اے مالک! میں نے ایک قرآن پڑھنے والے سے جب یہ آیت کریمہ سنی:

﴿يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾﴾ (الحاقة : ١٨)

"اس دن تم سب سامنے پیش کیے جاؤ گے، تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔"

اس وقت سے ایک آگ میرے پہلو میں سلگ رہی ہے بجھنے کا نام نہیں لیتی، مجھے بے کل کیے ہوئے ہے۔

اے مالک! تیرا کیا خیال ہے مجھ پر رحم کر دیا جائے گا؟ میں نے کہا: اے جوان! اپنے اللہ سے پر امید رہ وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

پھر میں نے پوچھا: اب کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا مکہ مکرمہ کا ہوسکتا ہے میں ان خوش نصیبوں میں ہو جاؤں جو جوار حرم کی برکت سے بخشے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک کہتے ہیں: اتنا کہہ کر وہ چل دیا اور میں سوچوں میں ڈوب گیا کہ کس طرح نصیحت اپنا اثر کرتی ہے اور سیپی گوہر بن جاتی ہے دل کے دریچے کھلنے کا کوئی موسم نہیں اور شاخ عمل پر پھول کھلنے کے لیے کسی بہار کی قید نہیں، اس کے پہلوؤں میں رکھا دل کس طرح انگارہ بن گیا ہے اور تلافی مافات کے لیے سیماب کی طرح تڑپ رہا ہے توبہ وانابت کا اسے سچا موقع فراہم ہوا ہے، اس کے کان حق آگاہ ہوئے ہیں اور اسے بارگاہ الٰہی میں چن لیا گیا ہے۔ واہ رے خوبی قسمت۔(العاقبۃ:۷۲)

فَحَيَّ عَلٰى جَنَّاتِ عَدْنٍ فَاِنَّهَا
مَنَازِلُكَ الْاُوْلٰى وَفِيْهَا الْمُخَيَّمُ

''اے مخاطب! ہمیشگی والے باغات کی طرف دوڑ، وہی تیرا ٹھکانہ اور پڑاؤ کی جگہ ہے۔''

وَلٰكِنَّنَا سَبْيُ الْعَدُوِّ فَهَلْ تَرٰى
نَعُوْدُ اِلٰى اَوْطَانِنَا وَنُسَلِّمُ

''مگر ہم تو دشمن (شیطان) کے قیدی ہیں کب بچ نکل کر اپنے وطنوں (جنت) کی طرف لوٹیں گے۔''(عقود اللؤلؤ:۳۳)

اے میرے برادر!

ہم امیدوں کے تاج محل میں رہتے ہیں...... آرزوئیں کرنے کے عادی ہیں، عمل سے کورے ہیں، خزاں ہمارے صحن تک پہنچ چکی ہے، بدعملی کے گہرے تاریک منحوس سائے ہمارے درودیوار پر وحشت برسا رہے ہیں...... مگر ہم انتظار میں ہیں کہ توبہ کر ہی لیں گے۔

ہماری اس سرد مہری اور عاقبت نااندیشی کو ابوحازم رحمہ اللہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ہم توبہ کے بغیر مرنا نہیں چاہتے مگر توبہ اس وقت کرنے کی فکر کرتے ہیں جب موت اپنی گرفت مضبوط کر چکی ہوتی ہے (اور ہم عمل کا موقع کھو بیٹھتے ہیں)۔(ادب الدنیا والدین:۱۰۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَهَوْنَا الْأَيَّام حَتّٰى تَتَابَعَتْ
ذُنُوبٌ عَلٰى آثَارِهِنَّ ذُنُوبُ

"میں نے اپنی عمر کا ایک طویل عرصہ سخت غفلت میں گزار دیا ہے اور اس دوران گناہوں پر گناہ کیے چلا گیا ہوں۔"

فَيَالَيْتَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ مَا مَضٰى
وَيَأْذَنَ لِي فِي تَوْبَةٍ فَأَتُوبُ

"اے کاش! اللہ کریم میری گزشتہ لغزشوں کو معاف فرما دیں اور توبہ کی توفیق بخش دیں تا کہ میں توبہ کر سکوں۔" (حلية الاولياء: ٩/٢٢٠)

یونس بن سلیمان البلخی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ رؤساء میں سے تھے ان کا باپ مالدار شخص تھا نوکروں کی فوج ظفر موج رکھتا تھا، گھوڑے اور باز رکھنے کا شوقین تھا۔ ایک دن ابراہیم گھوڑے پر سوار ہو کر گھوم پھر رہا تھا کہ اپنے اوپر سے اس نے ایک آواز کو سنا:
يَااِبْرَاهِيْمُ مَاهٰذَاالْعَبَثُ "اے ابراہیم! یہ فضول کاری کب تک؟"

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

(المومنون: ١١٥)

"کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔"

اللہ سے ڈر اور سخت ضرورت والے دن کے لیے کچھ تیار کر لے۔ اس کلمہ کا سننا تھا کہ ابراہیم سواری سے نیچے اتر آیا، دنیا سے بیگانہ ہو گیا اور نیکیاں جمع کرنے میں لگ گیا۔

(صفوة الصفوة: ٤/١٥٢)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے پوچھا: کتنے برس عمر ہے اس نے جواب دیا: ساٹھ سال، فضیل نے کہا: اگر ساٹھ سال سے اللہ تعالیٰ کی جانب چلے ہوتے تو اس تک پہنچنے والے ہوتے، اس شخص نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تو فضیل نے کہا: اس جملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی اِنَّا لِلّٰہِ......) کی تفسیر معلوم ہے؟ پھر خود ہی وضاحت کی کہ جس بندے نے یہ سمجھ لیا کہ وہ اللہ کا بندہ ہے اور اسے لامحالہ اسی کی جانب پلٹنا ہے تو وہ یقین کر لے کہ اسے خداوند قدوس کے حضور کھڑا ہونا ہے اور جس نے کھڑے ہونے کا یقین دل میں بٹھالیا وہ جان لے کہ اس سے ضرور پوچھ گچھ ہوگی اور مسئول کو سوال کا جواب تیار رکھنا چاہیے؟ اس پر آدمی نے پوچھا فما الحیلة؟ اس کا کیا طریقہ کار ہے: فضیل نے کہا: نہایت آسان...... جو عمر باقی ہے اس میں نیکی کر، یہی چیز گزشتہ اور آئندہ زندگی کا کفارہ بن جائے گی۔ (جامع العلوم:٤٦٤)

اے بھائی! یہ کتنا بڑا افضل اور عظیم احسان ہے...... توبہ اپنے سے پہلے والے کفر اور گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

بَلَغْتُ مِنْ عُمَرِیْ ثَمَانِیْنَا
وَکُنْتُ لَا آمُلُ خَمْسِیْنَا

’’میں عمر عزیز کی آٹھ دہائیاں دیکھ چکا ہوں جبکہ مجھے تو پانچ کی بھی امید نہ تھی۔‘‘

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَشُكْرًا لَهٗ
إِذْ زَادَنِیْ عُمَرِیْ ثَلَاثِیْنَا

’’مولیٰ کریم کی حمد وستائش کہ اس نے مجھے تیس سال مزید عنایت فرمادیئے۔‘‘

وَأَسْأَلُ اللّٰهَ بُلُوْغًا إِلٰی
مَرْضَاتِهٖ آمِیْنَ آمِیْنَا

’’میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ مجھے اپنی رضا ورغبت کے کاموں کی توفیق بخشے۔ آمین!‘‘ (تاریخ بغداد:٥/٢١١)

عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ

عبدالرحمن بن یزید بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن یزید بن معاویہ بادشاہ عبدالملک بن مروان کا جگری دوست تھا۔ جب عبدالملک بن مروان وفات پا گئے اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا تو قبر کے دہانے کھڑے ہو کر عبدالرحمن کہنے لگے: اے عبدالملک! تو مجھے کسی چیز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا وعدہ دیا کرتا تو میں امیدیں باندھتا اور خوش گمان رہتا، جب ڈانٹتا تو میں خوف سے لرز جاتا (کیونکہ تو بادشاہ تھا) آج تو ایسی حالت میں ہے کہ دو کپڑوں کے سوا تیرے تن پر کپڑا نہیں اور چار ہاتھ کے علاوہ کوئی زمین کا ٹکڑا نہیں۔

اس واقعہ کے بعد ان کا میلان عبادت کی طرف ہو گیا، وہ یکسر دین کی طرف آ گئے اس قدر محنت، جانفشانی اور سخت کوشی سے عبادت کی کہ سوکھے مشکیزہ کی طرح ہو گئے۔ ایک بار کوئی قریبی رشتہ داران کی ملاقات کو آیا وہ صاحب ان کی کھردری زندگی اور جانکاہی کو دیکھ کر برس پڑے، تو انہوں نے اس صاحب کو کہا: میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے سچ سچ بتانا، وہ کہنے لگا: ٹھیک ہے تو عبدالرحمن بن یزید نے پوچھا کیا آپ اپنی عملی حالات پر خوش ہیں اور اس حالت کو اپنی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں؟ وہ شخص بولا: نہیں، بخدا نہیں!۔ عبدالرحمن بن یزید نے کہا: تو کیا اس حالت کو چھوڑ دینے کا عزم رکھتے ہیں؟ اس شخص نے کہا: میں آپ کی رائے قبول نہیں کرتا۔ عبدالرحمن بن یزید نے کہا: اگر آپ کی موجودہ عملی حالت پر موت آ جائے تو کیسا ہے؟ کیا آپ مرنے کے لیے تیار ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: نہیں بالکل نہیں!

عبدالرحمن بن یزید نے کہا: اے جناب آپ کی موجودہ حالت ایسی ہے جس پر کوئی عقل مند قانع نہیں ہو سکتا۔ نجات کے لیے اس کو کافی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ کہہ کر اپنی عبادت گاہ کی طرف پلٹ گئے۔

لَبِسْتُ ثَوْبَ الدُّجَى وَالنَّاسُ قَدْ رَقَدُوْا
وَبِتُّ أَشْكُوْا اِلٰى مَوْلَايَ مَا أَجِدُ

"لوگ سو چکے ہیں اور میں تاریکی میں مالک الملک کے حضور حاضر ہوں اور اپنے غم کا اظہار کر رہا ہوں۔"

وَقُلْتُ: يَا أَمَلِيْ فِيْ كُلِّ نَائِبَةٍ
وَمَنْ عَلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ أَعْتَمِدُ

"میں نے عرض کی اے ہر مصیبت میں میری امیدگاہ! کون ہے؟ مصائب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجوم غم میں میری یاوری کرنے والا۔"

أَشْكُوْ إِلَيْكَ أُمُوْرًا أَنْتَ تَعْلَمُهَا

مَالِيْ عَلٰى حَمْلِهَا صَبْرٌ وَلَا جَلَدُ

"میں کچھ معاملات اور پریشانیاں، اے اللہ تیرے سامنے پیش کرتا ہوں جن کو صرف تو ہی جانتا ہے مجھ میں ان کو برداشت کرنے کی قوت اور ہمت نہیں۔"

وَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ بِالذُّلِّ مُبْتَهِلًا

إِلَيْكَ يَا خَيْرُ مَنْ مُدَّتْ إِلَيْهِ يَدُ

"اے مولیٰ! میں نے تیرے حضور عاجزی وانکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلا دیئے ہیں تجھ سے بڑھ کر کون بہتر ہے جس کے سامنے ہاتھ پھیلائے جائیں؟"

فَلَا تَرُدَّنْهَا يَا رَبِّ خَائِبَةً

فَبَحْرُ جُوْدِكَ يَرْوِيْ كُلَّ مَنْ يَرِدُ

"اے پالنہار! ان ہاتھوں کو خالی نہ لوٹانا تیرے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے ہر آنے والا جی بھر کر سیراب ہوتا ہے۔" (عقود اللؤلؤ:٢٥١)

ایک مرتبہ چور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گھر جا گھسا، تلاش بسیار کے باوجود اسے ان کے گھر سے چرانے کے لیے کچھ نہ ملا، جب وہ خاب وخاسر ہو کر جانے لگا تو مالک نے اسے آواز دی: لَمْ تَجِدْ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا، فَتَرْغَبُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآخِرَةِ؟ ارے! اگر دنیا کی کوئی چیز نہیں ملی تو آخرت ہی کی کوئی چیز لیتا جا، چور نے کہا: جی ہاں دے دیجئے! مالک نے کہا: وضو کر اور دو رکعت نماز ادا کر، اس نے اسی طرح کیا، پھر اسے وعظ ونصیحت کی اتنے میں صبح کی اذان ہوگئی مالک نماز کو چل دیئے چور بھی ساتھ ہولیا، لوگوں نے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں؟ مالک نے جواب دیا: جَاءَ لِيَسْرِقَ فَسَرَقْنَاهُ یہ چوری کرنے آیا تھا مگر ہم نے اسے چرالیا۔ (السیر:٥/٣٦٣)

مطرق بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں سوکر رات گزاروں اور دن کو شرمندہ ہوں یہ بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے بنسبت اس جگ رتے کے جو خود پسندی اور عجب کا موجب بنے۔(السیر:٤/١٩٠)

ہم سچی توبہ اور لرزہ خیز دل کے ساتھ اللہ کی طرف چلتے جائیں...... یقیناوہ پروردگار ہمیں بخش دے گا۔

یَارَبِّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِی کَثْرَۃً
فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ عَفْوَكَ أَعْظَمُ

”اے میرے رب! اگر چہ میرے گناہ بے حد بے حساب ہیں مگر مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تیری رحمت ان سے کہیں زیادہ ہے۔“

اِنْ کَانَ لَا یَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَمَنِ الَّذِیْ یَدْعُوْ وَیَرْجُوْ الْمُجْرِمُ

”اگر تیری رحمت صرف پاکباز لوگوں کے ساتھ ہی خاص ہے تو پھر گنہگار اور پاپی کس سے امید باندھیں اور کس کو پکاریں؟“

أَدْعُوْكَ رَبِّ كَمَا أَمَرْتَ تَضَرُّعًا
فَاِذَا رَدَدْتَ یَدِیْ فَمَنْ ذَا یَرْحَمُ

”اے اللہ! تیرے حکم کے مطابق میں تجھے عاجزی اور انکساری کے ساتھ پکارتا ہوں اگر تو نے مجھے دھتکار دیا تو پھر کون ہے مجھ پر رحم کرنے والا؟“

مَا لِیْ اِلَیْكَ وَسِیْلَۃٌ اِلَّا الرَّجَا
وَجَمِیْلُ عَفْوِكَ ثُمَّ أَنِّیْ مُسْلِمُ

”امید کے علاوہ میرے پاس اور کوئی وسیلہ نہیں خوبصورت معافی کی امید اور یہ کہ میں مسلمان ہوں۔“

(صفة الصفوة:٣/١٧١،جامع العلوم والحکم:٤٧٧)

اے بھائی......! کاش ہم ان سعادت مندوں میں ہو جائیں جو گناہوں سے بچ جانے والے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں جو پریشانیاں اور تکالیف آتی ہیں وہ گناہوں کی پاداش ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے امام وکیع بن جراح کو سخت کلمات کہے اور بدتمیزی، بے ادبی سے پیش آیا، امام موصوف گھر گئے، اپنے چہرے پر مٹی ملی، اور اس شخص کے پاس دوبارہ آکر کہنے لگے: وکیع کو اور کوس اس کے گناہوں کی شامت ہے اور اگر گناہ نہ ہوتے تو اس قسم کا مرحلہ ہرگز پیش نہ آتا۔

(صفة الصفوة:۳/۱۷۱)

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میری معاشی حالت دگرگوں ہوگئی حتی کہ نوبت فاقوں تک آگئی۔ قرضہ چڑھ گیا، میں نے بہت سوچا آخر اس آزمائش کی وجہ کیا ہے؟ تو مجھے یاد آیا کہ آج سے چالیس سال قبل میں نے ایک شخص کو مفلس وقلاش ہونے کا طعنہ دیا تھا۔

(صفة الصفوة:۳/۲٤٦)

اللہ رحمت کرے......ان پاک طینت اور قدسی خصال لوگوں پر جو گناہوں کی کمی کے باوجود تڑپتے، بلکتے اور مضطرب ہوتے تھے مگر ہم گناہوں کی کثرت کے باوجود ان کی پرواہ نہیں کرتے، ان کو شمار نہیں کرتے، ان کے ازالہ کی فکر نہیں کرتے......!!

عبدالرحمن بن یزید بن جابر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یزید بن مرثد سے پوچھا کیا وجہ ہے میں ہر وقت آپ کو روتا ہوا دیکھتا ہوں؟ کبھی آپ کے آنسوں خشک نہیں دیکھے؟ وہ فرمانے لگے: آپ کو اس کے متعلق پوچھنے کی آخر کیا ضرورت پڑی ہے؟ میں نے کہا: بتادیں ممکن ہے اس میں ہمارے لے فائدہ ہو، کہنے لگے: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے انسان کو ڈرایا ہے کہ اگر اس نے نافرمانی کی تو آگ میں قید کرے گا، اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے صرف اتنی ہی دھمکی دی ہوتی کہ کسی تنگ کوٹھڑے میں بند کردے گا تو ہماری آنکھ کو خشک نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ اسے آنسوؤں کے دریا بہادینے چاہیے تھے مگر اب تو معاملہ کہیں سنگین ہے۔

میں نے اس سے پوچھا: کیا آپ تنہائیوں اور خلوتوں میں بھی یوں ہی گریہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: آپ کو اس کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت؟ میں نے کہا کیا عجب کہ اللہ کریم مجھے اس بات سے کوئی نفع پہنچادیں، اس پر یزید بن مرثد نے کہا: یہی حالت مجھ پر طاری ہوجاتی ہے جب میں اپنے گھر والوں میں موجود ہوتا ہوں بلکہ جب اپنی بیوی سے خوش طبعی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مداعبت کے ماحول میں ہوتا ہوں تو پھر مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، بسا اوقات کھانا میرے سامنے رکھ دیا جاتا ہے تو گریہ کی یہی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور میں کھانا نہیں کھاسکتا، میرے رونے سے میری بیوی اور بچے بھی رونے لگ جاتے ہیں۔

(حلية الاولياء:١٦٤/٥)

قَدِّمْ لِنَفْسِكَ فِي الْحَيَاةِ تَزَوُّدًا
فَلَقَدْ تُفَارِقُهَا وَأَنْتَ مُوَدِّعُ

''اپنی زندگی ہی میں اپنے لیے آخرت کا سامان بھیج کیونکہ تو جلد ہی دنیا کو خیر باد کہہ جانے والا ہے ایک دن ضرور تو اسے چھوڑ جائے گا۔''

وَاهْتَمَّ لِلسَّفَرِ الْقَرِيْبِ فَإِنَّهُ
أَنْأَى مِنَ السَّفَرِ الْبَعِيْدِ وَأَشْسَعُ

''قریبی سفر (موت) بھرپور تیار کر کیونکہ یہ دنیا کے دور دراز سفر سے زیادہ دور والا سفر ہے۔''

وَاجْعَلْ تَزَوُّدَكَ الْمَخَافَةَ وَالتُّقٰى
وَكَأَنَّ حَتْفُكَ مِنْ مَسَائِكَ أَسْرَعُ

''اپنا زاد خداخوفی اور تقویٰ کو سمجھ کیونکہ تیری ہلاکت تیری غلطیوں سے تیز تر ہے۔'' (دیوان الامام علی:١٢٩)

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا واعظ اس کے دل کو بنا دیتے ہیں وہ اسے اچھے کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے روک دیتا ہے۔ (صفة الصفوة:٢٤٣/٣)

اے پیارے بھائی!

خُذْ مِنْ شَبَابِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَالْهَرَمِ
وَبَادِرِ التَّوْبَ قَبْلَ الْفَوْتِ وَالنَّدَمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"موت اور بڑھاپے کے آجانے سے پہلے اپنی جوانی میں خوب نیکیاں کمالے،
فرصت چھن جانے اور وقت ندامت آپہنچنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے۔"

وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ مُجْزًى وَمُرْتَهَنٌ
وَرَاقِبِ اللّٰهَ وَاحْذَرْهُ زَلَّةَ الْقَدَمِ

"یہ بات ذہن نشین کرلے کہ تجھے ضرور بدلہ ملے گا اور تو اپنے اعمال کے بدلہ
گروی ہے، حقوق اللہ کا خیال رکھ اور قدموں کی ڈگمگاہٹ سے بچ۔"

(ترتیب المدارك:٢/٤٦١)

توبہ والے اللہ کے حضور بچھے جاتے ہیں......اُس کی وجہ سے آنسو چھلک پڑتے ہیں......اور بخشش خداوندی، اس کے عطیات اور سخاوت سے حصہ وافر پانے کے لیے وہ سخت بے تاب ہوتے ہیں......یہی وہ دل ہیں جن کے متعلق عوف بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ تائب کا دل بمنزلہ آئینہ کے ہے جس طرح آئینہ ہر چیز کا اثر جلد قبول کرلیتا ہے بعینہ مومن کا دل بھی اثر قبول کیے بغیر نہیں رہتا۔ تائب کا دل جلد نصیحت قبول کرنے والا ہوتا ہے، وعظ بہت کارگر ثابت ہوتا ہے اور وہ اثر پذیری کے بہت نزدیک ہوتے ہیں۔ اے لوگو! اپنے دلوں کا علاج توبہ کرکے کرو، تائب کے رب کی قسم توبہ اس کے ہمراہ رہتی ہے، اسے شاہراہ جنت اور جادہ بہشت پر گامزن رکھتی ہے تا آنکہ اسے جنت میں داخل کرکے چھوڑتی ہے۔

اے لوگو! توابین کے پاس بیٹھو، ان کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرو، کیونکہ اللہ کی رحمت توابین کے بہت قریب ہوتی ہے۔ (صفة الصفوة:٣/١٠٤)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے: دنیا کا ہر غم مرور ایام کے ساتھ پرانا ہوجاتا ہے اور اس کی تلخی و کڑواہٹ میں کمی واقع ہوجاتی ہے ماسوائے تائب کے غم سے کہ اس کا غم روز افزوں ہے ہر صبح اس کی ٹیس زیادہ محسوس ہوتی ہے اور گھاؤ گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔

(حلية الاولياء:٨/١٠١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلٰهِيْ لَا تُعَذِّبْنِيْ فَإِنِّيْ
مُقِرٌّ بِالَّذِيْ قَدْ كَانَ مِنِّيْ

''اے میرے اللہ! مجھے عذاب سے بچانا میں اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں گویا میں اقبالی مجرم ہوں۔''

وَمَا لِيْ حِيْلَةٌ إِلَّا رَجَاءٌ
وَعَفْوُكَ إِنْ عَفَوْتَ وَحُسْنُ ظَنِّيْ

''میرے پاس تیری معافی اور درگزر کے علاوہ اور کوئی وسیلہ نہیں اور امید کی ایک آخری کرن تیری ذات بابرکات کے متعلق حسن ظن کا ہونا ہے۔''

وَكَمْ مِنْ زَلَّةٍ لِيْ فِي الْخَطَايَا
وَأَنْتَ عَلَيَّ ذُوْ فَضْلٍ وَمَنٍّ

''میری غلطیاں بے شمار، میری لغزشیں بے حساب مگر اے پروردگار تو تو بڑے فضل واحسان والا ہے۔''

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عقلمند اور صاحب شعور شخص کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ گناہوں کے متعلق فکر مند رہے اگرچہ توبہ ہی کیوں نہ کر چکا ہو اور ایک ایک گناہ پر کئی کئی بار رو ہی کیوں نہ چکا ہو۔ میں نے لوگوں کی اکثریت کو دیکھا ہے وہ توبہ کے معاملے میں انتہائی پرسکون نظر آتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ انہیں توبہ کی قبولیت کا کوئی یقینی پروانہ مل گیا ہے، حالانکہ یہ ایک غائبی معاملہ ہے کیا معلوم توبہ قبول ہوئی یا نہ پھر بفرض محال گناہ معاف کر دیا گیا ہے تو اس کی شرمندگی اور ندامت تو بہر طور باقی ہے۔ شرمندگی اور ندامت، خجالت اور جگ ہنسائی کے اسباب وعوامل سے بچنا ہی چاہیے۔ یہ بات ایسی ہے جس کی بابت کوئی زاہد اور تائب کم ہی سوچتا ہے کیونکہ اسے یہی خوش گمانی ہوتی ہے کہ سچی توبہ نے گناہ کو ڈھانپ لیا ہے اور اس نے اثر ونشان کو ختم کر دیا ہے......لیکن جس چیز کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں وہ ننگ وعار کا رہ جانا اور اس کی کسک کو محسوس کرنا ہے۔ (صید الخاطر:٥٠٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سلیمان الفارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

جب آپ سے کوئی گناہ تنہائی اور خلوت میں ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ تنہائی میں ایک نیکی کر ڈالی جائے اور اگر کوئی گناہ علانیہ ہوا ہو تو اس کا مداوا یہ ہے کہ جلوت میں نیکی کی جائے تا کہ نیکی ہر دو صورتوں میں گناہ کا کفارہ بن جائے۔ (صفة الصفوة:٥٤٨)

اے مسلمان بھائی!

اللہ کی بے پایاں نعمتوں اور عظیم احسانات میں سے ہے یہ بات کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور دروازہ پر نہ دربان کھڑا ہے جو روکے اور نہ چوبدار جس سے ڈرا جائے......اور نہ ہی اس دروازہ سے پہلے کوئی اور رکاوٹیں ہیں کہ جنہیں اس دروازہ تک پہنچنے میں عبور کرنا پڑے۔

یہ دروازہ ہے: ارحم الراحمین کا، انسان کی سب سے زیادہ تکریم کرنے والی ذات کا، گناہوں کو بخش دینے والے اور توبہ سے خوش ہو جانے والے پروردگار کا۔

احمد بن عاصم الانطا کی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ زندگی ایک سنہری موقع ہے اے انسان! اپنی باقی ماندہ زندگی کی اصلاح کر، عمر رفتہ کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔

(الزهد للبيهقي:٢٢٨)

تعریف اس اللہ کی جس نے ہمیں مہلت مرحمت فرمائی اور ہمارے ڈھیر سارے عیوب پر پردہ ڈالا......اور اپنے در کی جانب یعنی توبہ کے دروازہ کی طرف چلنے کی توفیق اور ہمت دی۔

قَدِّمْ لِنَفْسِكَ تَوْبَةً مَرْجُوَّةً
قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقَبْلَ حَبْسِ الْأَلْسِنِ

''اپنے بچاؤ کی خاطر آگے ایسی توبہ روانہ کر جو پر امید ہو (یعنی جس توبہ سے نجات کی امید کی جاسکے) مرنے سے پہلے اور زبانیں رُک جانے سے قبل۔''

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے بڑی حیران کن بات کر دی فرماتے ہیں: بسا اوقات آدمی نیکی کی بنا پر جہنم میں چلا جاتا ہے اور گناہ کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک شخص نیکی کر گزرتا ہے تو جا بجا اس کے اشتہار لگاتا ہے، موقع بہ موقع اس کو بیان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور نیکی ضائع کر بیٹھتا ہے، ادھر وہ شخص جس سے گناہ ہو گیا، گناہ ہونے کو تو ہو گیا مگر اب اس کے لیے حلق کا کانٹا بنا ہوا ہے، وہ اس پر حد درجہ نادم اور پشیمان ہے، توبہ کرتا ہے اور درجات پاتا ہے۔(تسلية اهل المصائب:۲۱۸)

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسانی بدن کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر بیمار پڑ جائے تو کھانا، پینا نہ صرف یہ کہ اچھا نہیں لگتا بلکہ جزو بدن بھی نہیں بنتا اور اسی طرح نیند میں کوئی راحت و سکون نہیں رہتا۔ یہی مثال انسان کے قلب کی ہے اگر اس میں دنیا کی محبت چھائی ہوئی ہو تو کوئی موعظت و نصیحت کارگر ثابت نہیں ہوتی۔(حلية الاولياء:۲/۷٦۳)

اے برادر!

أَقْبِلْ عَلَى صَلَوَاتِكَ الْخَمْسِ
كَمْ مُصْبِحٍ وَعَسَاهُ لَايُمْسِيْ

”نماز پنجگانہ کا خیال رکھ کتنے انسان ہیں جو صبح کا سورج طلوع ہوتا تو دیکھتے ہیں مگر غروب ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔“

وَاسْتَقْبِلِ الْيَوْمَ الْجَدِيْدَ بِتَوْبَةٍ
تَمْحُوْ ذُنُوْبَ صَحِيْفَةِ الْأَمْسِ

”ہر روز نئے سرے سے توبہ کیا کر کیونکہ توبہ گناہوں کے دفتر کے دفتر مٹا دیتی ہے۔“

فَلَيَفْعَلَنَّ بِوَجْهِكَ الْغَضِّ الْبَلَى
فِعْلَ الظَّلَامِ بِصُوْرَةِ الشَّمْسِ

”اپنے تر و تازہ اور پُر بہار چہرہ کے ساتھ (روتے) ہوئے وہ معاملہ کر جیسے سورج کے سامنے بادلوں کے آجانے سے ہو جاتا ہے۔“(مراد یہ ہے کہ جس طرح سورج کے سامنے بادل آجانے سے سیاہی سی چھا جاتی ہے اسی طرح گناہوں کی وجہ سے روتے روتے تیرے چہرہ پر بھی مردنی کے اثرات ہونے چاہئیں)۔

(ادب الدنيا والدين:۹۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب وہ عازم سفر ہوتا ہے

جب ایک انسان اللہ کی طرف عازم سفر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پالینے کا مصمم ارادہ کرلیتا ہے تو چند در چند رکاوٹیں اور آزمائشیں اس کی راہ میں حائل ہوتی ہیں، تو سب سے پہلا وہ مقام جہاں انسان ٹھوکر کھاتا ہے اور منہ کے بل جا پڑتا ہے وہ ہے مرغوبات کی محبت، اقتدار کی ہوس، چسکوں کی لت، عورتوں کا رسیا ہونا اور لباس وظاہرداری کا بھرم۔ اگر انسان اس مقام سکرات سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوجائے اور طلب صادق آگے لیے چلے تو پھر دوسرا مقام جہاں پتہ پانی ہوجاتا ہے یہ ہے کہ عوام کسی کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں، لوگ تقدیس سے اس کے ہاتوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ اس کو اپنی مجالس میں عزت وتکریم دیتے ہیں، اس سے دعا کی درخواست کرتے اور حصول برکت کے خواستگار ہوتے ہیں۔ یہ مرحلہ غرور ونخوت اور تکبر وعجب پیدا کیے بغیر نہیں رہتا۔ اگر کوئی شخص مرد میدان ثابت ہو اور یہاں سے بھی بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر ایک اور خونیں مرحلہ درپیش ہے وہ ہے اس کی کرامات اور کشف کا چرچا ہونا، یہاں اگر تھوڑا سا قدم ڈگمگایا، بس سارا کیا دھرا تباہ ہوا، اگر بچ گیا تو پھر ایک اور موقع اس کی تاک میں ہے جہاں گھمسان کا رن پڑنے والا ہے اور وہ ہے خلوت پسندی، گوشہ گیری، صرف اور صرف اپنی فکر، تو اس طرح وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہوجاتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے تساہل برتتا ہے۔ عنداللہ مجرم ٹھہرتا ہے...... اگر اس آخری موقع پر بھی شیطان کا داؤ چل گیا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا (لہٰذا معاملہ انتہائی احتیاط کا متقاضی ہے)۔ (ادب الدنیا والدین: ۹۷)

ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ اس سے کئی گناہ زیادہ جس کا آدمی تصور نہیں کرسکتا اور برائی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدلہ صرف ایک گنا ہے زیادہ نہیں اور اس کو بھی مٹایا جا سکتا ہے توبہ اور معافی کے ساتھ، گناہوں کی بخشش کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب سے آسمان وزمین نے پیکر وجود پایا ہے اور رابد تک کھلا رہے گا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ یقیناً ہمارا رب بخشنے والا اور قدردان ہے..... اس کا رحمتوں بھرا دروازہ امیدوں کی آماجگاہ ہے، وہاں بوجھ اترتے ہیں، انسان گناہ بخشوا کے پھول کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں۔ رب کریم کا فیضان بخش آسمان ہمیشہ رحمت کی پھوہار برساتا ہے، رب الناس کا دائیاں، ہاتھ دن رات خرچ کرنے میں لگا ہوا ہے اس نے نہ تو کبھی قلت کا شکوہ کیا ہے اور نہ ہی بخل ہی آڑے آئے گا۔ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ یقیناً رب بخشنے والا اور قدردان ہے۔

وہ اپنے بندوں پر اس قدر مہربان ہے کہ اتنا ماں اپنے بچے پر مہربان نہیں۔ وہ اپنے بندے کی توبہ سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ وہ سوار اپنی اونٹنی پا کر خوش نہیں ہوتا جس کی سواری صحرا میں کھوگئی ہو اور اسی سواری پر اس کا زادراہ ہو۔ اللہ کریم کی چھوٹی چھوٹی نعمتوں پر شکریہ ادا کیا جائے جو شخص رائی کے دانہ برابر خیر اور بھلائی کر کے اللہ کے قریب ہوتا ہے تو مولیٰ کریم اس کی قدر کرتے ہیں کیونکہ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ہمارا رب معاف کر دینے والا اور حوصلہ افزائی کرنے والا ہے۔ (عدة الصابرين: ٣٤٠)

يَا مَنْ يُجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ
يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى مَعَ السُّقَمِ

”اے سخت تاریکیوں اور گھٹا ٹوپ اندھیروں میں پریشان حال آدمی کی پکار سننے والے، اے تکلیفوں، بیماریوں اور مصیبتوں کو ٹال دینے والے۔“

قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوْا
وَأَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَمْ تَنَمْ

”تیرے گھر (بیت اللہ) کی طرف آنے والے لوگ سو کر بھی جاگ اٹھے لیکن اے حی وقیوم ذات تو کبھی نہیں سوتا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

هَبْ لِي بِجُوْدِكَ مَا أَخْطَاتُ مِنْ جُرْمٍ
يَا مَنْ إِلَيْهِ أَشَارَ الْخَلْقَ بِالْكَرَمِ

"اپنی سخاوت کے پیش نظر میری غلطیوں سے صرف نظر فرما، اے وہ ذات! جسکی سخاوت وعفو کے گن ساری دنیا گاتی ہے۔"

إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ
فَمَنْ يَجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ

"اے مولیٰ! اگر تیری معافی نے مجرموں کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ نہ دی تو تیرے سوا کون ہے جو ان گناہ گاروں پر نعمتوں کی برسات کرے؟"

(عقود اللؤلؤ:۱۹۷)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان اور فرشتہ کے درمیان عداوت ڈال دی ہے، عقل انسانی اور خواہش نفس کے مابین بھی مسلسل پیکار جاری ہے، نفس امارۃ (گناہوں پہ اکسانے والا داعیہ اور جذبہ) اور دل کے درمیان بھی ازل سے ابد تک خونین معرکہ جاری وساری ہے اور ہر لشکر کے پاس فوج اور سامان حرب موجود ہے۔ بیچ میں انسان تختہ مشق بنا ہوا ہے جنگ میں کبھی ایک فریق کی فتح ہو جاتی ہے اور کبھی دوسرے کی۔ بس حتمی جیت کا انتظار ہے جو جیتا وہ سلطان۔

(الفوائد:۷۸)

اے پیارے بھائی!

اپنی جان جوکھوں میں ڈال، ہمت وطاقت کو بروئے کار لا، اپنے آپ کو میدان عمل میں جھونک، ہماری حالت تو ویسی ہونی چاہیے جیسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن کو اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک جہنم کے پل (پل صراط) کو عبور نہ کر لے۔ (الاحیاء:٤/١٩٨)

تَفَكَّرْتُ فِي حَشْرِي وَيَوْمِ قِيَامَتِي
وَإِصْبَاحِ خَدِّي فِي الْمَقَابِرِ ثَاوِيَا

"میں نے قبر سے اٹھنے، روز قیامت اور قبر کی زندگی پر غور کیا تو معلوم ہوا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرِيْدًا وَحِيْدًا بَعْدَ عِزٍّ وَ مَنْعَةٍ
رَمِيْنًا بِجُرْمِيْ وَالتُّرَابُ وِسَادِيَا

''میں غلبہ واقتدار اور دوست احباب کے باوجود وہاں اکیلا ہونگا اور مٹی میرا اوڑھنا بچھونا ہوگی۔''

تَفَكَّرْتُ فِيْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَ عَرْضِهِ
وَذُلِّ مَقَامِيْ حِيْنَ أُعْطٰى حِسَابِيَا

''پھر میں نے حساب کی لمبائی، چوڑائی کی بابت سوچا اور حساب کے وقت اپنی بیچارگی، بے سہارگی اور ذلت ورسوائی پر غور کیا۔''

وَلٰكِنْ رَجَائِيْ فِيْكَ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ
بِأَنَّكَ تَعْفُوْ يَا اِلٰهِيْ خَطَايِيَا

''تو اپنے پروردگار سے امید کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نظر نہ آیا تو پھر میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے: اے اللہ! میری خطائیں معاف فرمادے۔''

اللہ تعالیٰ مومن کو اس کی توبہ میں آزماتے ہیں......تاکہ اسے توبہ کے ذریعے کامل عبدیت، حددرجہ انکساری اللہ کے سامنے بلکنا اور اس کی جانب پلٹنا حاصل ہو مزید یہ کہ وہ آئندہ زندگی میں گناہوں سے مکمل باز آجائے، عبادت میں محنت کرے اور یہ ساری خوبیاں توبہ کے بغیر نہیں آتیں۔

کیونکہ جس آدمی نے بھوک برداشت کی ہوگی۔ مفلسی کاٹی ہوگی، پیاس سے بے کل ہوا ہوگا، بیماری، غربت اور خوف وہراس کی مختلف کیفیات سے گزرا ہوگا اسے ہی ان کیفیات کی سنگینی کا احساس ہوگا اور بعدازیں ملنے والے رزق، صحت اور امن امان کی قدر ہوگی اور وہ اللہ کریم کا شکر بجالائے گا۔ یاد رکھیے توبہ کے بعد والی حالت اگر نصیب نہ ہوتو سابقہ کیفیت عذاب اور وبال ہے۔ (مجموع الفتاویٰ: ۱۵/۵۵)

امام حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ امام سفیان الثوری رحمہ اللہ کی عیادت کو آئے، تو سفیان ثوری پوچھنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لگے: اے ابوسلمہ! تیرا کیا خیال ہے مجھے معاف کر دیا جائے گا......؟ حماد بن سلمہؒ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ اختیار دیا جائے کہ تو اپنا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کو دے گا یا ماں باپ کو تو میں اللہ تعالیٰ کو حساب دینا پسند کروں گا۔ ((وَذٰلِكَ كَانَ اللّٰهَ اَرْحَمُ بِیْ مِنَ اَبَوَیَّ)) کیونکہ اللہ والدین سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

خالد بن معدان رحمہ اللہ ہمیں جھنجوڑ رہے ہیں کہ فرصت کے لمحات کو قیمتی بنا لو اور فارغ اوقات کو ثمر آور کرلو، جب کسی کو نیکی کا کوئی موقع میسر آجائے تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے نامعلوم کب وہ موقع چھن جائے اور وہ دروازہ بند ہو جائے۔ (حلیة الاولیاء: ۵/۲۱۱)

إِذَا هَبَّتْ رِيَاحُكَ فَاغْتَنِمْهَا
فَإِنَّ لِكُلِّ خَافِقَةٍ سَكُوْنُ

''اے مخاطب! جب آپ کے حریم قلب میں عمل صالح کی خوشگوار ہوائیں اٹھیں تو ان کو غنیمت جان کیونکہ ہر متحرک چیز بالآخر خاموش ہو جاتی ہے۔''

وَلَا تَغْفَلْ عَنِ الْأَحْسَانِ فِيْهَا
فَمَا تَدْرِيْ السَّكُوْنَ مَتَى يَكُوْنُ

''ان پر بہار دنوں میں نیکی کا ذخیرہ جمع کرنے سے غفلت نہ کر کیا خبر؟ ایک دفعہ رخصت ہونے کے بعد یہ دن پھر کب لوٹیں گے؟۔''

إِنْ دَرَّتْ نِيَاقُكَ فَاحْتَلِبْهَا
فَمَا تَدْرِيْ الْفَصِيْلُ لِمَنْ يَكُوْنُ

''اگر آپ کی اونٹنیاں دودھ اتار چکی ہیں تو ان کا دودھ دھو لے کیا معلوم؟ تیری سستی پہ کون دودھ دھولے)؟ (مراد یہی کہ عمل کا موقع ضائع نہ کر)۔''

(ادب الدنیا والدین: ۲۰۲)

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اجابت (دعا کی عدم قبولیت) کا شکوہ نہ کر، جبکہ تو نے گناہوں سے قبولیت کا راستہ بند کر دیا ہے۔ (السیر: ۱۳/۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ
وَابْنُ آدَمِ حِيْنَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

"اللہ سے نہ مانگو تو وہ ناراض ہوتا ہے اور انسان سے مانگو تو وہ ناراض ہوتا ہے"

(عقوا للؤلوء :۲۸۳)

اے ارحم الراحمین! ہم تیرے حضور توبہ وانابت کے لیے اپنے سیاہ گناہ آلودہ ہاتھ اٹھاتے ہیں...... اپنے ہمہ قسم گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے بخشش کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ہم بھی تیری طرف روبہ سفر اور پلٹنے والوں میں شریک ہیں...... ہمارے دل دھڑک رہے ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں۔

أَسِيْرُ الْخَطَايَا عِنْدَ بَابِكَ يَقْرَعُ
يَخَافُ وَيَرْجُوْا الْفَضْلَ فَالْفَضْلُ أَوْسَعُ

"اے مولیٰ! گناہوں سے اٹا ہوا تقصیر بندہ تیرا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے، تیرے عذاب سے خائف اور تیرے فضل کا امیدوار ہے تیرا فضل روز افزوں اور تیری ذات سراپا شفقت ورأفت ہے۔"

مُقِرٌّ بِأَثْقَالِ الذُّنُوْبِ وَمُكْثِرٌ
وَيَرْجُوْكَ لِيْ غُفْرَانِهَا فَهُوَ يَطْمَعُ

"گناہوں کے بوجھ تلے دبا ہوا، لغزشوں کا پتلا، گناہوں کا اقراری ہے اور اے غفور الرحیم تیری بخشش چاہتا ہے۔"

فَإِنَّكَ ذُوْالْأَحْسَانِ وَالْجُوْدِ وَالْعَطَا
لَكَ الْمَجْدُ وَالْأَفْضَالُ وَالْمَنُّ أَجْمَعُ

"اے پروردگار! تو صاحب جودوکرم اور عطاونوال ہے ہمہ قسم بزرگیاں، نوازشیں اور احسانات تیری ذات کو سزاوار ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَكَمْ مِنْ قَبِيْحٍ قَدْ سَتَرْتَ عَنِ الْوَرٰى
وَكَمْ نِعَمٍ تَتْرٰى عَلَيْنَا وَتَتْبَعُ

”اے علیم وحلیم ذات! ہمارے کتنے باپ ہیں جن پر تو نے ستر جمیل کی چادریں تن دی ہیں (اس گناہ آلودگی کے باوجود) تیرے احسانات کی برکھا پیہم برس رہی ہے۔“

وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُرْجٰى سِوَاكَ وَيُتَّقٰى
وَأَنْتَ إِلٰهُ الْخَلْقِ مَا شِئْتَ تَصْنَعُ

”بھلا کون ہے؟ تیری ذات ستو دہ صفات کو چھوڑ کر جس سے امیدیں باندھی جائیں اور ڈرا جائے اور اے رب الناس! تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

(موارد الظمآن:۱/۵٤۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی نحوست سے کیسے بچا جا سکتا ہے

گناہ کا اثر دس اسباب کی بنا پر زائل ہو سکتا ہے:

۱: کہ مومن سچے دل سے توبہ کرے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آجائے کیونکہ حدیث سے گناہ سے توبہ کرنیوالا یوں ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

۲: اللہ سے استغفار کرے اور اللہ معاف کر دیں۔

۳: گناہ ہو چکنے کے بعد کثرت سے نیکیاں کرے اور وہ گناہ کا بدل بن جائیں کیونکہ ﴿إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ﴾ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

۴: مومن و موحد افراد اس کے لیے دعا کریں اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۵: اس کے صاحب ایمان ساتھی اپنے نیک اعمال کا ثواب اُسے منتقل کریں۔ شاید اُسے اس سے کچھ فائدہ ہو۔

یہ جمہور اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق لکھا گیا ہے کہ ان کے نزدیک اہداء ثواب جائز ہے اور مفید ہے) مگر محققین کے نزدیک صدقہ، قربانی وغیرہ تو میت کی طرف سے جائز ہیں کیونکہ یہ ثابت ہیں۔ دیگر بدنی اعمال مثلاً نماز، روزہ، قرأت قرآن وغیرہ کا اہداء ثواب شرع میں ثابت نہیں۔ قیاس درست نہیں کیونکہ دونوں میں ظاہر فرق ہے۔ واللہ اعلم

۶: اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ سفارش فرمائیں۔

۷: اللہ کریم اس کو دنیا ہی میں مال، اولاد، رشتہ داروں اور پیاروں کے متعلق مصائب میں مبتلا فرمائیں اور یہ چیز گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

۸: برزخی (قبر) زندگی میں وہ گناہوں کی پاداش بھگتے، اور یہ چیز کفارہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9: اللہ پاک اسے قیامت کے مختلف مراحل میں آزمالے اور یہ چیز گناہوں کا فدیہ قرار پائے۔

10: کہ ارحم الراحمین رحمت کا معاملہ کردے۔

جو شخص ان دس مقامات سے محروم رہ جائے تو وہ صرف اور صرف اپنے آپ کو کوسنے دے کسی اور کو نہیں، کیونکہ حدیث قدسی میں جناب باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ، اَحْصِيْهَا لَكُمْ ﴿ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا﴾ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمِدَ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ))

"تمہارے اعمال کا حساب میں نے لگا رکھا ہے پھر ان کا بدلہ تمہیں پورا پورا دوں گا جو بہتر صلہ پائے وہ اللہ کا شکر بجالائے اور جو حوصلہ شکن بدلہ پائے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔"(تسلیه اهل المصائب:۲۱۸)

يَا أَهْلَ لَذَّةِ لَهْوٍ لَا تَدُوْمُ لَهُمْ
اِنَّ الْمَنَايَا تَبِيْدُ اللَّهْوَ وَاللَّعِبَ

"اے سرور و مستی کے خوگر! یہ مزے ہمیشہ نہیں رہیں گے، مرنا ان لذتوں کو ختم کردے گا اور سب کھیل تماشا اجڑ جائے گا۔"

كَمْ مِنْ رَأَيْنَاهُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِهٖ
أَمْسٰى فَرِيْدًا مِنَ الْأَهْلِيْنَ مُغْتَرِبًا

"ہم نے کتنے ہی ایسے شخص دیکھے ہیں جو طاؤس ورباب میں بدمست تھے مگر اگلے ہی دن وہ تنہا تھے ان کے پاس کوئی بیٹھنے والا نہ تھا۔"

(شرح الصدور:۲۱۷)

امام یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن آدم ترس کے لائق ہے، بڑی بڑی چٹانوں کا منتقل کرنا اس کے لیے آسان ہے مگر گناہوں کا چھوڑنا مشکل ہے۔(السیر:۱۳/۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے پیارے بھائی!

حیات مستعار کے دن بڑی تیزی سے ختم ہو رہے ہیں اور گھڑیاں بڑی برق رفتاری سے گزر رہی ہیں۔

غافل یہ گھڑیال تجھے دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی تیری عمر کی اک اور گھٹا دی

ہم آخرت کی طرف جانے والی ٹرین میں بیٹھے ہیں، بے بس مگر سفر مرحلوں پر مرحلے گزر رہے ہیں...... یہ وقت اور اس کی قدر ہمارا اصل زر، جمع پونجی اور موڑی ہے۔

اس کا ضیاع موت سے سنگین تر ہے، کیونکہ وقت کی ناقدری اللہ اور دار آخرت سے کاٹ دے گی جبکہ موت دنیا اور عمل کی فرصت ہے۔

اے بھائی! وہ آدمی عقل مند کیسے ہو سکتا ہے جو جنت اور اس کے جملہ لذائذ کو لمحہ بھر کے چسکے پر قربان کر دے۔ (الفوائد:٤٥)

اخی الحبیب:

فَيَالَيْتَ أَنَّ اللهَ يَغْفِرُ مَا مَضٰى
وَيَأْذَنُ فِيْ تَوْبَاتِنَا فَنَتُوْبُ

"اے کاش! اللہ تعالیٰ سابقہ لغزشوں کو قلم زد فرما دیں اور ہمیں توبہ کی توفیق بخشیں اور ہم سچے دل سے توبہ کریں۔" (موارد الظمآن:٢/٩٤)

بلکہ ایک مسلمان کی دلی کیفیت تو یوں ہوتی ہے:

کھٹکا لگا ہے ہجر کا مجھ کو دم وصال
خوف خزاں سے تلخ عیش بہار بھی

اے برادر مسلم!

آپ اگر شاہراہ توبہ کے راہرو ہیں تو اپنی توبہ کی صحت وعمدگی کو چند امور سے چیک کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: کہ توبہ کے بعد والی زندگی ماقبل سے بہت بہتر ہو۔

۲: یہ کہ اللہ اور اس کے عذاب کا خوف ہمیشہ دل کا ساتھی رہے، اللہ کی تدبیر سے آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی بے خوف نہ ہوا جائے اور یہ خوف واندیشہ اس وقت تکبر برقرار رہے تا آنکہ یہ دل نواز خوشخبری سامعہ نواز ہو۔

﴿ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾

(حم السجدہ : ۳۰)

''کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔''

۳: دل گناہ کے ذکر سے خالی ہو جائے، جو ہو چکا اس پر حد درجہ پشیمانی اور ندامت ہو جس قدر گنا بڑا ہوا اتنی ندامت زیادہ ہو۔

۴: طبیعت میں عاجزی، درماندگی اور انکساری آجائے، اللہ کے حضور جھکنے اور فروتنی میں اضافہ ہو۔

۵: عمال صالحہ زیادہ سے زیادہ کرنے کی تڑپ پیدا ہو جائے اور جو معمول میں ہیں ان پر دوام کیا جائے۔

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والوں کو ایسی فضیلت اور منقبت حاصل ہے کہ کوئی ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا وہ یہ کہ اللہ ان کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔

اے پیارے بھائی!

توبہ اور رجوع الی اللہ کا وقت موجود ہے...... ایمان لانے، ڈر جانے، اپنے گناہوں پر شرمندگی وندامت کرنے، ان پر آنسوں بہانے کا ابھی فائدہ ہے، لہٰذا جی بھر کر رو لے تاکہ رب الناس من جائے، اپنے گناہوں کو آنسوؤں سے دھو ڈال، اور مالک ارض وسموات سے سچے دل کے ساتھ معافی کا طلبگار رہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا قَسَا قَلْبِيْ وَضَاقَتْ مَذَاهِبِيْ
جَعَلْتُ رَجَائِيْ نَحْوَ بِابِكَ سُلَّمَا

"جب گناہ کر کر کے میرا دل سخت ہو گیا اور ہر طرف سے میں ناامید ہو گیا تو اے مولیٰ کریم میں نے بخشش کی امید کو تجھ تک پہنچنے کا وسیلہ بنا لیا۔"

تَعَاظَمَنِيْ ذَنْبِيْ، فَلَمَّا قَرَنْتُهُ
بِعَفْوِكَ رَبِّيْ كَانَ عَفْوُكَ أَعْظَمَا

"اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر میں نے جب ان کا تیری مغفرت کے ساتھ موازنہ کیا تو تیری بخشش کو بہت زیادہ پایا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخاتمة

کتاب کا اختتام ایسے باب پر ہوا ہے جس میں مولیٰ کریم کی بے پایاں رحمت کا بہار آفریں اور روح پرور تذکرہ ہے اور یہ ایک نیک شگون ہے۔

رسالتمآب ﷺ نیک شگون کو پسند فرماتے، عمل کے لحاظ سے تو ہم کورے ہیں پوری زندگی پر نظر ڈالیں تو کوئی ایسا کام دکھائی نہیں دیتا جس کو بغرض مغفرت پیش کیا جاسکتا ہو، ہاں! اچھی فال لینے ہم اسوہ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔

ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ خداوند قدوس ہمیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائیں گے اور میزاب رحمت سے خوب خوب متمتع ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں گے جیسا کہ ہم نے کتاب اللہ کی رحمت کے پرانوار تذکرہ پر ختم کی ہے۔

فرمان خداوندی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾
(النساء : ٤٨)

”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“

مزید ارشاد ہے:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾﴾ (الزمر: ٥٣)

”(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔"

مولیٰ کریم کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ١١٠)

"جو شخص کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔"

ہم مولیٰ کریم سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔ قدم کی ہر ٹھوکر سے، قلم کی لغزش سے ہم خداوند قدوس سے استغفار کرتے ہیں۔ ہر اس بات سے جس کے ساتھ عمل موافق نہ ہو۔ ہم ایسے علم سے پناہ چاہتے ہیں جس سے اس ذات کبریا کی خالص رضامندی مطلوب نہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ کی امان میں آتے ہیں اس کی نعمتوں کے غلط استعمال سے ہم اپنے نفس کی شرارتوں، سستیوں اور جرأتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

اے پیارے بھائی!

اللہ پاک مجھے اور آپ کو قافلہ توبہ کا ہمرکاب بنائے، اپنے گناہوں پر رونے والا اور اسی کے سایہ عاطفت میں پناہ ڈھونڈنے والا کرے، مجھے آپ کو، ہمارے والدین، اساتذہ اور دوست واحباب کو جنتوں کا مکین بنائے۔ ایسی جنت جس جیسی نہ کسی نے دیکھی، سنی نہ ہی وہم وگمان میں اس کا گزر ہوا۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مکتبہ ثنائیہ

بلاک 19 سرگودھا 0300-6040271